

٥٦
٥٧

سأعرفك

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَدْرَسَةُ الْوَلَدِ وَالْجَوَارِحِ الْيَتَامَى
1018

سازمق

مؤلفہ

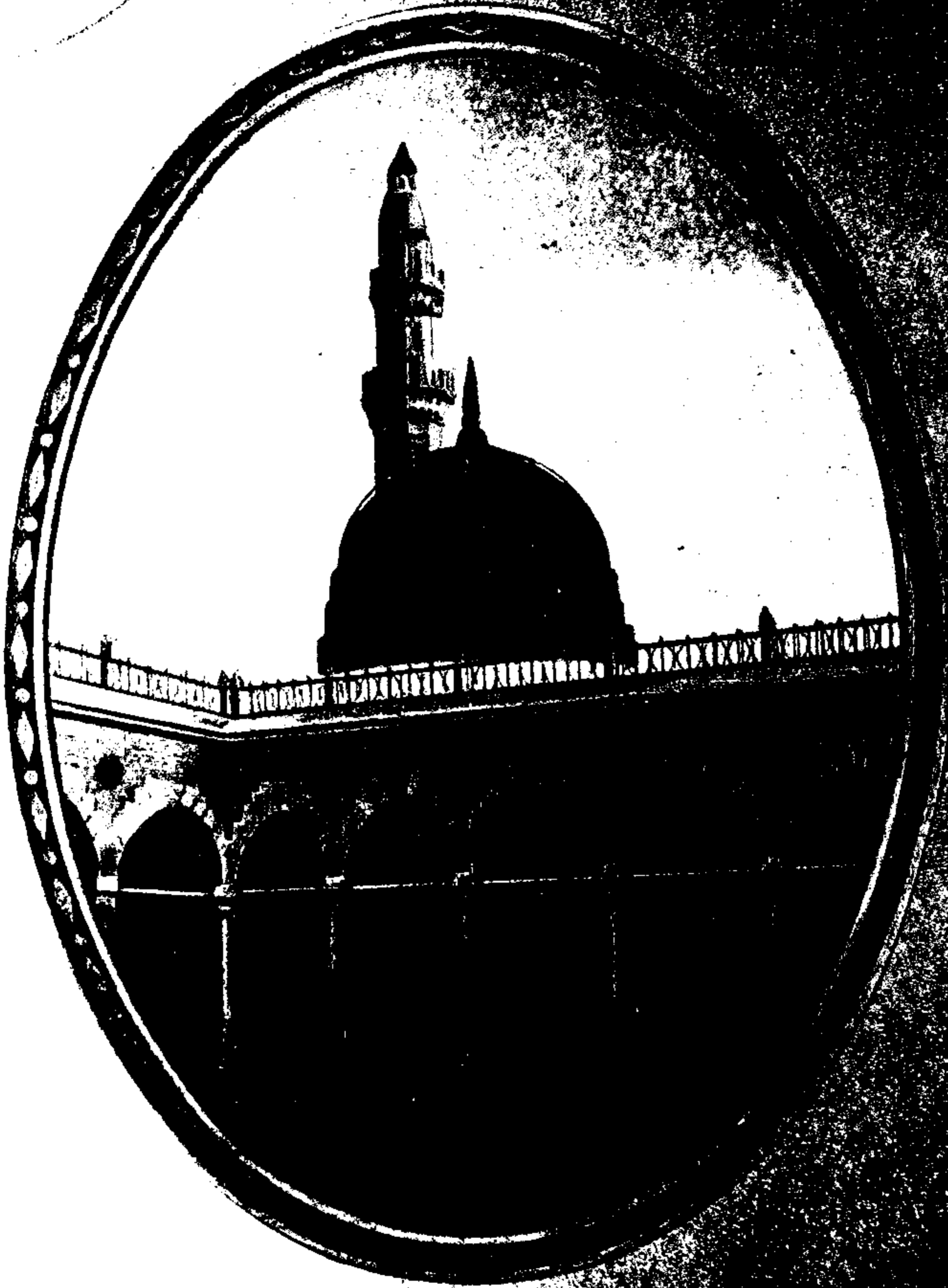
سید طفیل احمد

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور، کراچی، ڈھاکہ



595



۳

۱۵۱۸

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

قَدِيسُ
سَلَامِ

فرمان خدا

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اور پر نبی کے لئے ایمان والو

الْمُنُؤِ اصَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

درود بھیجو اور پر اس کے اور سلام۔

خواجہ خیر الانام کے حضور میں

خادمان اسلام کے عقیدت مندانہ سلاموں کا

مجموعہ

میں اپنے محسن و مربی خادم قرآن و اسلام

الحاج شیخ عنایت احمد ظہیر العالی

مینجنگ ایجنٹ تاج کپنی لیٹڈ کے

نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

۶

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بدست امر و ہوی



السلام اے رحمتِ نورِ محترم السلام

خواجہ کوئین سرکارِ دعو عالم السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



هُوَ السَّلَامُ

بدر صاحب امر وہی کا یہہ
اصرار ہے کہ "سلام کونین" کے لئے پیش لفظ لکھ
دیجئے۔ گویا "قرعہ فال بنام من دیوانہ زدندہ"
مجھے حیرت بھی ہے اور فخر بھی کہ کہاں میں
کہاں "سلام قدس" جیسی مقدس تالیف۔ یہ
پر بہار گلستانہ جس میں ہر رنگ کے پھول
اپنی عطر بیزی سے جان بخشی اور روح پروری
کر رہے ہیں۔ سلاموں کی ایک ڈالی ہے جو
اللہ تعالیٰ کے پیارے اور کونین کے آقا کے
دربار میں بہ خلوص پیش کی گئی ہے۔

”سلام“ خدائے رب العزت کے مقدس ناموں میں ایک چار حرفی مجموعہ ہے۔ اور بہت اعددہ جل یعنی اعداد ابجدی ”سلام“ کے ۱۳۱ عدد ہوتے ہیں۔ ۱۳۱ کو ۲ پر ضرب دے کر ۲ عدد اور اضافہ کئے اور پھر دوبارہ ۵ پر ضرب دے کر ۲۰ پر تقسیم کیا۔ تقسیم کے بعد جو باقی بچا اسے پھر ۹ پر ضرب دے کر اس میں ۲ ملائے تو نتیجہ برآمد ہوگا۔ ”۹۲“ یہی عدد اسم مبارک ”محمد“ کے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

پہر دہ سرکار میں آکر کئے کیا کیا کمال
رکھ لیا نام محمد تا کہ رسوائی نہ ہو

بدر صاحب جو "سلام قدس" کے
مؤلف کی حیثیت سے پجمک رہے ہیں ان
کی تجلیات بھی اسی آفتاب نبوت و
رسالت سے کسب فیض کر رہی ہیں۔ عملی
ثبوت حاضر ہے۔

لفظ بدر کے اعداد ۲۰۶ ہوتے
ہیں۔ انہیں مذکورہ قاعدہ و ترکیب کے
مطابق ۴ پر ضرب دے کر ۲ عدد ملائے
تو کل ہوتے ۸۲۶ انہیں ۵ پر ضرب
دے کر ۲۰ پر تقسیم کیا۔ باقی جو کچھ بچا
انہیں ۹ پر ضرب دے کر ۲ اور ملا دیئے
وہی "۹۲" اعداد جو اب نکلا۔ گویا بدر صاحب
نور محمدی کی تجلیات سے پجمک اٹھے
"سلام قدس" کی پیش کش کا شرف

جناب الحاج شیخ عنایت اللہ صاحب
منتظم اعلیٰ تاج کمپنی لمیٹڈ کو حاصل
ہے۔ جو خدمت قرآن اور اسلام میں اپنا
جواب نہیں رکھتے۔

عنایت اللہ کو ملاحظہ کیجئے

عنایت اللہ کے اعداد بھی
۵۹۷ ہوتے ہیں۔ انہیں ۴ پر ضرب دیا تو
۲۳۸۸ ہوئے۔ ۲ ملا کر ۵ پر ضرب
دیا تو ہوئے ۱۱۹۵۰ انہیں ۲۰ پر تقسیم
کیا تو باقی بچے ۱۰ حسب قاعدہ ۹ پر ضرب
دے کر ۲ ملائے، جواب وہی "۹۲"
آیا۔

خویشتر را جلوہ کردی اندریں آئینہ با
آئینہ رستمی نہادی خود باظہار آمدی

اب سوچتے کس کی حسد کون
 لکھنے والا مگر " ادب تاجیست از فضل الہی"
 سبز گنبد کے بلکے آقا۔ شکم مبارک
 سے پتھر باندھ کر دوسرے بھوکوں کا پیٹ
 بھرنے والے مولا!

سلام تم پر درود تم پر درود تم پر سلام تم پر

ہو جائے خدا کے لئے رحمت کا اشارا

میں نیک نواں یا بد ہوں مگر ہوں تو تمہارا

دین حق دین اسلام کی خاطر جنگ احد
 میں دندان مبارک شہید کرانے والے مولا، آپ
 کا امتی " بدر" بھی سلاموں کا اک مجموعہ
 " سلام قدس" کے پاکیزہ نام سے چھپوا
 کر عنایت اللہ سے شہیدوں میں

شامل ہونا چاہتا ہے۔ آپ کے پیروانوں نے جو
 گہائے محطرت ڈالیوں میں سجائے ہیں، ان سب
 کا مہکتا ہوا اک گلہ ستہ "سلام قدس"
 کے نخال میں آراستہ کر کے آپ کا غلام
 بدر امر وہوی حاضر دربار ہے۔ امت کی متوالی
 سرکار شہیدان بدر کا صدقہ۔

۶

گر قبول افتد زبے عز و شرف

ابوبکر صدیقؓ بھی، عمر فاروقؓ بھی
 عثمانؓ با حیا بھی، حیدرؓ کرار بھی آپ کے
 دربار کے سلامی ہیں۔ اور وہ بھی جن
 کے جنتی ہونے کی بشارت کلام
 پاک میں موجود ہے۔ ان کے اخلاص
 ان کا اسلام ان کا ایمان، ان کا

اللہ اشد وہ وہی تھے ان سے نسبت ۔

نسبت خود بہ سگت کر دم و بس منفعلم

مگر عجب نہیں کہ خدائے فاطر السموات
والارض اس ضعیف کی طرح جو حضرت
یوسفؑ کے نیلام ہونے پر سوت
کی ایٹا لئے بولی بولنے جا پہنچی تھی کہ
خریداران یوسف میں تو نام آہی جائے
گا۔ اور انہیں کے ساتھ قیامت میں بھی محشور
ہو جاؤں گی۔ تو کیا بدر اپنے انتخاب
مجموعہ میں سلام کی داد دربارہ سالنت
سے نہیں پائے گا؟ ضرور پائے گا، اور
اس کی یہ کاوش ضرور مقبول نظر ہوگی

گنبد خضراء کی سرکار کے متوالے
 آپ کا گن گانے والے ضرور
 اس کی قدر کریں گے اور نغمہ خواں
 ہوں گے۔ فضاؤں کے دوش پر یہہ
 پیغامات سرکار قدس تک ضرور
 پہنچیں گے۔ اور تصور بدر احاطہ کئے
 ہوتے یوں نغمہ سرا ہوگا۔

یا نبی اللہ انظر حالنا
 یا حبیب اللہ اسمع قالنا

آقا و مولا! مختلف خدام کے سلاموں
 کا مجموعہ اس لئے نہیں پیش کیا جاتا
 کہ کوئی مالی منفعت حاصل ہو مگر یہہ تمنا

خدا م کی ضرور ہے، کہ دولت خوشنودی حضور
 حاصل ہو جائے۔ آپ کے غلاموں آپ
 کے نام لیواؤں کے جذبات عقیدت حاضر
 ہیں۔ مکی مدنی سرکار آپ کے دربار سے
 کبھی کوئی سوالی نامراد و ناکام واپس
 نہیں ہوا۔



بریں نازم کہ ہستم امت تو
 گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

حشر کے دن جا می بھی ہوں گے
 نظامی بھی۔ سعدی بھی ہوں گے عراقی بھی
 رضا بھی ہوں گے، اکبر بھی شہید بھی ہوں
 گے، رضوان بھی مبتدی بھی ہوں گے منہنی بھی۔

فکر ہر کس بعت در ہمت اوست

انشاء اللہ بدر صاحب ضرور چمکیں گے۔

« سلام قدس » کتاب ضرور بارگاہ رسالت

سے خلعت قبولیت کا شرف پائے گی درود و

سلام کسی کے بھی نہیں روکنے جاتے۔ یہ تو خلوص

و محبت کے جذبات ہیں۔ محبت بار آور ہوگی

محنت کا پھل ملے گا۔

حرف آخر کے طور پر قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو

درج ہیں خوب خوب اس میں سلام : چاہیے اس کی قدر اے صوفی

سن ترتیب چاہو تو لکھو : مہ خوشروے بدر اے صوفی

صوفی وارثی میرٹھی

لاہور۔ ۳ شعبان ۱۳۶۳ھ

تجلیات

فہر موجودات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے فضائل اور تعریف و توصیف ایسی خیر و برکت والی
 چیز ہے جو کسی تشریح و تفصیل کی محتاج نہیں۔ اللہ
 تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد جگہ
 مختلف پیرایہ میں آپ کی توصیف بیان فرمائی
 ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے **وَدَقُّعْنَا لَكَ ذِكْرًا** (ہم نے
 تیرا ذکر بلبت رکھا) اور ذات مقدس کو مجتہد
 رحمت بنا کر اہل عالم پر احسان بتایا ہے کہ
**لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
 مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِمْ وَيُرَكِّمُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
 الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ** اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا

کیا کہ ان ہی میں سے ان پر ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی باتیں سناتا ہے۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے ،
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ (تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا) وَمَا آذَنَّاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ط
 ہم نے تمام عالم کے واسطے تم کو رحمت بنا کر بھیجا۔
 وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ اور بے شک تو بڑے خلق پر ہے۔ بہر حال بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ حضورؐ کے اوصاف جمیلہ اخلاق حمیدہ و عادات کریمہ کی تحدیث اور حضورؐ کی مدح سرائی فرماتا ہے۔ اور بہت سی احادیث حضورؐ کے فضائل و شمائل کی مظہر ہیں۔ اس سے نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ حضورؐ کے اوصاف جمیدہ و اخلاق ستودہ کا بیان اور تذکرہ آپؐ کی محبت کا مقتضی ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت مستحسن فعل ہے آپ کی محبت
 لازمہ ایمان قرار دی گئی ہے اور حسن عقیدت مدارِ نجات۔
 پس ہر چیز کی شناخت کے لئے کچھ علامات
 ہوا کرتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ شے پہچانی جاتی ہے
 چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی یہ
 علامتیں ہیں کہ ہر مسلمان سنت کی پیروی اور حضورؐ کی
 سیرت و عادت اختیار کرے اور امر و نواہی کا لحاظ
 رکھے جو شخص اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر
 بجائے گا وہ حضورؐ کا محب سمجھا جائے گا۔ دوسرے آپ
 کی سنت کا احیاء بھی آپ کی محبت کی علامت ہے تیسرے
 حضورؐ کی زیارت کا شوق بھی جذبہٴ محبت پر دلالت
 کرتا ہے۔ منجملہ اور بہت سی علامات کے جن کو بوجہ
 طوالت نظر انداز کرتے ہیں ایک یہ بھی اور خاص
 حضورؐ کی محبت کی علامت ہے کہ آپ پر کثرت سے
 درود و سلام بھیجا جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها کا قول ہے کہ من احب النبی اللہ من الصلوٰۃ علیہ
 جو شخص نبی کو محبوب رکھے گا کثرت سے ان پر درود
 بھیجے گا۔ چنانچہ حضور کی تعریف و توصیف بیان کرنا
 سب اسی قبیل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان اللہ وملائکتہ
 یصلون علی النبی یا ایہما الذین امنوا صلوا علیہ وسلمو
 تسلیما۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیت کریمہ میں اپنے
 حبیب کریم کی عظمت شان و رفعت مکاں اپنے بندوں
 پر ظاہر فرماتا ہے کہ میرے حبیب کی میری جناب میں
 یہ قدر و منزلت ہے کہ میں اور میرے فرشتے اس پر درود
 بھیجتے ہیں۔ پس اے ایمان والو تم بھی نبی کریم پر درود
 اور سلام بھیجا کرو۔

اس آیت مبارکہ سے حضور کی کمال بزرگی و
 شان و شوکت کا اظہار ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر
 شخص کی عزت و عظمت اس کے مرتبہ کے مطابق ہوا کرتی

ہے۔ مثلاً اگر بادشاہ کے پاس کوئی شخص ملنے کو آئے اور وہ
 بادشاہ کا ادنیٰ درجہ کا دوست ہو تو بادشاہ اس کی تعظیم
 رعایا سے کرواتا ہے اور اگر کوئی شخص زیادہ مرتبہ والا اور زیادہ
 تعلق والا ہے۔ تو اس کی تعظیم کے لئے رعایا کے علاوہ ارکان
 دولت کو بھی تعظیم بجالانے کا حکم دیتا ہے اور اگر کوئی
 خاص دوست اور گہرے تعلق والا ہو تو پھر بادشاہ
 خود بھی اس کی تعظیم کرتا ہے اور یہ تعظیم کا انتہائی درجہ ہے
 پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی تعظیم و تکریم کے لئے
 انسان جو رعایا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ملائکہ جو ارکان
 دولت کی طرح ہیں ان دونوں ہی کو تعظیم کا حکم نہیں دیا بلکہ
 خود بھی اس میں شریک ہو کر حضورؐ کی انتہائی رفعت شان
 و عظمت مکاں ثابت فرمائی۔

کیا سمجھ سکتا ہے کوئی عظمت و شان رسول
 خالق کون و مکاں ہے خود ثنا خوان رسول
 اور حقیقت یہ ہے کہ حضورؐ کی ہی ذات مبارک ایک ایسی

ذات تھی جو تمام خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ اور جو خوبیاں اور نبیوں میں فرداً فرداً پائی جاتی تھیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھیں۔

بہر حال درود و سلام بھیجنے کے جتنے فوائد و خوبیاں ہیں۔ بیان نہیں کی جاسکتیں۔ پس محتبان رسول اور سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ حضور پر درود و سلام بھیجتے رہیں تاکہ اس کے فیوض و برکات سے اللہ تعالیٰ بہرہ مند فرمائے۔

حضور اکرمؐ کی حیات مبارکہ میں تو صحابہ کرام ہر صحبت میں سیرت مبارکہ سے فیض حاصل کرتے تھے۔ مگر جب حضور اکرمؐ اس عالم سے تشریف لے گئے اور آپ کو دیکھنے والی بزرگ ہستیاں بھی باقی نہ رہیں تو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ہر ممکن طریقہ سے ذکر حبیب کو تازہ رکھا جائے تاکہ امت اپنے مرکز حیات سے دور نہ ہٹے اگرچہ خود شریعت نے نمازوں خطبوں درودوں میں پیغمبر اسلام کی تازگی ذکر کا کافی انتظام کر دیا تھا۔ مگر اسلام کے تمام دنیا میں پھیل جانے

اور بے شمار مسلمانوں کے عربی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مسلمان روز بروز اپنے مرکز حیات سے دور ہونے شروع ہو گئے اس زمانہ میں مجالس قائم کر کے حضور کی تعریف و توصیف اور درود و سلام پھینچنے کی رسم جاری کی گئی۔ لیکن کچھ مدت گزر جانے کے بعد یہ رسم بھی اپنی صحیح حالت پر قائم نہ رہی۔ بجائے اس کے کہ ایسی مجالس میں اسلامی تعلیم اور خلق و انصاف محمدی کا اصلی رنگ مسلمانوں پر ڈالا جاتا سیرت مبارکہ کا بیان ہوتا مسلمانوں نے خود اپنے رنگوں میں مجالس کو رنگنا شروع کر دیا پست مذاق شعرا نے ادب و احترام سے گرے ہوئے راگ و نغموں کو راج کر دیا پیشہ ور و عظموں نے توہم پرست عوام کی دلچسپی قائم رکھنے کے لئے بے اصل قصہ کہانیاں اور کھرا متیں بیان کرنا شروع کر دیں اور اس کو ایک مذہبی رنگ دے کر مقدس رسم بنا دیا اور اس طرح یہ پاک مجالس جس سے تبلیغ اسلام تنظیم

ہمت اور حضور کے اخلاق و سیرت مبارکہ سے صحیح طور پر
 استفادہ مقصود تھا۔ راگ و رنگ اور عاشقانہ ہاؤ ہوئیں
 غرق ہو گئی۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی بہت سے مقامات
 پر اپنی جہالت اور کم علمی کی بنا پر حضور کے اوصاف و
 اخلاق کا بیان کرنا کچھ ایسی متبذل اور سوتیانہ نظموں میں
 رواج پذیر ہو گیا ہے جو کسی طرح بھی حضور کے ادب و
 احترام کے شایان شان نہیں اسی ضرورت کو محسوس کرتے
 ہوئے بدر صاحب امر دہوی نے ملک کے بلند پایہ اور
 قابل فخر شعراء کے سلاموں کا ایک مجموعہ ایسا مرتب کیا
 ہے جس میں کافی حد تک اور ہر لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے تاکہ
 حضور پر صحیح درود و سلام اور آپ کی تعریف و توصیف
 سے ہمیں فیوض و برکات حاصل ہوں۔ امید ہے
 کہ یہ سلاموں کا مجموعہ ملک میں مقبولیت کی نظر سے
 دیکھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ حضور اکرم کے طفیل اس
 کے جامع کو بھی اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

شہاب علوی نقشبندی امر دہوی

ضیاءِ ارباب

محترم بدرامروہوی ملک کے ادبی حلقوں میں شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان کی متعدد تالیفات حسن ترتیب و کمال تدوین کے لحاظ سے جہاں ایک طرف جدت طرازی کی آئینہ دار ہیں وہاں شگفتگی، رنگینی اور رعنائی کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

زیر نظر مجموعہ "سلامِ قدس" ان کی فکر نکتہ رس کی مقدس تخلیق ہے۔ انہوں نے اس پیش کش میں اپنے ساتھ جن شعرا کو شریک ہونے اور اس سہرہ چشمہ

سعادت سے سیراب ہونے کا موقع دیا ہے ان کا اخلاص
 فکر ان کے نیاز مندانہ سلاموں میں جھلک رہا ہے۔ کون
 مسلمان ہے جو تاجدارِ دو جہاں کے حضور میں جبینِ نیاز
 نہیں جھکتا؟ وہ مہستی مقدس جس کا لقب رحمتہ للعالمین
 ہے۔ وہ ساقیِ خم خانہٴ دو جہاں جس کی عطا کردہ درویش
 جام بھی فرزانیوں کو مدہوش و مستانہ کر دے وہ ختم المرسلین
 جس میں یوسفؑ کا جمال روح اللہ کی بیجا نفسی، کلیم اللہؑ
 کا ید بیضا، ایوبؑ کا صبر، خلیل اللہؑ کی سخاوت ہو، وہ
 ذات پاک جس کی زندگی مقدس عدالت، شجاعت
 حکمت اور سیاست کی ترجمان ہو جو عالم انسانیت کے
 لئے ابر کرم ہو وہ شفیع المذنبین جس کی تعریف خود اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہو جس پر رات دن ملائک بھی درود بھیجتے
 ہوں۔ اس کی بارگاہِ معلیٰ میں ہدیہ سلام پیش کرنے کی
 سعادت حاصل کرنا یقیناً دین و دنیا کی سعادتوں اور کامرانیوں
 سے لطف اندوز ہونا ہے۔

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت
کاملہ کے پیغامبر اور اللہ تعالیٰ کے منظرِ کامل تھے۔ آپ اس
مقامِ کبریائی پر متمکن تھے جہاں اللہ کریم اور آپ کے
درمیان حجابات اٹھ گئے تھے۔ آپ سدرۃ المنتہیٰ پر فائز
تھے۔ اللہ حضور کی بارگاہِ قدس میں تو فرشتے بھی دم بخود
ہو کر سجدہٴ عجز و نیاز پیش کر رہے ہیں۔

مقلعے ہست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اور سید الطائفہ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں :-

” اللہ تعالیٰ سے وصال کے سب دروازے بند ہیں، مگر
ایک دروازہ کھلا ہے وہ حضور ختم المرسلین کی سنت مقدسہ
پر عمل کر کے رسائی حاصل کرنا ہے۔“

حضورؐ کی حیاتِ طیبہ پر قلم فرسانی کرنا اس
عاجز سے ممکن نہیں کیونکہ جب بھی کسی نے اس موضوع پر
کوئی سعی جمیل کی ہے وہ اگرچہ اپنی جگہ لاکھ و تیس ہوں۔ لیکن

حقیقت میں ایسی تمام مساعی تشنہ تکمیل رہی ہیں۔ آپ نے اپنے دہن مبارک سے جو بات کہی وہ نازش فلسفہ افلاطون ثابت ہوئی اس کے سامنے روم و یونان کی حکمت گرد ہو کر رہ گئی۔ آپ کی ہر حرکت کا روان انسانیت کے لئے سنگ میل بن گئی۔ قافلہ حکمت کے لئے شاہراہِ عمل ہو گئی اور ارباب دانش کے حق میں حرف آخر ثابت ہوئی۔

اس مبارک مجموعہ "سلام قدس" میں جس فاضل سخن طراز نے حصہ لیا ہے اس نے اپنے لئے شفاعت کا ذریعہ اور نجات کا وسیلہ تلاش کیا ہے۔

جناب بدر کے حسن انتخاب کی داد دینے بغیر نہیں رہا جاتا اس مجموعہ میں بیشتر منظومات جہاں فنکارانہ صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں وہاں ان میں لکھنے والوں کے خلوص و درود کی کار فرمائی بھی ہے۔ اور تہی وہ چیز ہے جو انہیں گنج سعادت سے کامران کرے گی۔ کیونکہ جہاں قرآن حکیم میں خداوند تعالیٰ نے ان شعرا کی مذمت فرمائی ہے جو

خود گم کردہ راہ ہیں اور اپنے افکار سے دوسروں کو بھی فحیر
 ذلالت کی طرف لے جا رہے ہیں وہاں حضور نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت کی تعریف فرمائی ہے۔
 "چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ "جب حسانؓ
 نعت لکھتے ہیں تو ملائکہ انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے
 عرش معلیٰ سے نزول کرتے ہیں۔"

اس مجموعہ لطیف میں شامل ہونے والے شعرا
 حضرات کی پیشکش بارگاہ نبویؐ میں کیوں نہ قبولیت کا شرف
 حاصل کریں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کرے گی۔

آخر میں اس ناچیز کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدر
 صاحب کو اس سعی جمیل کا اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں زیادہ
 سے زیادہ اس قبیل کی گرانقدر علمی و ادبی خدمات سرانجام
 دینے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکپائے ارباب بھر)

صائب عاصمی صابری قادری

عرض حال

سلام ہمیشہ سے نیاز مندانہ تعلقات پیدا
 کرنیکا ایک بے لوث اور پاکیزہ ذریعہ رہا ہے۔ جس کے بعد پیام
 یا خوش نصیبی سے خطاب و کلام کا حق مسلم ہوتا ہے۔ اور پھر مقدس
 مدارج شروع ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں بلا خوف تردید میں یہ کہنے کو
 تیار ہوں کہ ساری دنیا میں ، صرف اسلام کے عرب شاعروں
 ہی کو فلسفہ مجتہد و ارتباط کے اس نکتہ پر پہنچنے کا شرف
 حاصل ہوا اور انہوں نے یہ

حبیب خدا اشرف انبیاء پر؛ کہ عرش مجیدش بود متکا
 کے دربار پر انوار میں روحانی طور پر رسائی حاصل کرنے کے لئے
 امنڈتے ہوئے جذبات شوق سے بھر پور ایسے ایسے سلام لکھنا

شروع کئے جن کے وجد آمیز مضامین اور نغماتی زیر و بم سے
فضائے عالم گونج اٹھی۔

ایران کے اسلامی شاعروں نے بھی عربوں کا
اتباع کیا اور خوب خوب داد سخن دی لیکن جو کمال انیسویں
صدی کے اردو شاعروں نے کر دکھایا اس کا جواب آپ کو
اسلامی دنیا کے کسی گوشہ میں نہیں مل سکتا۔

اردو سلاموں کی سحر البیانی کا اندازہ یوں لگایا
جاسکتا ہے کہ حضور قلب سے سلاموں کو خود پڑھتے یا کسی
سے سنتے وقت اپنے شغف میں آپ کو دو چار لمحے کے لئے بھی
مادیت سے دوری میسر ہو جاتی تو آپ اس مجموعہ کے چند
سلاموں میں اپنے ان ہی کانونوں سے جواب سلام ملتا ہوا بھی
سینیں گے جن سے کہ وہ کیفیت آفریں سلام سن رہے ہیں۔

بہت دیر کی بات ہے جب میں دہلی کی ایک
مختل سماع میں موجود تھا اور ہمہ تن گوش بنا ہوا تو الیساں
سن کر عذائے روحانی حاصل کر رہا تھا کہ خلافت توقع ایک

خوش گلو تو آل نے سلام شروع کیا۔ سلام کیا تھا ایک مکمل سحر و
انسوں تھا جس سے متاثر ہوئے بغیر حاضرین میں سے شاید
کوئی بھی نہ رہ سکا۔ بزرگانِ حال و قال کی تو یہ حالت تھی کہ مرغانِ
بسمل کی طرح تڑپتے تھے اور سر دھن رہے تھے۔ اب ہم جیسیوں کا
ماجرہ بھی سنئے کہ چند ہی منٹ میں میری یہ کیفیت ہوئی کہ ایک
عجیب قسم کی برقی رونے مجھے مدہوش اور سرمست بنا دیا۔ میں
دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر تھا۔ دفعۃً ایک شدید روحانی مد
و جزروالے انترہ میں ۶ سلام اس پر..... کی آواز میرے
کانوں میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن میری طرح آپ کو
حیرت ہوگی کہ اس گونج کی واپسی "سلام اس پر" کی بجائے
"جواب اس پر" کے مفہوم کی حامل تھی۔ پہلی آواز تو یقیناً اس
توال کی تھی مگر دوسری آواز کس کی تھی؟ یہ ایک سوال تھا جو
حقیقت و مجاز کی پیچیدگیوں میں الجھ کر رہ گیا۔ سلام بھی ختم
ہو چکا تھا تو اب جواب کی صدا میرے بازگشت کیوں جاری رہتی
میں نے محسوس کیا کہ میری روح مادیت میں جلد جلد سانس نہیں

لے رہی ہے۔ اور میں پوری طرح بیدار ہو چکا ہوں۔

اس موقع پر میرے قلب سیاہ نے اس عالم انوار سے کچھ کسب ضیا کیا ہو یا نہیں البتہ میں نے اپنے دل کی گہرائیوں میں یہ ارادہ کروٹیں لیتا ہوا ضرور پایا کہ اس قسم کے تمام سلاموں کو جمع کر کے کتابی صورت دیدی جائے۔ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنی تیار ہونے والی تالیف کا نام "سلام قدس" بخونیز کیا۔ اور بہ صدق دل دعا مانگی کہ خدا سے قدوس مجھے میرے ارادہ میں کامیابی عطا فرمائیے۔

میں اپنی مولفانہ کوششوں اور کاوشوں کے سلسلے میں قارئین کرام سے نہ کوئی اخراج کھینچتا ہوں نہ کسی اور دیباہی صلے کا متمنی ہوں۔ البتہ اگر آپ شروع سے آخر تک پوسے ذوق و شوق کے ساتھ اسے پڑھ کر مولف کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ اس بندہ ناچیز و سراپا نقضیر کی ساری محنت و وصول ہے۔

الہی بحق بنی فاطمہؑ کہ برقول ایہاں کہنی خاتمہ
خاکِ دہرا رسول
سید طفیل احمد بدہ امر وہوی

۱۰ ربیع الثانی المبارک ۱۳۶۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بارگاہ ناز پیر سر کو جھکائے ہوئے کرتی ہے دنیا سلام
لاکھوں سلاموں کے ساتھ۔ کاش کہ مقبول ہو آج ہمارا سلام

خواجہ بندہ نواز عقدہ کشا کار ساز۔ سرورِ بطحا سلام
شافعِ عشر سلام۔ ہادی و رہبر سلام مالک و مولا سلام

نازش ہرد و جہاں فخر زین و زماں رحمت کون و جہاں
ہیبت روح الامین مورد و حی خدا مصحف گویا سلام

سرور ہر دوسرا۔ بندۂ مولا نما۔ زینت بزم ہدی
بادشہ جزو کل۔ میر گروہ رسل۔ سید والا سلام

مژدۂ سگیں جاں۔ رحمت راحت نشان مغفرت عاصیاں
چاہ گریکساں داد دس انس و جاں مامن و ملجا سلام

حاکم روز جزا۔ مالک تاج و لوا صاحب عدل و عطا
شارع و تنور حق نافذ منشور حق۔ آخر دعویٰ سلام

ظاہر و باطن ہے نور اول و آخر ظہور غیب بھی تیرا حضور
حسن نظر جانِ دل نقش قدم زیب سر قبلہ و کعبہ سلام

سایہ قدم چوم کر۔ دور کچھ اتنا ہوا۔ نام کو ظلمت نہ تھی
تجھ سے منور۔ تجھ سے اجالی ہے شام۔ نور سراپا سلام

تجھ سے چراغوں میں نور فکر و نظر پر شعور دید و دل عزیز و طویل
آدمیت سر بلند قسمت خاک ارجمند - مہر مجتہد اسلام

تو شرف کائنات تیرے عمل کو ثبات تجھ سے مسلسل حیات
دور بدلتے گئے رنگ نکھرتا گیا۔ اے چمن آرا سلام

سامنے احوال دل تو نے کسی کا سوال سچ ہی رکھی رو نہ کیا
کانپتی آواز سے بھیج رہا ہے تجھے احسن رسوا سلام

احسن رضوی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

السلام اے نورِ مطلق نورِ حق
مقتدا سے انبیاءِ ما سبق

السلام اے رحمتہ للعالمین
تیکہ گاہ اولیں و آخریں

السلام اے خواجہ ہر دوسرا
جلوہ آرا و حریم کبریا

السلام اے احمد و محمود رب
یا محمد یا نبی شاہِ عرب

السلام اے درد مندوں کے طبیب
خلق کے محبوب خالق کے حبیب

اسلام اے ہادی اہل جہاں
سرور و پیغمبر پیغمبران

صاحب ختم نبوت السلام
باعث ایجاد خلقت السلام

صورت یسین و رحمن السلام
مفتی آیات قرآن السلام

مقصد گل مطلب کون و مکاں
السلام اے مالک کون و مکاں

صاحب معراج و رفعت السلام
آیہ آیات قدرت السلام

السلام اے حائى دنيا و دین
داروئے دردِ دل اندوہ گین

عیسیٰ جانِ مریضاں السلام
انے طبیبِ دردِ پنہاں السلام

السلام اے چارہ بیچارگان
اے نظر گاہِ مکاں و لامکاں

السلام اے مہرِ چرخِ سروری
جاں بلب ہے آج امتِ آپ کی

جس کا کوئی بھی نہیں دنیا میں یار
آپ ہیں وانشاء اس کے عملسار

وہ جو ہیں سرکار کی خدمت سے دور
کس کا دامن ستھام کر روئیں حضورؐ

کیجئے ان پر نگاہِ لطف اب
السلام اے رحمت عالم لقب

دستگیری کیجئے اب یا نبی
بتلائے صد بلا ہیں اُمتی

اب دکھا دیجئے جمالِ دلربا
السلام اے خاص خاصانِ خدا

روضہٴ رضواں دکھا دیجئے انہیں
اب مدینہ میں بلا لیجئے انہیں

ان کا سر ہوسنگ درہو آپ کا
کم نہ ہو ذوق جبین سائی ذرا

بات تو جب ہے کہ بے عرض نیاز
کیجئے افتر کو اپنے سرفراز

السلام ائے چارۃ جان حزیں
ہو دم آخسر نگاہ واپسین

لب پہ کلمہ، آنکھ میں جسلوہ نرا
خانمہ بالخیر ہو تو یوں شہسا

افقر موہانی وارثی

— (.) —

رونق بزم صبح و مسا السلام
 زینت گلشن عقل اثی السلام
 مقتدائے صف انبیاء السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

تجھ سے تابندہ ہے محفل کن فکاں تجھ سے رخشنده ہے یہ زمین و زمان
 تجھ پہ قرباں ہے تزیین خلد و جناں تجھ پہ نازاں ہے خود کار ساز جہاں

معدن حلم و جود و عطا السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

اللہ اللہ یہ معراج حسن و وفا پیردہ ہے درمیان صرف قوسین کا
 پست ہو کیوں نہ جبریل کا حوصلا ہے تری سیرگہ عرش رب العلی

مشعل سدرۃ المنتہی السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

زندگی زندگی ہے تیرے نام سے روح بیدار ہے تیرے پیغام سے
دل میں شاداں تیری بخشش عام سے آشنا کر دیا تو نے اسلام سے

مونس امت بے نوا السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

فخر آدم بھی ہے ناز عالم بھی ہے بیکسوں بے نواؤں کا ہمدم بھی ہے
منظر صاحب عرش اعظم بھی ہے راز ہائے حقیقت کا محرم بھی ہے

منزہت گلشنِ آمنہ السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

تیرے پر تو سے ہے جلوہ فرما حیات وجہ تخلیق کو بنین ہے تیری ذات
ہیں سر پایے قرآن تیری صفات بارک اللہ اے مصدر کائنات

منزل عشق کے رہنما السلام
السلام اے حبیب خدا السلام

روئے روشن سے جیراں ہیں شمس و قمر ہے تبسم ترایا کہ نورِ محسّر
 آئینہ دارِ قدرت ہے تیری نظر ختم ہیں خوبیاں سب تری ذات پر
 روح گلہائے صدق و صفا السلام
 السلام اے حبیبِ خدا السلام

تیری آنکھوں میں ہے مہرِ مازاغ کا زلف و ایل تیری جبین و الصحنی
 تجھ کو رتبہ شفاعت کا حاصل ہوا اے امامِ رسل اے نبی الہدیٰ
 چارہ فرماے روزِ جزا السلام
 السلام اے حبیبِ خدا السلام

ہے دل حلق پر حکمرانی تری حق نے فرمائی خود مدح خوانی تری
 وہی قرآن ہے ترجمانی تری عسلِ جنت ہے شیریں بیانی تری
 صاحبِ رحمت کاملہ السلام
 السلام اے حبیبِ خدا السلام

عطر احساں سے مہکا دیتے ہیں چمن زندہ کی تو نے توحید کی انجمن
 ہر طرف قلزم عشق ہے موجب سزن ہے اثر ذکر و لکش میں تیرے مگن

نور حسن و جمال و فاطمہ السلام
 السلام اے حبیب خدا السلام

اثر زبیری

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ

انہیں محفلِ شاہ و گدا سلام علیک
جلیسِ مسندِ عرشِ علیٰ سلام علیک

طیبِ خلق، حبیبِ خدا سلام علیک
دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک

غریب پرورد بیکس نواز رحمتِ کل
پناہ عام شفیع الوریٰ سلام علیک

زخاکِ بندِ برائے صبا سلام علیک
بیارگاہِ شہنشاہِ ماسلام علیک

رسد ز اکبرِ بچہ پاره یابی ہر دم
ہزار بار بروحِ شما سلام علیک

اکبر میرٹھی

صلی علیٰ اے احمد مختار السلام
اے مثلکم بشر شہ ابرار السلام

اے کہ درود آپ پر ہے بھیجتا خدا
محبوب ذات امیر و غفار السلام

اے کہ تھا نور آپ کا آدم سے پیشتر
ختم رسل اے مطلع انوار السلام

اے کہ ہے جبرئیل غلام در حضور
انوار ج سرمدی کے علمدار السلام

اے کہ مقام آپ کا ہے عرش کبریا
اے افتخار عزت اظہار السلام

انسان ہی نہیں فقط بلکہ ملائکہ
کہتے ہیں ہو کے حاضر دربار السلام

ام الکتاب جس میں ہے ہر خشک تر رقم
گویا وہ آپ ہی کا ہے اخبار السلام

در یتیم آپ ہی حلق عظیم ہیں
صدف شرف کے اے در شہوار السلام

سب انبیاء میں اشرف و ممتاز اصفیٰ
اے القیام کے قافلہ سالار السلام

سورج بیک اشارہ پلٹ کر دکھا دیا
شعشع القمر ہے آپ کا شہکار السلام

”بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر“
 ہر دو جہاں کی آپ ہیں سرکار السلام

خدمت میں آپ کی شہ کونین رات دن
 اختر سا کہہ رہے گنہگار السلام

احمد حسین اختر

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلِكُ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَرْنِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَدَنِيَّ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللَّهُ



سلام علی ذات بسین و طہ ، سلام علی مقصد خلق عالم
سلام علی ختم وحی و رسالت ، سلام علی مژدہ ابن مریم

سلام علی مورد مصحف حق ، سلام علی خلق رحم ختم
سلام علی شافع جسم عصیان ، سلام علی راجم نسل آدم

سلام علی آل شہدین و دنیا، کہ رحمت ہے سب کیلئے ذات انجی
سلام علی آل امین حقیقت، کہ ہے وحی کامل ہر اک بات انجی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَمَهُ اللَّهُ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللَّهِ

سلام اے دل ناتواں کے سہاے، سلام اے غریبوں کے ہمدرد مولا
سلام اے خدا سے ملا دینے والے، سلام اے خدا کی نگاہوں میں بیکتا

سلام اے سیکارامت کے ہادی، سلام اے ستم سہنے والوں کے آقا
سلام اے محبت کے داعی برحق، سلام اے مصیبت میں فریاد شنوا

سلام اے محمد سلام اے محبت، سلام اے مشیت کے آخر تقاضا
سلام اے سنبھل جائیوں والوں کے مولا، سلام اے گرے رہنے والوں کے آقا

احسن رضوی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَضْرَةَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ

○

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

آپ ہیں محبوب عالم منظر رحمت مجسم
آپ پر قربان ہیں ہم ورد رکھتے ہیں یہ ہر دم

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہِ دُوعالم سید اولادِ آدم
معدنِ رحمتِ کانِ نوح آپ کے کہلاتے ہیں ہم

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

دستگیر بے نوا ہو حامی بے دست و پا ہو
شافع روز جزا ہو منظر شان خدا ہو

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

مرہم دل خستگان ہو چارۂ بیچارگان ہو
داروئے درد نہاں ہو ہر مصیبت سے اماں ہو

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اشرفی مسکین تمہارا کر کے دنیا سے کنارہ

رکعت ہے تم سے سہارا لو خیر جلدی خدا را

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اشرفی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَمْدَ رَسُولِ اللَّهِ

۵

سروا دروس سے میرا سلام کہنا
 سلطان انبیاء سے میرا سلام کہنا
 شاہنشاہِ دنی سے میرا سلام کہنا
 محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا
 بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

جب ساحلِ عدن سے گزرے ترا سینہ
 عشقِ نبی سے جب ہو لبریز تیرا سینہ
 اس وقت رو بقبلہ ہو کر بصدِ قرینہ
 اغلاص سے اٹھا کر منہہ جانبِ مدینہ

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

بحرِ عرب کی موجیں بادِ سحر کے جھونکے
 طیبہ کے شوق میں ہوں جب ہمکنارِ تجھ سے

جب کامراں کی حد پر تیرا جہاز پہنچے
جانِ غریب و بیکس سو جاں سے تجھ پر صدقے

بٹھا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

جدہ میں اے مسافر جس دم ترا گذر ہو
کعبہ کے نور سے جب روشن تری نظر ہو
ذوقِ طواف میں تو جب محو بے خبر ہو
تجھ کو قسم خدا کی ہشیار تو اگر ہو

بٹھا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

حج کر کے " اے میں قرباں مسرور ہوں نیوالے
زمزم میں اپنی چھاگل خوش خوش ڈبونے والے
بحدے حرم میں کر کے عصیاں پر رونے والے
داغِ گناہ کو یوں دامن سے دھونے والے

بٹھا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربارِ مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

طیبہ کی نرز ہتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 پھولوں کی نکھتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 پاکیزہ تربتوں کو آنکھوں سے چوم لینا
 روشن عمارتوں کو آنکھوں سے چوم لینا

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

فرط ادب سے باب رحمت پہ سر جھکانا
 لوح جبیں کو سوسے محراب در جھکانا
 دیکھے جو سبز گنبد رو کر نط جھکانا
 روضہ کی جالیوں پر چشمان تر جھکانا

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

جب دیکھنا سحر کو کلیوں کا مسکرا نا
 پھولوں کو چوم لینا کانتوں پہ لوٹ جانا
 ذروں سے نور لینا سینہ کو جگمگانا
 گر ہو سکے تو سر سے چل کر حرم میں جانا

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

رورو کے عرض کرنا اے رحمت دو عالم
اے بکیسوں کے والی محبوب رب اکرم
ہے قابل ترحم امت کا حال پر غم
مانل تری طرف ہوں از خود حضور جس دم

بطحا کے جانے والے میرا سلام لے جا دربار مصطفیٰ تک عرض غلام لے جا

ضیاء القادری

الْقَلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ النَّاجِ وَالْمَعْرَاجِ
الْقَلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْخَوْضِ وَالْكَوْثَرِ
الْقَلْوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الشَّفَاعَةِ



سلام اس پر کہ جس کا نام نامی کیف و طانی
سلام اس پر کہ جس کی ہر ادا آیات یزدانی

سلام اس پر کہ جس کی گرد پاؤں میں قرانی
سلام اس پر کہ جس پر ختم ہر ذوق خدادانی

وہ جس نے ظلم سے انساں کو غفلت میں بچایا
جو بے سایا ہے لیکن عالم ہستی کا سایا ہے

سلام اے مطلع اول سلام اے معنی آخر
سلام اس پر کہ جس کی آل ایسی طیب و طاہر

سلام اے مقصد باطن سلام اے رونق ظاہر
کہ جس کی شان والا سے فرشتوں کی بناں قاصر

سلام اے رفعت کعبہ سلام اے عزت کعبہ
تری عظمت کا صدقہ ہے کمال عظمت کعبہ

سلام اس پر کہ جس کی ذات کی حق نے قسم کھائی
خو مردوں کو عطا کرتا ہے اعجاز مسیحائی

سلام اس پر کہ جس کی ہر نبی نے مدح فرمائی
جسے زیبا ہے رعنائی جسے زیبا ہے زیبائی

خدا خود جس پہ نازاں ہو درود اسکی شہریت پر
دو عالم جس کے پروانے سلام اس شمع وحدت پر

انصار الہ آبادی



یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

پوری یا رب یہ دعا کر ہم درمونی پہ جا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ جائیں اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں سامنے ہو کر سنائیں

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے

عرش کے معراج والے عاصیوں کی لاج والے

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا لے لیا ہے درمہارا

خلق کے وارث خدارا لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو کیونکہ محبوب خدا ہو

اب تو بابِ جُودِ دوا ہو ہاں جناب اسکا عطا ہو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا جنیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

عاشق کامل کی سن لو بانی محفل کی سن لو

سامعین کے دل کی سن لو اکبر سبیل کی سن لو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا جنیب سلام علیک

صلوات اللہ علیک

اکبر میرٹھی

الصلوة والسلام عليك يا صاحب النعمي
الصلوة والسلام عليك يا خاتم النبوة والرسالة



السلام اے باعثِ تکوینِ عالم السلام السلام اے فردِ کاملِ فخرِ آدمِ السلام
السلام اے آیۂ رحمتِ جنیبِ کبریا السلام اے عکسِ نارِ نوعِ آدمِ السلام

تیری ضو سے ضوِ فشاں خورشیدِ عالمِ تاب ہے
تیرے دم سے گلستانِ رنگِ بوِ شاداب ہے

السلام لے ماہِ کاملِ شمعِ مفضلِ السلام السلام اے ہادیِ کلِ شاہِ عادلِ السلام
السلام لے رحمتِ للعالمینِ خیرِ الانام السلام اے قلزمِ رحمتِ کے ساحلِ السلام

تو نے ظلم و جہل کو آکر مٹا یا دہر سے
ظلمتیں کا نور ہوں جیسے شعاعِ مہر سے

السلام اے شانِ یزداں شمعِ عرفانِ السلام السلام اے شرحِ قرآنِ دینِ وایمانِ السلام
السلام اے مونس و غمخوارِ انساںِ السلام السلام اے رحمتِ حقِ راحتِ جانِ السلام

تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں تجھ پہ ہوں لاکھوں درود

اے شہنشاہِ دو عالم اے سراپاِ لطف و جود

السلام اے مصطفیٰ شان مکرم السلام
السلام اے جان عالم فخر آدم السلام

السلام اے محسن عظیم محمد مصطفیٰ
السلام اے باعث تزیین عالم السلام

خاک کو تونے وہ بخشا مرتبہ جان جہاں
سرنگوں ہیں آج جس کے سامنے ہفت آسماں

سید النعام الحق حق

— (.) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْمَدَانِيِّ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْحَرَامِيِّ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْعَرَبِيِّ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْجَزَائِرِيِّ



سلام اے رحمت عالم۔ سلام اے طاہر و اطہر
سلام اے یاور و ناصر۔ سلام اے شافع محشر

سلام اے اول و آخر۔ سلام اے احمد مرسل
سلام اے تاجدار انبیاء۔ اے افضل و اکمل

سلام اے رہبر کامل۔ سلام اے شاہ روحانی
سلام اے حامل مہربنوت نور۔ یزدانی

سلام اے حامل قرآن۔ سلام اے نخل سبحانی
سلام اے پیکر لطف و کرم۔ محبوب یزدانی

سلام اے شارع اسلام و ارشادات ربانی
سلام اے رحمت عالم بہار باغ امکاتی

انجم وزیر آبادی

السلام اے نائبِ ربُّ عِلا
السلام اے نورِ ذاتِ کبریا

السلام اے مصدرِ نابود و بود
اے قوامِ جوہرِ عفتل و وجود

السلام اے نقشِ بند کائنات
السلام اے رونقِ بزمِ حیات

السلام اے سروِ باغِ سرمدی
السلام اے نو بہارِ زندگی

السلام اے مہرِ حی لایموت
باتورِ روشن از محلِ تابرجِ حوت

السلام اے مبدؤ فیض وجود
السلام اے روح اسباب وجود

السلام اے بسندۂ رب جلیل
مورد تنزیل وحی و جب سرنیل

السلام اے برتراز وہم و گماں
السلام اے وجہ بشیاد جہاں

السلام اے مرکز حسن و دود
السلام اے پیکر ذوق نمود

السلام اے ذکر تو ذکر خدا
السلام اے وصف تو صلی علی

السلام اے جو ہر عشق جمیئل
السلام اے بے نظیر و بے عدیل

السلام اے رہنمائے جزوکل
السلام اے سرور خلیل رسل

السلام اے قبلہ دنیا و دین
السلام اے کعبہ حق الیقین

السلام اے افسر آل عباس
السلام اے شافع روز جزا

السلام اے حضرت خیر البشر
السلام اے بادشاہ خشک و تر

السلام اے آفتابِ مرسلین
السلام اے رحمت للعالَمین

السلام اے محمد مصطفیٰ
السلام اے امام الانبیاء

السلام اے پرستارِ محمد
زادۃِ درس ہو اشد احد

السلام اے وجہ عالم السلام
السلام اے فخر آدم السلام

آفتابِ اکبر آبادی

————— (۰) —————



یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

آپ شاہ انبیاء ہیں آپ تاج اولیاء ہیں

آپ محمود الثناء ہیں آپ مقبول الورا ہیں

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

آپ سلطانِ مدینہ مہبط وحیِ سکینہ

نور سے معمور سینہ مشک سے بہتر پسینہ

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

اولیں موج حسلائیق مرکز دور حقائق

فائقوں پر بھی ہوقائق جوشنا کیجئے سولائیق

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

لاوے جو ایمان تم پر کیوں نہ دے وہ جان تم پر

مہرباں رحمان تم پر خلق سب قرباں تم پر

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

حق نے دی معراج تم کو اور بخش اماں تم کو
دو جہاں کا راج تم کو دیں سلاطین باج تم کو

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

تم ہو محبوب الہی تم پہ موزوں وصف ثنا ہی
ماہ سے لے تا بہ ماہی سب نے دی تم پر گواہی

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

بجہ میں مشکل ہے جینا دل ہو اچاک در سینہ
تھام لو میرا سینہ یا شفیع المذنبینہ

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

کاش حاصل ہو حضوری دور ہو جائے یہ دوری
دل کی حسرت ہو یہ پوری دیکھ لوں وہ شکل نوری

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

کیا کرے تبدیل شکایت دردِ حیاں کی حکایت
رنج و غم ہے بے نہایت کیجئے اللہ عنایت

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

بمیل



اے خداوندِ قدیر و لازوال و ذوالجلال
 اے خداوندِ سمیع و بے نظیر و بے مثال
 اے کریم و چارہ سازِ دلفگار و خستہ حال
 اس طرح کب تک رہوں دن رات پابندِ ظالم
 وہ بھی دن ہوگا مدینہ ہو نظر کے سامنے
 یوں کہوں پھر روضۂ خیر البشر کے سامنے
 صد سلام ہر نفس بر ذاتِ پاکتِ یارِ رسول
 التجا آوردہ ام من در جنابتِ یارِ رسول
 کیوں نہیں لطف و کرم کی اب نگاہیں یارِ رسول
 بند کب تک میری بہبودی کی راہیں یارِ رسول
 درد والے درد سے کب تک کراہیں یارِ رسول
 کس کے در پہ جاؤں درماں کس سے چاہیں یارِ رسول
 میرے دردِ روح فرسا کا مداوا کیجئے
 جس سے کچھ حاصل ہو لطف زبست ایسا کیجئے
 صد سلام ہر نفس بر ذاتِ پاکتِ یارِ رسول
 التجا آوردہ ام من در جنابتِ یارِ رسول

حق تعالیٰ نے سہرا ہا ہے کسے قرآن میں
صاف لولاک لما آیا ہے جس کی شان میں
خلق میں ہیں فرد بکتا آپ ہی ہر آن میں
حسن میں جو دوستخا میں خلق میں احسان میں
رحمتہ للعالمین ہا ہا لقب ہے آپ کا
آسرا مجھ روسیہ کو ہے تو اب ہے آپ کا

صد سلام ہر نفس بر ذات پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

جو نہ دم بھر رہ سکا ہوشا دوہ ناشاد ہوں
دل شکستہ آسماں کا کشتہ بیداد ہوں
بکیس و ناچار ہوں در ماندہ افتاد ہوں
جو بھرا ہے درد سے وہ نعمت فریاد ہوں
قید غم سے اب مجھے آزاد فرما دیجئے
ہاں دل ناشاد کو، کچھ شاد فرما دیجئے

صد سلام ہر نفس بر ذات پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

نوح کی کشتی بچانی کس نے فترباں یارسول
 کس نے انکی کی مدد ہنگام طوفان یارسول
 آپ ہیں سرچشمہ الطواف واحساں یارسول
 اس طرف بھی اک نگاہ لطف ہاں ہاں یارسول
 بچ گیا غم سے ملا جس کو سہارا آپ کا
 ڈوبنے والے کو کافی ہے اشارا آپ کا

صدرسلام ہر نفس برذات پاکت یارسول التجا آوردہ ام من درجنابت یارسول

اس قدر مضطر ہے کیوں کہتا ہے کیا سن لیجئے

اپنے دیوانہ کی اتنی البتاسن لیجئے

مبتلائے رنج و غم کا مدعا سن لیجئے

ہاں ذرا اس دل شکستہ کی صدا سن لیجئے

مدعا کہتے ہیں جس کو آرزو سے دیدہ ہے

یہ اگر دل سے نکل جائے تو ہاں ہاں عمید ہے

صدرسلام ہر نفس برذات پاکت یارسول التجا آوردہ ام من درجنابت یارسول

آسماں تاکے ہوئے ہے ہر جفا کے واسطے
 فکر کے اندوہ کے رنج و بلا کے واسطے
 اب کہاں جاؤں حصول مدعا کے واسطے
 اک نگاہِ لطف ذاتِ کبریا کے واسطے
 میں ہوں وہ مایوس مقصد کہتے ہیں بیکل جسے
 ہر طرح کے رات دن اندوہ رہتے ہیں جسے

صد سلام ہر نفس برذاتِ پاکت یا رسول التجا آوردہ ام من در جنابت یا رسول

بیکل لکنوی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ التَّهَامِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْهَاشِمِيِّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْقُرَشِيِّ



سلام اے رونقِ بزمِ جہانِ علوی و سفلی
سلام اے سترِ موجوداتِ ظلیّ ذاتِ سبحانی

سلام اے چارہ ساز و غمگسارِ ملتِ بیضا
سلام اے بحرِ الطواف و کرم کے لولوئے لالا

سلام اے شافعِ امتِ سلام اے نازشِ ملت
سلام اے باعثِ تخلیقِ عالمِ پیکرِ رحمت

سلام اے راحتِ قلبِ پریشاںِ مونسِ دوراں
سلام اے فقر کی اقلیم کے شاہنشاہِ ذی شان

سلام اے دہر کے ظلمتِ کدرہ میں جلوۂ یزداں
سلام اے بانیِ دینِ پاسبانِ دولتِ ایماں

سلام اے مرسلِ آخرِ زمانِ سالارِ پیشیناں
سلام اے صفحہِ بلوچِ رسالت کے جلی عنوان

سلام اے میہانِ عرش اے محبوبِ یزدانی
سلام اے محرمِ راز و نیاز و سرِ حقائق

سلام اے روکشِ شان و شکوہِ قیصر و کسری
سلام اے خلوت و جلوت میں محو ذکرِ اللہ

غلام محی الدین خلوت

(۰)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الزَّرِيحِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْأُرْحِيِّ



سلام اس پر جسے شرح نیاز و نیاز کہتے ہیں
سلام اس پر جسے اہل نظر کارا ز کہتے ہیں

نبیِ آخری ہے سارے نبیوں کا پیر ہے
وہ جس کے دم قدم سے محفل انساں منور ہے

سلام اس پر کہ جس نے خضر کی بھی رہبری کی ہے
سلام اس پر کہ جس نے قبل بخت سروری کی ہے

وہ جس نے زندگی کو بہرہ ور ہونا سکھایا ہے
وہ جس کا قید بے سایا گنہگاروں کا سایا ہے

سلام اس پر کہ جس کا عرش سے اونچا ٹھکانہ ہے
سلام اس پر کہ جس کا لامکاں تک آستانہ ہے

جب احساس و سراموشی ہر اک جانب نظر آئے
بشر کی پردہ داری کے لئے خیر البشر آئے

سلام اس پر جو محبوب خدا ہے بندہ پرور ہے
سلام اس پر کہ جس کا نام بھی توحید پیکر ہے

ہزاروں زندگی قربان اس کے پائے اطہر پر
جناب فاطمہ زہرا پر اور حسین و حیدر پر

سلام اس پر ہوشوق خستہ دل جو حق کا پیار ہے
سلام اس پر جو ہر اک بے سہاروں کا سہارا ہے

اشتیاق حسین شوق

(.)

سلام اس ذات اقدس پر، سلام اس فخر و دریاں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیا سے امکاں پر

سلام اس پر جو حائ بن کے آیا غم نصیبوں کا
رہا جو بیکوں کا آسرا مشفق غریبوں کا

مددگار و معاون بے بسوں کا، زیر دستوں کا
ضعیفوں کا سہارا اور محسن حق پرستوں کا

سلام اس پر جو آیا رحمت للعلمین بن کر
پیام دوست لے کر صادق الوعد و امین بن کر

سلام اس پر کہ جس کے نور سے پر نور ہے دنیا
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا

سلام اس پر جب لانی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جب سینوں میں

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو نسر زمانہ
مئے حکمت کا پھل کایا جہاں میں جس نے پہا نہ

بڑے چھوٹوں میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانہ سے تمیز بندہ و آقامٹا ڈالی

سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جسکی سلطانی
رہی زیر قدم جس کے شکوہ و شان خاقانی

سلام اس پر جو ہے آسودہ زیر گنبد خضریٰ
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پر ناصیب فرسا

سلام اس پر کہ جس نے ظلم سہ سہہ کر دعائیں دیں
وہ جس نے کھائے پتھر، گالیاں، اس پر دعائیں دیں

سلام اس ذات اقدس پر حیسات جاودانی کا
سلام آزاد کا، آزادی رنگیں بیانی کا

جگن ناتھ آزاد

(۰)

يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَاءِ
أَفْضَلُ الْأَزْكَيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ



مالک بحسرو بر ہو سلام آپ پر
 فخر جن و بشر ہو سلام آپ پر
 شام سے تا سحر ہو سلام آپ پر
 ہر گھڑی ہر پہر ہو سلام آپ پر
 تا ابد عمر بھر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر
 اے شہنشاہ کون و مکاں آئیے
 تاجدار زمین و زماں آئیے
 خاصہ خالق دو جہاں آئیے
 خاتم بزم پیغمبر اہل آئیے
 یا شہدوسرا ہو سلام آپ پر مصطفیٰ مجتبیٰ ہو سلام آپ پر
 آپ آئے تو دنیا منور ہوئی
 بزم کونین میں عید گھر گھر ہوئی
 دو جہاں کو بدایت میسر ہوئی
 عام توحید خلاق اکبر ہوئی

ہادی دو جہاں ہو سلام آپ پر سرور انس جاں ہو سلام آپ پر

آپ کے نور سے چاند تارے بنے

ذرے روشن ہوئے ماہ پارے بنے

آپ ہم بکیسوں کے سہارے بنے

کام بگڑے ہوئے سب ہمارے بنے

کار ساز جہاں ہو سلام آپ پر مالک انس جاں ہو سلام آپ پر

آپ ہیں اہل عالم کے فریادرس

آپ سنتے ہیں سب کی فغاں ہر نفس

آپ سے یانہی التجا ہے یہ بس

ہم بھی روضہ کا دیکھیں سنہرا گلن

تاجدار حرم ہو سلام آپ پر یا شفیع امم ہو سلام آپ پر

ہم عنسریہوں پہ اکرام فرمائیے

مرحمت کچھ تو انعام فرمائیے

پھر نظر سوئے حسد ام فرمائیے

پھر عطا ذوق اسلام فرمائیے

اے شہ ذوالکرم ہو سلام آپ پر ہادی محترم ہو سلام آپ پر

آرزو بے نواؤں کی بر لائے

چشمِ رحمتِ غریبوں پہ فرمائے

خواب میں یا مدینے سے آجائے

یا مدینہ غلاموں کو بلو جائے

یا حبیبِ خدا ہو سلام آپ پر یا شفیع الورا ہو سلام آپ پر

چشمِ لطف و کرمِ حالِ امت پہ ہو

رحمِ ہاں رحمِ مسلم کی حالت پہ ہو

جلدِ آمادہ اظہارِ رحمت پہ ہو

جلدِ سرکارِ مائلِ عنایت پہ ہو

رحمتِ بیکساں ہو سلام آپ پر جانِ دلدادگاہ ہو سلام آپ پر

اپنے عاجز غلاموں کا سینے سلام

بے نواؤں کا موموں کا سینے سلام

خوش بیاں خوش کلاموں کا سینے سلام

مقتدیوں اماموں کا سینے سلام

فاتم الانبیاء ہو سلام آپ پر یا رسول خدا ہو سلام آپ پر

بے ضیاء بندہ بے نوا آپ کا

مصطفیٰ آپ کو واسطہ آپ کا

آپ سے بھیک پائے گدا آپ کا

دیکھے ویدار مدحت سرا آپ کا

شاہ جن و بشر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر ہو سلام آپ پر

ضیاء القادری

— (.) —

وَاجِبٌ حُبِّكَ عَلَى الْمَخْلُوقِ

يَا حَبِيبَ الْعَالِي سَلَامٌ عَلَيْكَ

أَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلَكَ أَحَدٌ

مَرْحَبًا مَرْحَبًا سَلَامٌ عَلَيْكَ



سلام اس پر جسے حق نے عطا کی شانِ بختانی
سلام اس پر کہ جس کے نور سے ہم نے ضیا پائی

سلام اس پر جو بن کر رحمتہ للعالمین آیا
علمبردارِ حق بن کر سب سالار دین آیا

سلام اس پر کہ جس کی ذات اقدس فخرِ عالم ہے
سلام اس پر کہ جس کا جسمِ اطہر نازِ آدم ہے

سلام اس پر کہ دنیا میں اخوت کی بنا ڈالی
تمیز بندہ و آقا زمانہ سے مٹا ڈالی

سلام اس پر کہ جس نے کی تلافی زبردستی کی
یتیموں اور بیواؤں کی جس نے سرپرستی کی

سلام اس پر کہ عبدیت بھی جس پر ناز کرتی ہے
شریاعے پرے انسانیت پر ناز کرتی ہے

سلام اس پر کہ آداب معیشت جس نے سکھلائے
سلام اس پر قوانین سیاست جس نے سمجھائے

سلام اس پر دیا جس نے ہمیں دستور قرآنی
قوانین جہانگیری، جہاننداری، جہاں بانی

سلام اس پر کہ جس نے تاج کسریٰ روند ڈالا تھا
سلام اس پر کہ جس نے تخت فیصلہ سر بھی سنبھالا تھا

سلام اس پر کہ جس کا نام روشن ہے امامت میں
صداقت میں شجاعت میں شرافت میں دیانت میں

سلام اس ماہ کامل پر کہ پر تو چار ہیں جس کے
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ زیار ہیں جس کے

سلام اس پر کہ دین حق مکمل کر دیا جس نے
جہاں سارا خدا کی نعمتوں سے بھر دیا جس نے

سلام اس پر قیامت تک نبوت جس کی جاری ہے
رہیں منت فیضان دنیا جس کی ساری ہے

سلام اس پر کہ بعد اس کے نبی پیدا نہیں ہوگا
کہ یہ فرض اب سپردِ حاطانِ علم دیں ہوگا

مگر جھوٹی نبوت کا اگر دعویٰ کہیں ہوگا
تو اس کذاب کا یہ کذب ہی داغ جہیں ہوگا

نوشتی محمدناظر ()



السلام اے مہرتا بانِ نبوت السلام
السلام اے فخرِ شانِ آدمیت السلام

السلام اے نیرِ اوج رسالت السلام
السلام اے دافعِ رنج و مصیبت السلام

السلام اے پر تو الوارِ بیزداں السلام

آسمانِ زندگی کے مہرتا ہاں السلام

السلام اے تجھ سے ظاہر معجزاتِ زندگی
تیری ہستی سے نمایاں ممکناتِ زندگی

ہر ادائیری ادائے التفاتِ زندگی
تجھ سے قائم زندگی کا حین ذاتِ زندگی

السلام اے فخرِ موجودات اے فخرِ جہاں

السلام اے تیرے رخ سے ظلِ بانی عیاں

السلام اے ہستی ختم رسالت السلام
السلام اے آیہ پر نورِ رحمت السلام

تو ہی لایا مژدہ اتمامِ نعمت السلام
تجھ سے ہی تکمیلِ دینِ اصل فطرت السلام

پر تو حسنِ ازل ہے ظلِ رحمانی ہے تو

کائناتِ حسن کی تنویرِ ربانی ہے تو

السلام اے تو نے توڑا میر و سلطانِ کائناتوں
تو نے دوڑا یا رگِ مفلس میں جوئے موجِ خونوں

تیرے آنیسے ہوئی آقا بیتِ خار و زبوں
کاشفِ اسرارِ حقِ دانائے راز کافونوں

تھی تیری صبح ولادت یا تھی صبح انقلاب

اک نئی دنیا کا بانی ترا عزم پر شباب

اے غیبوں درو مندوں سبکوں کے چارہ ساز مرہم زخم جگر تھا تیرا حروف و نواز

باہزاراں جذب و مستی باہزاراں سوز و ساز ہر گھڑی رہتا تھا تو اک خلوتی بزم راز

گورہا الفقر و فخری ہی صدالب پہ تیرے

نام سے تیرے مگر ساونت تھراتے رہے

تیرے تابع دشت و دریا شجار و کوہ و بحر و بر بس تیرا ادنیٰ سا ایک اعجاز تھا شوق القمر

تو نے زائل کر دیا سرمایہ داری کا اثر السلام اے درحقیقت تو ہی تھا خیر البشر

السلام اے فضل بیزداں انتخاب اولیس

تو ہی لایا خالق ہستی کا پیغام حسین

تو نے پھر دل کو دنیا میں گدازی بخش دی غمگساری بخش دی ہاں چارہ سازی بخش دی

فطرت محمود کو شانِ ایازی بخش دی تو نے لمحاتِ طرب کو اک درازی بخش دی

السلام اے منبع انوار وحدت السلام

السلام اے ذات تیری جان رحمت السلام

حیدر مچھلی تھہری (.)



یا شہ ہر دوسرا ہوں آپ پر لاکھوں سلام یا امام الاتقیاء ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا نبی الانبیاء ہوں آپ پر لاکھوں سلام یا رسول مجتبیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 عرش کے مندرشیں ہوں آپ پر لاکھوں سلام رونق خلد بریں ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 رحمت اللعالمیں ہوں آپ پر لاکھوں سلام یا شفیع المذنبین ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 مالک کون مکان ہوں آپ پر لاکھوں سلام تاجدار انس و جاں ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 خاتم پیغمبران ہوں آپ پر لاکھوں سلام یا شہ عرش آستان ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 دو جہاں کے تاجور ہوں آپ پر لاکھوں سلام بادشاہ بکروبر ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 روز و شب نام و سحر ہوں آپ پر لاکھوں سلام خسر و خیر البشر ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

آپ محبوب خدا ہیں احمد مختار ہیں آپ سلطان ریل ہیں سید ابرار ہیں

آپ نور حق حبیب ایز و غفار ہیں آپ شاہ جزو کل ہیں سرور و سردار ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

تاجدار مر سلاں ہیں تاج والے آپ ہیں مسند آرائے دنی معراج والے آپ ہیں

ہفت اقلیم جہاں کے راج والے آپ ہیں غمزدوں کی بکسوں کی لاج والے آپ ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

ناتوانوں خستہ جانوں کے سہارا آپ ہیں آسرا دنیا و عقبیٰ میں ہمارا آپ ہیں

شاہِ خوبانِ جہاں وہ ماہِ پارا آپ ہیں مجلسِ روزِ جزا میں جلوہ آرا آپ ہیں

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

آپ یا شاہ ریل ہیں بکسوں کے غمگسار آپ عالم کے لئے ہیں رحمتِ پروردگار!

ہیں گرفتار مصائب آپ کے سب جانثار غمزدوں آفت رسیدوں کی شہاٹیں پیکار

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یورشیں ہر سمت سے ہیں ملت اسلام پر غم کی چھانی ہیں گھٹائیں امت ناکام پر

ہیں مظالم جا بجا امت کے خاص و عام پر ہیں نگاہیں و جہاں کی آپ کے اکرام پر

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

عالم کون و مکاں میں آپ کی ارفع ہے ذات آپ ہیں ختم رسل محبوب رب کائنات

آپ کے دسے دو عالم پاتے ہیں درس حیات آپ اگر جاہیں تو میں غم سے ہم پائیں نجات

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

خلق کی بگڑی ہوئی قسمت بنا دیتے ہیں آپ ہر گدا کو اس کی خواہش سے سول دیتے ہیں آپ

چشم رحمت سوزے گردوں جب اٹھاتے ہیں آپ قدرت حق اہل عالم کو دکھا دیتے ہیں آپ

یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام

یا حبیب کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام

ہے جہانِ حُسن دربارِ شہانہ آپ کا بزمِ خوبانِ جہاں میں ہے ترانہ آپ کا
 ذکر ہے کونین میں خانہ بحسانہ آپ کا آپ سلطانِ زماں ہیں ہرمانہ آپ کا
 یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا حبیبِ کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 عام ہے سرکار! فیضِ خسروانہ آپ کا فیضیابِ جو درحمت ہے زمانہ آپ کا
 ہو مدینے کاش!! ہر عاشقِ روانہ آپ کا ہے یہ حسرت ہم بھی دیکھیں آستانہ آپ کا
 یا محمد مصطفیٰ ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 یا حبیبِ کبریا ہوں آپ پر لاکھوں سلام
 ضیاء القادری

(۰)

كَشَفْتَ مِنْكَ ظُلْمَةَ الظُّلَمَاءِ
 أَنْتَ بَدْرُ الدُّجَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 إِنَّكَ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي
 إِنَّكَ مَدَدٌ عَاسِلٌ عَلَيْكَ



سلام اے رحمتہ للعالمین سرتاج گہبانی

سلام اے سروردنیا و دین مصباح عرفانی

سلام اے فضل بہانی سلام اے لطف رحمانی

سلام اے مہر حتمانی سلام اے ظل سبحانی

دیارتبہ تجھے خالق نے ختم المرسلین کا

رکھا لولاک کا سر پر ترے تاج جہانتبانی

بنایا جن کے مخلوقات سے تجکا وجیب اپنا

ہوئی ہر ذات سے تیری مکرّم نوبع انسانی

نہ ہوتا تو توبے معنی ہی رہتا لفظ ہستی کا

نہرے دم سے ملا کون و مکان کو و صف امکانی

تو کیا آیا جہاں میں امیر و اربید بالہ آیا
خدا نے لطف بے پایاں کیا بندوں پہ ارزانی

ہے رونق ذاتِ اقدس سے تری بارغِ نبوت میں
ترے نورِ مقدس نے اسے بخشی گل افشانی

ترا ہی نورِ مسعودِ ملائک تھا حقیقت میں
منور تھی ترے ہی نور سے آدم کی پیشانی

رسولوں کے لئے تیری غلامی باعثِ عزت
فرشتوں کے لئے ہے محنتِ تیرے در کی ربانی

فقیری پر تری قرباں ہے سلطانی شہنشاہی
غریبی میں تری بہنہاں ہے فغفور سی و خاقانی

تمیز بندہ و آقا ترے دم سے ہوتی ظاہر
سکھائیں تو نے انساں کو خصوصیات انسانی

نہ تھے جو راہ سے راقعت بنایا رہنما ان کو
ہو اقصیٰ ممالک سے ظہورِ نورِ ایمانی

زمانے کا مگر پھر ان دنوں بکھرا ہے شیرازہ
ہے زوروں پر جہاں میں پھر سے گمراہی و طغیانی

نہیں باقی پرستاروں میں تیرے اب جلاکت تیری
نہ اعجازِ میحالی نہ ہے شانِ سلیمانی

نظر اک بار پھر لطف و کرم کی کرا دھر مولیٰ
ہو نہر دینِ مستیم کی جہاں میں پھر درخشانی

مُسلمان پھر بے منظر ترے اقوال زریں کا
 جبیں پر اس کی پھر چمکیں مگر انوار قرآنی

گدائے بے نوا حافظ بھی ہے اک تراشیدانی
 ہے رگ رگ میں بجز اللہ تری الفت کی جولانی

حافظ ہزاروی

————— (۰) —————

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْمُصْطَفَى

أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



سلام اے پرتو نورِ ازل اے فضلِ یزدانی
سلام اے کائناتِ حُسن کی تنویرِ ربانی

سلام اے سستیِ افضل ترین نوعِ انسانی
کتابِ زندگی کے فردِ واحد جز و لاثانی

کہاں تیرے یہہ انوارِ تحبیبی کی فراوانی
کہاں انسان کے فکر و نظر کی تنگِ امانی

سلام اے بانیِ نوطِ سرزدِ تنورِ جہاں بانی
سلام اے تیری ٹھوکر میں وقارِ تاجِ سلطانی

سلام اے تیری کوشش سے مٹے سب نقشِ باطل کے
جو تھے سرمایہ داروں کے طلسماتِ ہوسِ رانی

سلام اے تیری ہستی کس قدر محبوب ہستی ہے
بشم دل نوازی عنہم گساری خندہ پیشانی

سلام اے تیری ہمدردی سے تیری چارہ جونی ہے
ہوئی رخصت زمانے سے مستعارِ غم کی ارذانی

سلام اے ضبط تیرا دیکھ کر بازارِ طائف میں
عویمیت پیشگی کی شان بھی ہے نحو حیرانی

شبِ معراج تاروں نے ترے جلوؤں کو دکھایا
نہیں جاتی اسی سے چشمِ انجم کی یہ حیرانی

سلام اے خُلق سے تیرے سلام اے لطف سے تیرے
صمیمی دوست بن جاتا تھا تیرا دشمن جانی

کوئی صدیق سے پوچھے کوئی فاروق سے پوچھے
تری اک اک حدیث پاک تھی تمغائے ایمانی

تھا دیکھا چشم موسیٰ نے جسے تیرا ہی جلوہ تھا
نہیں تھی شاخِ نخلِ طور کی وہ شعلہ افشانی

مے آقا سے معمور کر دے اپنے جلوؤں سے
کتابِ کبھی نہیں جاتی دل محسروں کی ویرانی

اُحد ہے نمایاں غزوة خندق سے ظاہر ہے
ترے کاموں کی دشواری تری ہمت کی آسانی

ادل سے تھی پریشیاں بزمِ ہستی تیری فرقت میں
وہ شب کی تیرہ روزی وہ سحر کی چاک دامانی

تمہے آنے سے رونق آگئی بازارِ امکاں میں
ہوئی آباد دنیا سے الم کی تجھ سے ویرانی

سلام اے تیرے آنے سے یوں ہی رنگِ جہاں بدلا
کہ جیسے صبحِ عشرت سے شبِ فتنہ کی طولانی

وہ وقتِ نزع بھی یا اُمتی یا اُمتی کہتا
دمِ آخر بھی تھی منظور امت کی نگہبانی

سلام اے آج تک ایسا کہیں دنیا نے دیکھا ہے
نمودِ شانِ قدت کا بقیدِ جسمِ انسانی

سلام اس پر سحر کر لیا کرتا تھا انساں کو
لبِ معجزِ بیاں کا جس کے اندازِ گل افشانی

سلام اے تو نے دشمن کو دعائیں دیں پتا ہیں دیں
تیری عادات میں شامل تھی شانِ عفو و رحمانی

زباںِ حیدر کی اور توصیفِ تیری اے شہِ عالم
بے خود کم مائیگی اس کی اسے وجہِ پیشانی
حیدر مچھلی شہری

— (۰) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى
الْمُسْتَرَبِّهِ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ إِلَى تَحْتِ النَّزَى
الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا مَضَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا بَقِيَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى

محبوب ذوالکرم تک میرا سلام لے جا

سلطان ذی حشم تک میرا سلام لے جا

میرے عرب عجم تک میرا سلام لے جا

دربارِ محترم تک میرا سلام لے جا

بادشاہِ حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہرامم تک میرا سلام لے جا

تو لے سدا بہار باغِ نعیمِ جنت

ہے چشمِ اہل حق میں موجِ نسیمِ جنت

تیری ہر اک لہکے، رشکِ نسیمِ جنت

گزرے کبھی جو سوئے شہرِ نسیمِ جنت

بادشاہِ حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہرامم تک میرا سلام لے جا

جب ہند سے روال ہو تو جانبِ مدینہ

خوشبو سے ہو معطر جب تیرا قلبِ سینہ

جب تیرے دامنوں میں پھولوں کا ہو خزمینہ

تجھ سے یہ التجاہے میری بصدِ قرینہ

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

تیا گلشنِ مدینہِ فہمت سے گر سفر ہو

طیبہ کی وادیوں میں جس دن ترا گذر ہو

جس روز سبز گنبد آیتنہ نظر ہو

ہے بات یہ ضروری جانے سے پیشتر ہو

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

تُو رازِ تہنیت ہے تو روحِ شادمانی

عنوانِ مدرسرت ہے تیری نعمِ خانی

کرتی ہے تو حرم میں دنیا کی ترجمانی

تجھ سے مری گزارش اتنی ہے منہ زبانی

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا بزمِ شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

تیری لطافتوں پر تیری نزاکتوں پر

عطرِ جنابِ تصدقِ قربانِ مشک و عنبر

تیری مہک کے صدقے جنت کا ہر گل تر

تجھ پر فدا شکونے کلیاں نثار تجھ پر

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا ہزم شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

جب تیری دسترس میں ہو سبز نار فارا

آئیں تجھے نظر جب طیبہ کے سنبستان

ہونے لگیں معطر جب تیرے حبیبِ داماں

روضہ کی نرہ تہوں پر اس وقت ہو کے قریاں

باد صبا حرم تک میرا سلام لے جا ہزم شہِ اُمم تک میرا سلام لے جا

پہونچے حدِ حرم تک جب تو بلطف ایزد

ہو جنبت نظر جب روضہ کا سبز گنبد

حاصل ہو جب یہ کیف نظارۂ محسد

فرط ادب کے اس دم کہہ کہہ کے یا محمدؐ

باد صبا نبی سے میرا سلام کہنا تو شاہِ ہاشمی سے میرا سلام کہنا

پڑھ کر ادب کے باب انور کو چوم لینا

صحنِ حرم کے ہر اک چہر کو چوم لینا

مسجد کے ہر ستوں کو ہر در کو چوم لینا

بجہ میں سر جھکا کر مہر کو چوم لینا

پھر اے صبا ادب کے میرا سلام کہنا شاہنشینہ عرب کے میرا سلام کہنا

روضہ کی جالیوں پر نظریں بچھا بچھا کر

فرشِ سرم کی جانب گردن جھکا جھکا کر

پردوں کو زنجیری میں دل سے لگا لگا کر

رودادِ مصائبِ بہیم سنا سنا کر

پھر اے صبا ادب سے میرا سلام کہنا شاہنشینہ عرب سے میرا سلام کہنا

کہنا کہ یا محمد یا مصطفیٰ خدا را

امت کرے کہاں تک ظلم و ستم گوارا

تیرے غلام آفتابا لکل ہیں بے سہارا

ان کی طرف ہو اب تو رحمت کا اک اشارا

پھر اے صبا ادب سے میرا سلام کہنا شاہنشینہ عرب سے میرا سلام کہنا

کہنا کہ سرورِ دین اے ہادی زمانہ

نیتے ستم رسیدہ خُتامِ کامنانہ

ہے طالبِ امان اب ہر غیر ہریگانہ

کہنا یہی ہے شاہِ فریاد آستانہ

پھر اے صبا ادب کے میرا سلام کہنا شاہنشینہ عرب سے میرا سلام کہنا
ضیاء القادری



سلام اے خادمہ قدرت کے نقشِ اولیں
سلام اے تاجدارِ کشورِ دینِ مبیں

سلام اے منظرِ ذاتِ جمالِ لم یزل
سلام اے فخرِ عالمِ زینتِ عرشِ بریں

سلام اے شاہِ عالمِ حاکمِ ارض و سما
سلام اے والہیٰ تسلیمِ چرخِ ہفتتین

سلام اے ابدِ مدام و انتہا کے رازِ داں
سلام اے مخزنِ اسرارِ قدرت کے امیں

سلام اے افتخارِ دُردمانِ ہاشمی
سلام اے خواجہ کونینِ ختمِ المرسلین

نیربرج رسالت گوہر درج شرف
صدر ایوان شفاعت سبز گنبد کے مکین

تو نے دنیا سے مٹایا امتیاز رنگ و نسل
بے نواؤں کو عطا کی شوکت دنیا و دیں

ساربانوں کو سکھائے تو نے راز مملکت
بادیہ پیمائوں کو تو نے کیا گردوں نشیں

بخش دی تو نے غلاموں کو قبائے خسروئی
راہزن جو تھے بنے وہ رہبر دنیا و دیں

اک نظر سے کشوردوں کو مسح کر لیا
اے سپہ سالار عالم سرور دنیا و دیں

پھر تری ملت کا شیرازہ پریشاں ہو چلا
المدد اے اتحاد آموز وحدت آفریں

اے مددگار غریباں تیری ملت کے لئے
زیر گردوں راحت و آرام کی صورت نہیں

کہہ رہا ہوں آج اپنے درد و غم کی داستاں
بکیسوں میں تاب جو آسماں ہوتی نہیں

عبدالکریم ثمر

مَدْحَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُرْسُلِيِّ

أَنْتَ خَيْرُ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثِ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى



السلام اے نور حق اے رحمت اللعالمین
اے پناہ بے پناہ اے شفیع المذنبین

السلام اے نور عالم نور رب العالمین
آپ کی ذات مقدس روئے قدرت کی جبین

السلام اے آفتاب گنبد خضریٰ نشیں
آپ کے قدموں سے ہے افلاک کے بالازمین

حیات وراثتی



○

نورِ حقِ نورِ مجتہدِ آپ پر لاکھوں سلام
 حامد و احمد محمدِ آپ پر لاکھوں سلام
 اے مدبرِ اے مجتہدِ آپ پر لاکھوں سلام
 اے حبیبِ ربِّ ایزدِ آپ پر لاکھوں سلام
 اے حسینِ عرشِ مسندِ آپ پر لاکھوں سلام اے مکینِ سبزِ گنبدِ آپ پر لاکھوں سلام
 فخرِ اسلاف و ابِ جدِ آپ پر لاکھوں سلام
 شافعِ ہر نیکی و ہر بدِ آپ پر لاکھوں سلام
 مطلعِ انوارِ سرورِ آپ پر لاکھوں سلام
 مرجمینِ حقِ سہی قدِ آپ پر لاکھوں سلام
 اے حسینِ عرشِ مسندِ آپ پر لاکھوں سلام اے مکینِ سبزِ گنبدِ آپ پر لاکھوں سلام
 مصطفیٰ سلطانِ بطحا آپ پر لاکھوں درود
 مالکِ مختار و مولا آپ پر لاکھوں درود
 اے خدائی بھکے آقا آپ پر لاکھوں درود
 اے شبِ اسرا کے دولہا آپ پر لاکھوں درود

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے غریبوں کے مہاراجا بکسوں کے دستگیر

چارہ سنا زرد دندان ناصبر برناؤ پیر

اے عرب کے چاند ارضِ بدر کے مہر منیر

کہتے ہیں فرطِ ادب سے بابِ جست کے فقیر

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے نسیم صبحِ طیبہ، اے نسیم گلستان

جن کے دامانِ قبا میں تازہ گلہائے جناں

چوم کر روضہ کی نورانی سنہری جالیاں

کہنا ہم خدام کی جانب سے با آہ و فعناں

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

اے حبیبِ رب اکرم اے شہِ گردوں مقام

اے مقامِ حمد کے نور شاہ اے خیر الما نام

کر کے رخ بہرِ سلامی جانبِ باب السلام

والہانہ شان سے کہتے ہیں مل کر خاص عام

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

رحمتہ للعالمین سنئے سلام بیکساں

کب سے ہیں آفتِ رسیدہ امتی صرفِ نغاں

کوئی دنیا میں نہیں خُندامِ در کا قدر داں

سب کا بلحا سب کا ماوا آپ کا ہے آستان

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

خانماں برباد ہیں ہم زارِ ہسم نادار ہم !

ہر حکومت کی نظر میں ہیں ذلیل و خوار ہم !

مفلس و محکوم ہیں ہم بکین و ناچار ہم !

ہیں سلامی کے لئے حاضر سربازِ ہسم !

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

یا رسول اللہ یا سلطانِ بزمِ کائنات

آپ کے خُندام کو اب ہے وبالِ جاں جیسا

دیکھتے قیدِ غلامی سے غلاموں کو نجسات

سنئے مظلوموں پریشاں حال بچاروں کی بات

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

رنجِ بہیم سہتے سہتے زلیست سے دل تنگے،

تھا کبھی پہلے وہی دنیا کا اب تک رنگ ہر

حق و باطل میں وہی اگلی سی اب تک جنگے،

آپ کی امت کی یہ آنازیہ آہنگ ہے۔

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

ہو خدا را امن و آسائش زمانہ کو عطا

یکجوتے اپنے غلاموں کے لئے حق سے دعا

گلشنِ اسلام میں آئے مدینہ کی ہوا

ہر چین ہر انجن سے آئے یہ پیہم صدا

اے حسین عرشِ مستند آپ پر لاکھوں سلام اے مکین سبز گنبد آپ پر لاکھوں سلام

ضیاء القادری

— () —

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمسِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم نو بہارِ شفا عت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمسِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسری کے دولہا پہ لاکھوں سلام
نو شترِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمسِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمسِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس کی تسکین سے روتے ہوئے سنیں پڑے اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جس کے آگے کچی گردنیں جھک گئیں اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بنیمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود ان کے اصحاب و عزت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولا کے ان پہ کروڑوں دُود
ان کے اصحابِ عزت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
صدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی، ہمسترانِ نبی
جانِ نشانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
زاہدِ احمدی پر ہزاروں دُود
دولتِ حسینِ حسرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 شیرِ شمشیرِ زن شاہِ خدیرِ شکن
 پر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 بنتِ صدیقِ آرامِ جانِ نبی
 اس حسیمِ برأت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 اس بولِ بگرِ پارہٴ مصطفیٰ
 مجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

سید امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی

سید امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سید امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی

سید امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 حسنِ محبتیٰ سیدِ الاسخیا راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 سیدِ کربلا شاہِ گلگونِ قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 حالِ نثارانِ بدر و احد پر درود حق گزرانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 کاش محشر میں جیب ان کی آمد ہو اور بھیبیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

خواجہ بریلوی

————— () —————



سلام اس پر جو ہے سردار کل اولاد آدم کا
سلام اس پر کہ جو باعث بنائے کوین عالم کا

سلام اس پر کہ جس نے گمراہوں کی رہنمائی کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں گدائی کی

سلام اس پر امیں کا جس کو دنیا نے لقب بخشا
سلام اس پر ہوا بچپن سے جس کے صدق کا چرچا

سلام اس پر زمانے سے مٹانی جس نے گمراہی
سلام اس پر سدا کی جس نے دشمن کی یہی خواہی

سلام اس پر مٹایا جس نے صدیوں کی عداوت کو
سلام اس پر دلوں میں بھردیا جس نے حلاوت کو

سلام اس پر نہ آیا عسبر بھر جس کو کبھی غصتہ
سلام اس پر کہ دنیا میں نہیں آیا کوئی اس سا

سلام اس پر کہ جس کو دیکھ کے بت اونڈھے گرتے تھے
سلام اس پر شجر بھی جس کے آگے سجدے کرتے تھے

سلام اس پر کہ ہفتوں جس کے گھر چولہا نہ جلتا تھا
سلام اس پر نمازوں میں جسے آرام ملتا تھا

سلام اس پر کہ جس کے پاؤں بھی سوجے نمازوں میں
سلام اس پر سرفہرست ہے جو پاک بازوں میں

سلام اس پر جو خود پیوند کپڑوں میں لگاتا تھا
سلام اس پر نہ کام اپنا کسی سے جو کراتا تھا

سلام اس پر جو خود پا پوش اپنے ٹانگ لیتا تھا
 سلام اس پر جو بکری آپ اپنی دوہ لیتا تھا

سلام اس پر نہ بچو نا چھ سال تھی میں کا کھجوروں کی
 سلام اس پر کہ کانٹوں کو بھی سمجھا بیج پھولوں کی

سلام اس پر جبری تھا جو کہ سچی بات کہنے میں
 سلام اس پر قومی تھا جو کہ تکلیفوں کے سہنے میں

سلام اس پر جسے چھوٹا بڑا ہر اک ستاتا تھا
 سلام اس پر جو راہِ حق میں لاکھوں دکھ اٹھاتا تھا

سلام اس پر لگے تپتے جسے طائف کی راہوں میں
 سلام اس پر کہ ڈالی او جھ میں پر روسیا ہوں نے

سلام اس پر لگے تھے استر بارہیں کی بُرائی میں
سلام اس پر ہوا زخمی احد کی جو لڑائی میں

سلام اس پر کہ جس کا گھر غریبوں کا ٹھکانہ تھا
سلام اس پر کہ جو لطف و عنایت کا خزانہ تھا

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسے دل سے چمٹائے
سلام اس پر اب نہیں بچنا جنہوں نے تیرے برساتے

سلام اس پر کہ جس کے منہ سے ہر دم بھول جھڑتے تھے
سلام اس پر کہ بکیس آسرا جس کا پکڑتے تھے

سلام اس پر یتیموں عاجزوں کا جو کہ تھا والی
سلام اس پر نہ لوٹا جس کے در سے کوئی بھی خالی

سلام اس پر ہو حنالیق سے ملا جو بے حسابانہ
سلام اس پر کہ ہے سارا جہاں ہی جس کا دیوانہ

سلام اس پر کہ کی جبریل نے جس کی جلو داری
سلام اس پر دو عالم کی ملی ہے جس کو سرداری

سلام اس پر خبیر دی جس کی ابراہیم و عیسیٰ نے
سلام اس پر پکارا جس کو مندر نے کلیسا نے

سلام اس پر بھی فارس کی آتش جس کے آنے سے
سلام اس پر مٹایا کفر کو جس نے زمانے سے

سلام اس پر جسے معراج کی حق نے کرامت دی
سلام اس پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی

سلام اس پرستوں خرم کار ویا، بحر میں جس کے
سلام اس پر فرشتے تلملے عشق میں جس کے

سلام اس پر روال انگشت سے چستے ہوئے جس کی
سلام اس پر عزاداری کو آئے خضر بھی جس کی

سلام اس پر کہ دو ٹکڑے کیا تھا چاند کو جس نے
سلام اس پر کہ تھا سورج کو پھر لوٹا لیا جس نے

سلام اس پر رسل نے جس کی سختی میں دہائی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگریزوں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ پایاں ہی نہیں جس کے خوارق کا
سلام اس پر جو ہو گا حشر میں شافع خلاق کا

سلام اس پر کہ ذات اس کی مجسم مہربانی ہے
سلام اس پر جہاں میں جو کہ خالق کی نشانی ہے

سلام اس پر کہ جس کا نام ہے دافع بلاؤں کا
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے ماحی خطاؤں کا

سلام اس پر کہ خالق سے ملایا جس نے بندوں کو
سلام اس پر کہ پاکیزہ بنایا جس نے گندوں کو

سلام اس پر کہ باطل کا ہے جس نے سر کچل ڈالا
سلام اس پر جہاں کا رنگ ہی جس نے بدل ڈالا

سلام اس پر کہ کفر و بت پرستی ختم کی جس نے
سلام اس پر کہ رسم قتل و ختم بند کی جس نے

سلام اس پر جہاں سے جس نے آکر شر مٹا ڈالا
سلام اس پر کہ گمراہوں کو جس نے راہ پر ڈالا

سلام اس پر کہ جس نے خیر سے دنیا کو بھر ڈالا
سلام اس پر غمناک کاروں کو جس نے نیک کر ڈالا

سلام اس پر کہ غیسروں کی غلامی جس نے چھڑوا دی
سلام اس پر کہ دی جس نے نویدِ طرب و آزادی

سلام اس پر جسے لو لاکے کا ہے تاجِ زمیں بندہ
سلام اس پر نبوتِ حشر تک ہے جس کی پائیندہ

سلام اس پر کہ ہو گا حشر میں جو ساقی کوثر
سلام اس پر پلاسے گا پیالے ہم کو جو بھر بھر

سلام اس پر لقب ہے رحمت للعالین جس کا
سلام اس پر کہ حافظ بھی ہے ادنیٰ امتی جس کا

سلام اے شافع محشر سلام اے رحمتوں والے
سلام اے ساقی کوثر سلام اے مدحتوں والے

حافظ ہزاروی

————— (.) —————

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ط

رسول سيد الكونين فتاح فاجر الله ط

المستغاث الى حضرة الله تعالى

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ط

السلام لے تاجدارِ دین و ایمان السلام
 السلام اے راہنما سے من و انساں السلام
 السلام اے شافعِ روزِ جزا ختمِ رسل
 امتِ عاصی کی کشتی کے نگہبان السلام
 السلام اے رحمتِ للعالمین نورِ خدا
 پیشوا سے مرسلین شاہِ رسولان السلام
 فرش سے تاعرش پہنچے جب شبِ معراج آپ
 حورو و علماں نے کہا خالق کے مہاں السلام
 کنت کنزاً مخفیاً کاراز کھولا آپ پر
 اے خدا کے لاڈلے اے اہلِ قرآن السلام
 جگمگادے پھر مرے دل کو تو اپنے نور سے
 اے بلالِ آرزو مہرِ درخشاں السلام
 یہ تمنا ہے کہوں روئے پہ جا کر میں محاسب
 لے رسولِ ہاشمی محبوبِ یزداں السلام
 (۔۔۔۔۔)



سلام اے سرور کونین اے اسلام کے رہبر
سلام اے نازشِ دوراں سلام اے ہادیِ اکبر

سلام اے باعثِ تکوین سترِ نوعِ انسانی
سلام اے وجہِ تخلیق سما و ارض و بحر و بر

جہاں میں آپ کی آمد سے خلق و لطف آئے ہیں
سلام اے رحمتِ للعالمین اے لطف کے پیکر

فقط اک آپ کی خوشبو سے سب شک گلستاں ہیں
یسنبل، یاسمن، ریحان، زنبق، لالہ و ازہر

مری تشنہ لبی کو آپ کا لطفِ نظر بس ہے
سلام اے فخرِ دو عالم، سلام اے ساتیِ کوثر

کہاں سے حسن و سیرت کا مرقع پائے گی دنیا
سلام اے نورِ ذات کبریٰ کے دائمی منظر

سلام اے نورِ پیشانیِ آدم، حنائم مرسل
خدا کے بعد قصتِ مختصر آپ افضل و اطہر

جہاں میں چار سو پھر نصب ہو اسلام کا پرچم
یہی ہے اک تمنائے قلوبِ امت مضطر

سلام اے باعثِ تکینِ قلب و دیدۂ خالد
سلام اے سیدِ خیر البشر، اے شافعِ محشر

خالد بنی

————— () —————



الصلوات والسلام اے اولینِ آخرین

الصلوات والسلام اے سرورِ سلطانِ دین

الصلوات والسلام اے صادق الوعد و امین

الصلوات والسلام اے صاحبِ تختِ نبوگین

الصلوات والسلام اے مرکزِ حقِ البقیں

عرشِ ہاتیرے و قدم کے فیض سے یہ سرزمین

درد کا کو روی



○

ہر وقت سلام ان پر ہر آن سلام ان پر
 جن پر کہ ہوا نازل قرآن، سلام ان پر
 صدیقؓ و عمرؓ والے عثمانؓ و علیؓ والے
 خالق کے شبِ امریٰ مہسماں، سلام ان پر
 کیا گنبدِ خضریٰ کی ہے شانِ مدینہ میں
 رحمت کا کھلا گویا ایوان، سلام ان پر
 بے جاں تھا بتِ آدمؑ تھے آپ بنی تب بھی
 جو ہیں سبھی نبیوں کے سلطان سلام ان پر
 تسلیم ہے تسلیماً تفہیم حضورِ می پر
 ہے صاف خداوندی فرمان سلام ان پر
 امت کا تو سرمایہ بس نامِ محمدؐ ہے
 مشکل کو جو کرتے ہیں آسان سلام ان پر
 محبوبِ خدا کہتے محنتار جہاں کہتے
 دائم کا تو ہے دائم ایساں، سلام ان پر
 دائم اقبال

○

در رسول پہ پہنچا صبا سلام علیک
بہت ادب کے یہ ہدیہ میرا سلام علیک

زمین چوم کے پھر آستان انور کی
مری طرف سے یہ کہنا صبا سلام علیک

ہر اک تڑپ مری عرفان کی تجھتی ہو
مجھے ہو درد کچھ ایسا عطا سلام علیک

ہمارے سینے بھی روشن ہوں رفتے انور سے
لقب ہے آپ کا شمس الضحیٰ سلام علیک

سیاہ قلب کی ہو جلتے دور تاریکی
ادھر بھی دیکھئے بدر الدجی سلام علیک

بہنایا آپ کو خالق نے خلعتِ لولاک
بلند آپ کا ہے مرتبہ سلامِ علیک

خدا کو دیکھ لیا جس نے آپ کو دیکھا
ہے صورت آپ کی نورِ خدا سلامِ علیک

خدا را کہتے کبریا سے پاک مجھے
ہلال کثرت کبریا سلامِ علیک

ہیں روئے پاک میں جلوے بھرے ہوئے ایسے
خدا ہیں آپ پر سب انبیاء سلامِ علیک

رسولوں اور نبیوں میں آپ کی آقا
نرالی شان ہے صلی علیہ سلامِ علیک

حضور آپ یقیناً خدا کے نائب ہیں
ہیں نائب آپ کے سب اولیاء سلام علیک

میں حضور سے سرور دل ہے ہر دم
ہواک جام اب ایسا عطا سلام علیک

جسے بھی دیکھوں جدھر دیکھوں آپ کو پاؤں
یہ آرزو ہے یہی مدعا سلام علیک

فنا کے بعد بقا کا ہو مرتبہ حاصل
قبول کیجئے یہہ التجا سلام علیک

جو جام عارفی رومی کو کل پلا یا تھا
حضور ہو وہ ہمیں بھی عطا سلام علیک

بجلا ہوں یا ہوں برا میں غرضکہ جیسا ہوں
مگر میں ہوں تو غلام آپ کا سلام علیک

وہ اپنی بجلیاں بھر دیتے رگ دل میں
کہ درد دل کا ہو اپنی دوا سلام علیک

درد کا کوروی

()

النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى رَسُولِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ
مُطِيبِ اللّٰهِ الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالَى
الضَّلْوَةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
السَّيِّدِ الْمُعَلَّى رَسُولِ نَبِيِّ الْخَافِقِينَ قَاسِمِ



سلام اے آمنہ کے لال ہسرو امن کے بانی
سلام اے حامل انسانیت تا جہا مسکانی

سلام اس پر اخوت کا سبق جس نے دیا ہم کو
سلام اس پر کیا کا نور جس نے ظلم کے غم کو

سلام اس پر محبت جس نے سکھلائی زمانے کو
سلام اس پر صداقت جس نے دکھلائی زمانے کو

سلام اس پر نہ دشمن سے کبھی جس نے برائی کی
سلام اس پر کہ عادت ڈال دی جس نے بھلائی کی

سلام اس پر کیا جس نے معزز ابن آدم کو
برابر حق دیتے جس نے تمام اقوام عالم کو

سلام اس پر نکالا جس نے ہم کو وہم باطل سے
جہاں میں زاویے جس نے بدل ڈالے تخیل کے

سلام اس پر امیں کا قوم نے جس کو لقب بخشا
مخالف کو بھی جس کے قول پر پورا بھروسہ تھا

سلام اس پر کہ جس نے زسیت کے آداب سکھلائے
جسے انسانیت کہتے ہیں وہ احساق بتلائے

سلام اس ذات پر جس نے غلامی سے نکالا ہے
کہ جس سے آج تک آزادیوں کا بول بالا ہے

بنایا ایک گلشن حریت کا سارے عالم کو
ٹھایا امتیاز رنگ و نسل ابن آدم کو

جو آواز آپ نے سارے زمانے کو سنائی ہے
صدراقت سے وہ پھیلی اور پہنچی اور باقی ہے

یہی آواز تو بنیادِ آزادی ہے عالم میں
کیا باہم نہ جائز فوقیت کو نسلِ آدم میں

مٹا دی ہر طرح تفریق آقا کی غلاموں کی
جماعت بھائی چارے سے بنا دی شاد کاموں کی

بصد خلق و محبت رحمت و شفقت کے در کھولے
علم توحید و ہمدردی کالے کر آپ یوں بولے

حسد بغض و عداوت اور نا انصافیاں چھوڑو
کوئی حالت ہو امن و آشتی سے تم نہ منہ بہ منہ چھوڑو

ہدایت آپ کی تھی اس طرح واضح اشاروں میں
 نہ گرنے پائے کوئی قوم مگر اسی کے غاروں میں

رعایا بادشاہ سب ایک تھے دربارِ حضرت میں
 نہ تھا محکوم کوئی اور نہ حاکم اس عدالت میں

وہ دنیا کو سکھائے آپ نے آدابِ محمودہ
 کہ ہیں مداح سب قومیں گزشتہ اور موجودہ

صد اقت سب نے قول و فعل میں جب ہر طرح دیکھی
 تو لبیک آپ کی آواز پر دنیا پکار اٹھی

یہ حالت تھی کہ حضرت نے امیرِ قوم ہو کر بھی
 ہمیشہ فتنہ و فاقہ میں گذاری زندگی ساری

نہ شاہی تمکنت تھی اور نہ رعوبت و اب سلطان
 نہایت لطف و اکرام و محبت کی تھی ارزانی
 صداقت کا اثر تھا سب در عالم کی باتوں میں
 کوئی تلوار کب تھی مصلح اعظم کے ہاتھوں میں
 نمایاں آپ میں حد درجہ خلق و انکساری تھی
 اسی سے آپ نے سارے جہاں پر فتح پائی تھی
 محبتوں کے اسی سے آپ مدوح اور آتائے
 اسی سے پیرووں کے آپ محند و مولا تھے
 غرض تھا فطرتاً اے درد مسک آپ کا ایسا
 کہ دنیا بھرنے رہے اور مصلح آپ کو سمجھا
 جہاں میں اب بھی اس شمع ہدایت کا اجالا ہے
 سکون و امن کا راستہ زمانے کو دکھاتا ہے

درد کا کردی

○

السلام اے سرورِ کونینِ فخرِ الانبیاء
السلام اے گوہرِ نایابِ احمدِ مجتبیٰ

السلام اے نورِ بزمِ ہستی و فخرِ الامم
السلام اے رونقِ بزمِ جہاںِ روحیِ فدا

عظمتِ کسریٰ و قیصر ہے ترے قدموں تلے
نورِ یزداںِ فخرِ موجوداتِ روحِ الاصفیاء

دو جہاں کی عظمتیں گوردورہِ فخرِ الامم
جگمگاتے چاند تارے فرشِ راہِ مصطفیٰ

اے کہ تیرے نور سے دھندلا گئے شمس و قمر
فخرِ ارضی رشکِ گردوں ہے مقدس نقشِ پا

اے سریر آرائے ملک دو جہاں خلقِ عظیم
تاج کی زیبائشوں سے تیری فطرت ماوری

تو نے معبودانِ باطل کی اڑائیں دھجیاں
درسِ توحیدِ حقیقت ابنِ آدم کو دیا

ابنِ آدم نے بشارتِ دی محمد آئیگی
تھا زمین و آسماں کو انتظاری مصطفیٰ

کفر کے کمزور ہاتھوں نے تجھے روکا، مگر
تجھ سے ٹکرا کر فنا ہوتے رہے ارضی خدا

مُرغِ خوش الحان بگو توصیفِ ختم المرسلین
نورِ عاصی گیسر دستِ رحمتہ للعالمین

نور الحق نور

۵

السلام اے رحمتُ للعالمین السلام اے غمگسارِ مذہبیں
 السلام اسرارِ وحدت کے امین السلام اے مُلہمِ جبلِ الملتین
 السلام آقا محمد مصطفیٰ
 السلام اے مجتبیٰ اے مرتضیٰ

السلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں السلام اے چشمہ فیضِ رواں
 السلام اے غمگسارِ بے کساں السلام اے چارہ سازِ دشمنان
 پیکرِ حسن و شرافتِ السلام
 حلیم و حُسن و رحم و الفتِ السلام

السلام اے بحرِ تسلیم و رضا السلام اے جانِ فخر و اتقا
 السلام اے تاجدارِ انبیا السلام اے منظرِ ذاتِ خدا
 السلام اے آخری پیغامبر
 السلام اے محسنِ نوعِ بشر

السلام لے مشفق و مشکل گشا
 السلام لے دستگیر بے نوا
 السلام لے غم زدوں کے آسرا
 السلام لے درد مندوں کی دوا
 السلام لے راحتِ قلبِ حزیں
 السلام لے حاصلِ ایمان و دین

لیکر آیا جو پیامِ آشتی
 جس نے کائی بیخِ استبداد کی
 جس نے روکی بت پرستی بت گری
 بند کی غارت گری، دخت گشتی
 جس نے باطل کو مٹایا السلام
 نامِ حق جس نے سُنایا السلام

شافعِ روزِ قیامت السلام
 مصدرِ صدق و امانت السلام
 مشعلِ راہِ اخوت السلام
 دشمنِ کفر و جہالت السلام
 اب تم کا لیجئے شاہِ اسلام
 خادمِ ادنیٰ کا لے آقا سلام
 قرآنِ حق تم

○

سلام اے ابنِ عبد اللہ سلام اے زینتِ مادر
سلام اے باعثِ دنیا سلام اے طاہر و اطہر

سلام اے ہادی و رہبر سلام اے احمد مرسل
سلام اے ہاشمی مکی سلام اے سید و افضل

سلام اے دین کے بانی سلام اے شاہِ روحانی
سلام اے حاملِ قرآن سلام اے نورِ ربانی

سلام اے حامیِ امت سلام اے صاحبِ جنت
سلام اے دافعِ کثرت سلام اے مائلِ وحدت

سلام اے فخرِ انسانی سلام اے ظلِ سبحانی
سلام اے بدرِ نورانی سلام اے نورِ ایمانی

عبد الحمید خان منظر

۵

آپ کیا تشریف لائے
 خلق کے مطلب برآئے
 مجھ سے وہ وہ دکھائے
 جو کسی نے بھی نہ پائے

یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک
 یا حبیب سلامٌ علیک صَلَّوْا۟ اِنَّہٗ عَلَیْکَ

اب بدلتے نہ مانے
 شرک ہوتا ہے روانے
 سب بطرز عاشقانے
 ہو کے خوش گائیں ترانے

یا نبی سلامٌ علیک یا رسول سلامٌ علیک
 یا حبیب سلامٌ علیک صَلَّوْا۟ اِنَّہٗ عَلَیْکَ

آپ محبوبِ خدا ہیں
 آپ شاہِ دوسرا ہیں

شامِ فرخ روزِ جنا میں

کیا بتاؤں آپ کیا ہیں

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلامُ عَلَیْکَ صَلَّوْا تَ اِلَیْهِ عَلَیْکَ

اے شہنشاہِ مدینہ

آسماں رکھتا ہے کیسے

بھر گیا داغوں سے سینہ

ہو گیا دشوارِ جینہ

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلامُ عَلَیْکَ صَلَّوْا تَ اِلَیْهِ عَلَیْکَ

کشتہ بیداد ہوں میں

عاشقِ ناشاد ہوں میں

خانماںِ برباد ہوں میں

بے کسی کی یاد ہوں میں

یا نبی سلامُ عَلَیْکَ یا رسول سلامُ عَلَیْکَ

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

درتک اے کاش ان کے جافل

اپنی بگڑی کو بناؤں

جو گذرتی ہے سناؤں

کھول کر سینہ دکھاؤں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

میں گرفتار بلا ہوں

میں روقبے نوا ہوں

بے کس و بے آشنا ہوں

آستانے پر پڑا ہوں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ

رُوقِ امروہوی

()

محبت کا منشا، حقیقت کا پردہ
نگاہوں کو کیسے نہ ہو جاے دھوکہ
کہیں چشم موسیٰ کہیں عکس جلوہ
کہ ہر عزم ہے آپ کا اک نمونہ

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

زمانے میں مفقود تھی آدمیت
ترپ اٹھا بے ساختہ نظمِ فطرت
بڑے کام آیا مذاقِ محبت
ظہور مبارک ہے تاسیسِ خلقت

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

کوئی زرخ نہیں ہے حقیقت کے خالی
زیادہ کہوں کیا میں شانِ جمالی
تصدق شرافت برابر ہے عالی
دو عالم میں ہیں آپ اپنے مثالی

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

عطا ہوا ذرا حاضری کا قرینہ
کرم ہو ذرا یا شہِ مُذنبینا
کہاں ہے مدینہ کدھر ہے مدینہ
کہ یکساں ہے فرقت میں جینا نہ جینا

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

نجانے بکاوؤں میں کیوں ہوں متید
ترپتے ہیں پہلو میں جذبات بے حد
خدا کے لئے میری حسرت نہ ہو رد
توجہ کا طائر لہلہا لے عرشِ مسند

ہزاروں سلام آپ پر یا محمدؐ

رشید القادری

رازدارِ نورِ وحدتِ آپ پر لاکھوں سلام
 آفتابِ دینِ فطرتِ آپ پر لاکھوں سلام
 آپ ہیں معراجِ انساں آپ پر لاکھوں سلام
 آپ ہیں عالم کی قسمتِ آپ پر لاکھوں سلام
 آپ کے پردے میں روشن ہے جمالِ لازوال
 آپ ہیں صنِ مشیتِ آپ پر لاکھوں سلام
 میرے سجدوں کو حیاتِ جاوداں خود مل گئی
 زندگی بخشِ ریاضتِ آپ پر لاکھوں سلام
 گرد کو بھی آگیا کسیرِ نئے کا شعور
 تاجدارِ آدمیتِ آپ پر لاکھوں سلام
 کعبہٴ اربابِ ہستی آپ پر لاکھوں درود
 قبلہٴ عشق و محبتِ آپ پر لاکھوں سلام
 جو ہر خستہ جگر کو بھی بلا لیجئے ذرا
 جلوۂ کن کی حقیقتِ آپ پر لاکھوں سلام

زین حسن جوہر

○

علیک السلام اے نگارِ مدینہ
 علیک السلام اے بہارِ مدینہ
 سلامؑ علیؑ عیسیٰؑ دردمنداں
 سلامؑ علیؑ غم گسارِ مدینہ
 سلام اے دُرِ شاہوارِ رسالت
 سلام اے گلِ نو بہارِ مدینہ
 مری خشک کھیتی پے اے کاشِ یارب
 برس جائے ابر بہارِ مدینہ
 الہی رخ و زلفِ احمد کا صدقہ
 دکھا مجکو لیل و نہارِ مدینہ

زاہد معینی

————— (.) —————

○

حضرت مصطفیٰ سلامٌ علیک
اشرف الانبیاء سلامٌ علیک

اے حبیبِ خدا سلامٌ علیک
مرحبا مرحبا سلامٌ علیک

تجھ پہ ہر دم درود لا محدود
رازدارِ خدا سلامٌ علیک

جاننا کون ہے سوائے خدا
مرتبہ آپ کا سلامٌ علیک

تم سا کب دوسرا جہاں میں ہے
رب ہے تم پر خدا سلامٌ علیک

نقشِ پستے ہے آپ کے کمتر
مرتبہ بہرہ کا سلامُ علیک

اللہ اشد رتبہ والا
شاہِ ہر دوسرا سلامُ علیک

آپ مسکین تو انہ میں مشہور
لیجئے نا دار کا سلامُ علیک

آفرینش کی ذات پر تیرے
ابتدا انتہا، سلامُ علیک

ماورائے حندا پہ حاکم ہو
کہتے ہیں سب سدا سلامُ علیک

آتے جاتے کہا کتے جب تریں
سرور انبیاء سلام علیک

ساری مخلوق کی زباں پر ہے
نامت کبریٰ سلام علیک

آپ یسین آپ طہ ہیں
مرتبہ مجتبیٰ سلام علیک

آپ کے سب غلام کہتے ہیں
اشرف الانبیاء سلام علیک

آفتاب آوروں پر چلے تو
ختم اب ہو گیا سلام علیک

_____ (.) _____
ولادہ اور وفات

○

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

الصلوة والسلام اے مالک ہر دو مہرا
الصلوة والسلام اے شاہ روز جزا

الصلوة والسلام اے شہنشاہ مرسلان

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

السلام اے احمد مرسل امام الانبیاء
السلام اے شاہ عالم اے محمد مصطفیٰ

آمنہ کے لائے عبداللہ کے روشن نشان

السلام اے جان جان اے منبع جود و سخا

الصلوة والسلام اے تاجدار دو جہاں

الصلوة والسلام اے سرور کون و مکان

السلام اے شاہ خویاں اے شفیع المذنبین
السلام اے دافع رنج و بلا حق کے امیں

الصلوة والسلام اے شاہ جن ضوفشان

السلام اے ناز جس پر کرتی ہے خلد بریں

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

اے کہ جس کی ذات سے سب نور پیدا ہو گیا
اے کہ جس کے حق پر امتد شیدا ہو گیا
اے کہ جس پر سترِ مخفی سب ہو پیدا ہو گیا
اے شہنشاہِ سیناں واقفِ سر بہاں

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

السلام اے قبیلہ کوثرین اے صدرِ علمی
السلام اے نور رب العالمین بدرِ المدحی
اپنے روضہ پر بلا لویا شہ نورِ ہمدی
عرضِ خدمت کر کے یہ کہتا ہے بھٹی نا تو ان

الصلوٰۃ والسلام اے تاجدارِ دو جہاں

الصلوٰۃ والسلام اے سرورِ کون جہاں

سکندر احمد بھٹی

(۰)



سلام لے سہا پہ مقصود ایمان نقل سبحانی
سلام لے مرقم خمستہ دلال اسے فضل ربانی

کسی جانب نگاہ ہے عجا با آنکہ نہیں سکتی
سلام اس پر کہ جس کا نام ہے روح درخشان

کمال منزل والین زلفت سست کی تفسیر میں
جمال سورہ یوسف رخ تاباں کی تابانی

مے بحدے اب اس کے پائے اقدس پر گزرتے ہیں
نچھا ورجس کی ہر ٹھوکر پر آئین جہاں بانی

بڑی مشکل میں ہے سید بڑی مشکل میں ہے سید
میسر ہو بیض پنجتن اس کو بھی آسانی

سید احمد الہ آبادی

○

سلام اے رحمتہ للعالمین محبوب سبحانی
 سلام اے سید لولاک شاہ النبی و جانی
 سلام اے شاہ امری شاہ النوار ربانی
 سلام اے نخل حق سرچشمہ الطاف یزدانی
 سلام اے فائز خلوت سرائے بی مع افتد
 سلام اے شاہ قوسین ودئی اے نور ربانی
 سلام اے نور حق فخر سلیمان نازش عیسیٰ
 شفیع المذنبین پشت پناہ نوع انسانی
 سلام اے مخزن علم لدن اے رازدان کن
 امیں راز وحدت واقع اسرار پناہی
 بہار جانفزا آنی تیرے قدموں کی برکت سے
 یہ خاستان ہستی بن گیا رشک گلستانی
 جلو میں اپنے لے کر رحمت پروردگار آیا
 دیا تو نے جہاں کو مشردہ الطاف ربانی

جہاں میں ظلمتِ باطل نظر آتی تھی ہر جانب
 مگر تو نے جلائی اس میں آکر شمع ایمانی
 نمایاں ہر طرف تو نے کیا توحید کا پرچم
 ہوئی تیری بدولت کفر کی دنیا میں ویرانی
 عجم کی نحو توں نے تیرے قدموں پر کئے سجده
 عرب کی سرکشی نے تیرے آگے رکھ دی پیشانی
 مٹائیں مجلس شرک و خودی کی رونقیں تو نے
 عطا کی پیکرلات و ہبیل کو لرزہ سامانی
 منے تثلیث کے غرتے ہوئے آتشکدے ٹھنڈے
 سلاطین زمانہ ہو گئے مصروف حیرانی
 مٹی رسم کہن دخت کشتی کی تیرے صدقے سے
 ہوئے پابند الفت افتراق و ظلم کے بانی
 مٹایا تو نے ہر آئین باطل کو زمانے سے
 بنایا آرزوئے حق کو بس زودین ایسانی

جو راہِ راست سے بہکے ہوئے وقتِ ہلاکت تھے
 چلایا راہ پر تو نے انہیں اے حضورِ ربانی
 بچائی تو نے کشتیِ نوح کی گردابِ طوفان سے
 مٹائی خضر اور الیاس کی بھی تشنہ سمانی
 شریکِ بزمِ یزدانی بنایا نوعِ انساں کو
 بنا کر تو نے اس کو مقصدِ تخلیقِ انسانی
 نوازش نے کیا تیری عطا اپنے غلاموں کو
 شکوہِ فیضِ سری۔ جاو کئی۔ اقبالِ خاقانی
 ترے اورجِ مدارج کا تعالیٰ اللہ کیا کہنا
 نہ تھی روحِ الایں کو بھی جہاں تابِ پرافشانی
 وہ ہیں احسان بے پایاں ترے اے محسنِ عظیم
 ادا کر ہی نہیں سکتا شکرِ نطقِ انسانی
 شہابِ بے نوا پر بھی نگاہِ لطفِ پرور ہو
 بنا ڈالا ہے ذروں کو بھی تو نے مہرِ تابانی

شہابِ علوی

(۰)

۵

السلام اے بود آدم را سبب
السلام اے حنلق عالم را سبب

السلام اے منظر انوار حق
السلام اے مصدر امرای حق

السلام اے پیشواے انبیاء
السلام اے مقتداے اولیاء

السلام اے زنده ارباب علم
السلام اے تدوے اصحاب علم

السلام اے گوہر تاج و تبول
السلام اے زینب معراج و تبول

السلام اے قبلہ گاہ اہل دین
السلام اے یاد شاہ مرسلین

السلام اے دستگیر بے کساں
السلام اے چارہ درد نہاں

السلام اے درد دل کے چارہ ساز
السلام اے خواجہ بے کس نواز

السلام اے شاہِ عظمت السلام
السلام اے ماہِ رفعت السلام

السلام اے شاہِ شایاں السلام
السلام اے جانِ جاناں السلام

(۰)

سلام اے عظمتِ کعبہ کی روح بے حجابانہ
 بتوں نے ڈھا دیا گھبرا کے خود تاسیس بتخانہ
 نگاہوں نے سمٹ کر ظلمتِ عالم مٹا ڈالی
 اداؤں نے مرتب کر دیا پر نور کاشانہ
 مرعی قسمت کبھی جب آپ کے روضہ سے چمکے گی
 نظر جائے گی گنبد پر بہ اندازِ کلیہ جمانہ
 مدینہ سے جو آتا ہے اسے سب کچھ سمجھتا ہوں
 میں دیوانہ ہوں لیکن ہوں بڑے مطلب کا دیوانہ
 سلام اس پر کہ جس کو بھیجتا ہے حق تعالیٰ خود
 کبھی تحفہ درودوں کا کبھی جلوؤں کا نذرانہ
 ذرا اچھی ہوئی سی اک نگاہ ناز، ہو جائے
 مذاقِ زندگی سے فطرت ہستی ہے بیگانہ
 بڑی حسرت سے طیبہ کی طرف جاتی ہے اک دنیا
 شہنشاہِ جہاں مجھ پر ہو الطواف کریمانہ

شفیق عجمی



سلام اس پر کہ ختم المرسلین جو بن کے آیا ہے
 سلام اس پر کہ دو عالم کو جس نے جگمگایا ہے
 سلام اس پر اخوت کا سبق جس نے دیا ہم کو
 سلام اس پر محبت کا سبق جس نے دیا ہم کو
 سلام اس پر کہ جس کے نام سے اسلام زندہ ہے
 سلام اس پر کہ جس کا شریک پیغام زندہ ہے
 سلام اس پر کہ جس کے جسم اطہر کا نہ سایا تھا
 سلام اس پر کہ جس نے عرش کو جا کر سجایا تھا
 سلام اس پر کہ جو دونوں جہاں کا مقتدا ٹھہرا
 سلام اس پر کہ جو کل انبیاء کا رہنما ٹھہرا
 سلام اس پر جو اپنے دشمنوں پر بھی مہرباں ہے
 سلام اس پر جو محشر میں سید بنجوتوں کا پر ساں ہے
 سلام اس پر شرف کی جان و دل قربان ہے جس پر
 سلام اس پر فدا کون و مکاں کی شان ہے جس پر

شرف شیخوپوری

شاعر کا لخت جگر محمد احمد پاشا بھمر چار سال سرزمین حیدر آباد کن
 میں قضاے الہی سے فوت ہو گیا۔ اس صدمہ سے جو اضطراب طبیعت
 میں پیدا ہوا۔ اس کو کسی صورت سکون ممکن نہ تھا۔ بالآخر یہ ہدیہ سلام
 بکھنور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم موجب تسکین خاطر ہوا۔ منظور ان کو
 ہوتی گر میری سرفرازی۔ احمد کو بخش دیا حق عمر کی درازی۔ احمد کے غم میں
 آنسو سب بہ چکے ہیں میرے۔ وغیرہ مقامات پر اسی مرحوم کی طرف اشارے ہیں۔

یثرب کو جانے والے طیبہ کو جانے والے

اے عازم مدینہ

آچیسر کر دکھا دوں تجھ کو میں اپنا سینہ

جو داغہائے غم سے

گلزار ہو رہا ہے

اور سوزش الم سے

دوزخ بنا ہوا ہے

اس در پہ جس گھڑی ہو حاصل تجھے رسائی
 جس وقت تجھ کو حاصل ہو فخر جبہ سائی
 امید تیکر دل کی ہر ایک ہو بر آئی

جب آنحضرت کی ہو
 حاصل تجھے حضوری
 تسکین پائے جب
 یہ تیری ناصبوری

اس وقت لے پامی میرا سلام کہنا
 میرا پیام کیا ہے! بس اک سلام کہنا
 بس اک سلام کہنا
 اور دل کو حقیقاً لینا

کچھ اور بھی کہوں میں اتنی نہیں ہے جرأت
 میں ان کے در پہ پہنچوں اتنی فقط ہے حسرت
 اس میرے حال کی بھی
 لیکن انہیں خبر ہے

اس روسیاء پر بھی

ان کی سدا نظر ہے

مت عرض حال کرنا میری طرف سے کوئی

میں چاہتا نہیں ہوں اس طرح اشک شونی

حال تہاہ میرا وہ جانتے ہیں سارا

تم ان کو مت سنانا قصہ مرا خدا را

گر ہو سکے تو ان تک

میرا پیام لے جا

میرا پیام کیا ہے

بس اک سلام لے جا

کیا ارمنستان دول میں اب کیا ہے پاس میرے؟

احمد کے غم میں آنسو سب بہ چکے ہیں میرے

یہ ایک آرزو تھی

نا کام جستجو تھی

قربان اس کو کرتا حرمت پہ ان کے دیں کی

اسراط مجھ پہ ہوتی سرمایہ یقین کی
 منظور ان کو ہوتی گر میری سرفرازی
 احمد کو بخش دیتا حق عسکر کی درازی

اب کیا ہے پاس میرے ؟
 کیا ارمانوں میں ؟
 اب اور کیا کروں میں ؟
 اب اور کیا کہوں میں ؟

ان پر بھی سب عیاں ہے کب ان سے کچھ تھاں ہے
 وہ جانتے ہیں سب کچھ پہچانتے ہیں سب کچھ
 کہنے کی کیا ضرورت

یہ میرے دل کی حسرت
 اے واہے دل کی حسرت ارمان و شوق و حسرت
 سب دل کے ساتھ رخصت

اب کیا دھرا ہے دلی میں ؟ حسرت کہاں ہے دل میں ؟
 کیفیستیں وہ دل کی

جمعیتیں تھیں دل کی

بر بادیاں یہ میری ناشادیاں یہ میری
ان پر بھی سب عیاں ہیں کب ان سے یہ نہاں ہیں

جو جو ملے تھے میرے

جو جو لولے تھے میرے

سب سرد ہو چکے ہیں سب غم سے ہو چکے ہیں
میں ان کو رو چکا ہوں وہ مج کو رو چکے ہیں

میلو کس پر نہیں میں

ہر دم ہے آس مج کو

ہرگز نہ کر سکے گی

خستہ ہر اس مج کو

میں کون ہوں؟ میں کیا ہوں؟ کچھ بھی نہیں ہوں لیکن

وہ کون ہیں؟ وہ کیا ہیں میں جانتا ہوں لیکن

پہچانتا ہوں لیکن

یہ بھی مجھے خبر ہے ان کی ادھر نظر ہے

اس واسطے پیامی

آقاتے دو جہاں کو

اتنا پیام لے جا

بس اک سلام لے جا

شہرہ جہاں میں ان کی دریا نوا لیوں کا

تانتا ہے ان کے درپر ہر دم سوا لیوں کا

لیکن سوال میرا

ہے عرض حال میرا

جب دل تھا پاس میرے تھیں اس میں آرزوئیں

اب دل نہیں تو ہوں گی اب کس میں آرزوئیں

نا کام آرزوئیں تھیں حنا م آرزوئیں

گر تجھ کو ہو ضرورت

یہ جنس خسام لے جا

شاید ترا ہی نکلے

کچھ ان سے کام لے جا

مہر زندگی بھی میری شرمندگی ہے میری
مجھ پر ہوئے اجیہرن یہ صبح و شام لے جا
جس میں نہیں صبوحی یہ میرا جام لے جا

میرا پیام لے جا
بس اک سلام لے جا
اے کاشش میری آنکھیں دریا کوئی بہائیں
دریا میں سیل آتا طوفان جب اٹھائیں

کشتی تری پیامی
اس سیل میں چلاتا
اس طرح تھکولے کر
ملک عرب کو جاتا

پر ختم ہو چکے ہیں سب حوصلے پیامی
ایک ایک رٹپکے ہیں سب ولولے پیامی

میں جسکو کیا بتاؤں؟
حال تباہ میرا
تو آپ دیکھتا جا
پر ان سے کچھ نہ کہنا

کہنا تو اے مسافر بس اک سلام کہنا
 منظور ہوا نہیں گر پھر ادبِ کبکشاں پر
 چمکے میرا ستارا

اس در پہ حاضری کا بھسکو بھی ہوا اشارا
 میں ان کے در پہ پہچوں اپنا سلام کہنا
 ہر درد مند دل کا ان سے پیام کہنا

فی الحال اے مسافر

اس شوقِ مضطرب کا اتنا پیام لے جا
 بس اک سلام لے جا

عبدالمجید شوق

(.)

لے احمد۔ محمد احمد پاشا مرحوم فرزند شاعر
 سے امت کے احوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کئے جاتے
 ہیں۔ بر نصی و جینایک علی ہوا لای شہیداً

○

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

سید و سلطان و مولا مالک و آفتا و داتا
آپ کا شریفیت لانا فضل بے حد ہے خدا کا

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

آمنہ خاتون کے پیارے دونوں عالم کے دلائے
بیکس امت کے سہارے بحر رحمت کے کنائے

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

شافع روز قیامت درۃ المتاج نبوت

سرور ختم الرسالت کیجئے چشم عنایت

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

ذات سبحانی کا صدقہ حیدر جانی کا صدقہ

شاہ جیلانی کا صدقہ نور عیشہ جانی کا صدقہ

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

صوفی خستہ پھر آئے آپ کو نعمتیں سنا مے
پھر کہیں جانے نہ پائے کہتا یہ بہ دنیا سے جا مے

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

صوفی وارثی

————— (.) —————



سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

قصر جنت کے مکین پر روز و شب لاکھوں سلام

عش کے مندرائیش پر روز و شب لاکھوں سلام

نور حق نور میں پر روز و شب لاکھوں سلام

شاہ افلاک زمیں پر روز و شب لاکھوں سلام

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

خاتم پیغمبران پر رات دن لاکھوں مسود

شاہ خوبان جہاں پر رات دن لاکھوں مسود

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جان پاک مصطفیٰ پر روز لاکھوں رحمتیں

روح محبوب خدا پر روز لاکھوں رحمتیں

شانع روز جزا پر روز لاکھوں رحمتیں

حضرت خیر الورا پر روز لاکھوں رحمتیں

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام

رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

ہیں جو نوشتاہ زمین آسماں ان پر سلام
 ہیں جو سردار رسولان زماں ان پر سلام
 ہیں جو عرش کبریا پر پہاں ان پر سلام
 ہیں جو محبوب خدائے انس و جان ان پر سلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

چاندنی راتوں میں تلمکے کرتے ہیں جن کو سلام
 جو ہیں ختم الانبیاء خیر البشر خیر الانام
 جن کے روضہ پر سلامی ہیں فرشتے صبح و شام
 جن کے بزم ناز میں کہتے ہیں مل کر ہم غلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

تیکسوں پر اپنے سب سے جن کا کرم ان پر سلام
 جو ہیں محبوب خدا شاہ امت ان پر سلام
 سنتے ہیں جو سب کی روداد الم ان پر سلام
 ہیں ہمالے دلیں جو ہیں جگے ہم ان پر سلام
 سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
 رحمتہ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

سننے ہیں جو ہم غیبوں کی صدا میں رات دن
سننے ہیں جو بکیوں کی التجا میں رات دن
کرتے ہیں امت کے حق میں جو دعائیں رات دن
جن کے در پر رہتی ہیں نوری نضائیں رات دن

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جن کے در پر ہیں سلامی تاجدارانِ جہاں
جن کے در پر سبز بادہ اہل ایمان جہاں
جن کے روضہ پر خدا سو جانِ خویاں جہاں
جن کے در پر کہتے ہیں مل مل کے شاہانِ جہاں

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

جن کی امت منزلِ دشواریں ہے آجکل
جن کی امت نرغہ اشرا میں ہے آجکل
جن کی امت وادی ہر خاریں ہے آجکل
جن کا ہر خادم اسی تکرار میں ہے آجکل

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

ہے مدینہ کی طرف رخ ہے نظر سوئے حرم! کہتے ہیں باہمدگر خدام سلطانِ امم
عاشقانِ مصطفیٰ اشیدائیانِ محترم جوشِ ایماں کا تقاضا ہی کہیں مل مل کے ہم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

دے ہمیں عشقِ رسولِ پاک کے ربِّ کریم کر عطا دل کو ولے صاحبِ خلقِ عظیم
ہم کو پہونچائے مدینہ میں براہِ مستقیم سرعجکا کر بابِ حمت پر کہے ذوقِ سلیم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

تیری رحمت سے کبھی تو اے خدائے ذوالکریم! آستانہ پر شہ لولاک کے حاضر ہوں ہم
جانبِ بابِ السلامِ پاک گزرن کر کے خم! بیخوردی میں ہم کہیں فرطِ ادب سے دم بدم

سرور دنیا و دین پر روز و شب لاکھوں سلام
رحمۃ للعالمین پر روز و شب لاکھوں سلام

صیابر القادری (۰)

۵

سلام اس پر کہ جس کی شان ہے محسوب ربانی
سلام اس پر کہ ہے ممنون جس کی نوع انسانی

سلام اس پر رخ فطرت کو جس نے تازگی بخشی
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کو زندگی بخشی

اطاعت کے لئے قرآن نے جس کا اسوہ فرمایا
کہا جو کچھ زباں سے جس نے وہ خود کر کے دکھلایا

اطاعت آپ کی طاعت ہے خلاقِ دو عالم کی!
اس نکتہ میں مضمربے نجات اولاد آدم کی

سلام اس پر کہ جس نے زبیرت کے انداز سکھلائے
سلام اس پر کہ جس نے معرفت کے راز بتلائے

کیا انسان کو جس نے آشنا اسرار وحدت سے
شنا سا کر دیا انسان کو انسان کی عظمت سے

سلام اس پر کہ جس کے بعد پھر کوئی نہ آئے گا
قیامت تک در نعمت کو انسان بند پائے گا

سلام اس پر جو سب نبیوں کا خاتم بن کے آیا ہے
جو دنیا میں خدا کا آخری پیغام لایا ہے

کہا ہے کبریا نے رحمتہ للعالمین جس کو
پکارا ہے خدا کے دشمنوں نے الایں جس کو

سلام اس پر کہ جس کی صوت سے انسانیت جاگی
اجالا ہو گیا ہر سو جہاں سے تیسرگی بھاگی

سلام اس پر کہ جس نے دہر سے ظلمت مٹا ڈالی
شب تاریک عالم کی سحر جس نے بنا ڈالی

سلا میں پیکر رحمت بنی پر عاصی امت کی
جو ہے محتاج محشر میں پیمبر کی شفاعت کی

سلام اس پر سراپا معصیت طالب جہاد کی
غلامی جس کی عقبتی میں سند ہے سرفرازی کی

طالب جہاد

خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط



سلام اے شمع وحدت اے چراغ بزم انسانی
سلام اے مہرِ بطحانی سلام اے ماہِ فارانی

سلام اے داؤدِ مدار کے محبوب بے ہمتا
سلام اے انقلابِ آموزِ مد پیرِ جہاں بانی

سلام اے مصلحِ اعظم سلام اے عادلِ اکبر
ہلا دمی آتے ہی تو نے اس فتنہ سامانی

سلام اے ناخدا کے کشتی امیدِ مظلوماں
سلام اے انکھ تو نے سب کو بخشا نورِ ایسانی

طالوت



۵

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے صاحبِ لطف و کرم السلام لے قاطع ہر بند و غم

السلام عالی ہمم و الاشیم السلام لے جانِ کعبہ السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے حاصل دنیا و دین السلام لے مالکِ خلدِ بریں

السلام لے جانِ عارفین السلام لے سب کے مولا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے بے مثال و بے نیاز السلام لے درو دل کے چارہ ساز

السلام لے واقفِ دنیا کے راز السلام لے میرے آقا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

السلام لے صدرِ بزمِ اولیا السلام لے فخرِ جملہ انبیاء

السلام لے ایتھار و انتہا بے نظیر و پاک و یکتا السلام

السلام لے شاہِ بطحا السلام

طاہرہ سلیم

— — — — —

۵

السلام اے ہادی برحق محمد مصطفیٰ
 السلام اے شافع روز جزا خیر الوریٰ
 السلام اے مکی ومدنی و احمد محبتی
 السلام اے مہبط روح الامین نور الہدیٰ

السلام اے منبع علم و ادب جو دو سخا

السلام اے رحمۃ للعالمین شاہ جہاں
 السلام اے فاتح و کشور کشائے دو جہاں
 السلام اے مطلع انوار و نور کن و کاں!
 السلام اے فخر موجودات و فخر قدسیاں

السلام اے مرکز مہر و کرم مہر و وفا

ہاں سلام اس پر کہ جس نے چاند دو ڈکڑے کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے سنگ کو گویا کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے ذروں کو صحرا کیا
 ہاں سلام اس پر کہ جس نے بکیوں کو شاہ کیا

ہاں سلام اس پر کہ جس کا طور تھا عرش خدا

کفر کی تاریک راتوں میں سویرا کر دیا
 اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
 عبد اور عبود میں رشتہ سا پیدا کر دیا
 دیر سے بچھڑے ہوئے بندوں کو بچا کر دیا

السلام اے مجھ پر صادق جیب کبریا

خاموشی بہتر ہے بند کے ثنا آساں نہیں
 جن کا طالب ہو خدا اس کا کوئی ذیشان نہیں
 پہلے نبیوں میں کوئی بھی قابلِ قراں نہیں
 شاہ ہیں جن کے گدا ایسا کوئی سلطان نہیں

السلام اے ملجا و ماویٰ امام الانبیاء

اے خدا اسلام کے امروز فردا ہوں وہی
 آج جو بیگانہ ہیں مذہب پیدا ہوں وہی
 مثلِ خالد صاحبِ ایمان پیدا ہوں وہی
 عشقِ والے صورتِ سلمان پیدا ہوں وہی

السلام اے باعثِ تخلیقِ بزمِ دوسرا

عبدالغفور اکبر

(۰)

○

السلام اے منظرِ نورِ خدا
السلام اے دینِ حق کے رہنما
السلام اے پیشوا اے انبیاء
السلام اے شافعِ روزِ جزا

السلام اے جانِ آدم السلام
السلام اے روحِ عالم السلام

السلام اے سالکِ عرشِ بریں
السلام اے غیرتِ ماہِ مبیں
السلام اے مالکِ فرشِ زمیں
السلام اے ہادیِ دینِ مستیں

السلام اے بادشاہِ انس و جاں
السلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں

السلام اے معدنِ جود و سخا
السلام اے لاقنِ رمزِ خدا
السلام اے مخزنِ صدق و وفا
السلام اے رازِ دارِ کبریا

السلام اے تاجدارِ مرسلاں
السلام اے شہرِ یارِ دو جہاں

السلام اے رہبرِ گم گشتگان
السلام اے چارہ سازِ بیجاں
السلام اے پردہ دارِ عاصیاں
السلام اے حامیِ دلدادگان

السلام اے مہرِ فوقی السلام
السلام اے ماہِ تختی السلام

عبدالمجید خاں فوقی

—————(۰)—————

أُولَىٰ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارِ بَيْنِ

خَادِمِ طَيْبِ اللَّهِ أَلْمُسْتَعَاثُ إِلَىٰ حَفَرَاتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ

السلام اے سرور دنیا و دین
السلام اے تاجدارِ مرسلین

السلام اے دستگیرِ بیکیاں
السلام اے چارہ سازِ عاجزاں

السلام اے رونقِ کون و مکاں
السلام اے جبِ تخلیقِ جہاں

السلام اے منبعِ خلق و شمیم
السلام اے مصدرِ فخرِ اتم

السلام اے ظلِّ ذاتِ کبریا
السلام اے مصطفیٰ و محبتی

السلام اے شمع بزم کائنات
السلام اے سر تکمین حیات

السلام اے دیدہ بیتائے ما
السلام اے جلوہ سینائے ما

السلام اے سید و مردار ما
السلام اے مالک و مختار ما

السلام اے ناصدکے کشتیم
السلام اے رہنمائے ہستیم

السلام اے مطلع انوارِ حق
السلام اے کاشف اسرارِ حق

السلام اے نور رب ذوالجلال
السلام اے صاحب عزت و کمال

گرچہ پُر از معصیت پُر از خطا
منفعل گشتہ کنم صدنا لہا

کن عطا یک قطرہ از بحر سخا
بیچ داند کوه کاہ خاک را

نالہ عرفان شہا منظور کن
رنج و اندوہ و الم کا فور کن

عرفان رضوی

————— (•) —————

○

روح سلطان امت پہ لاکھوں سلام
جان پاک رسالت پہ لاکھوں سلام

نور انوار قدرت پہ لاکھوں سلام
سراسر ابرو حدت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ مجتبیٰ سید الانبیاء
صدر بزم رسالت پہ لاکھوں سلام

احمد و حامد و حنا تم المرسلین
تاج فرق نبوت پہ لاکھوں سلام

حق کے پیارے محمدؐ حبیبِ خدا
شاہدِ عرشِ رفعت پہ لاکھوں سلام

تاجدارِ جنات مالک لامکان
مسند آرائے سبقت پہ لاکھوں سلام

نازش بزمِ اسلام و اسلامیات
ہادی دینِ فطرت پہ لاکھوں سلام

آئینہ دارِ دینِ حنیفِ خلیل !
حائل شانِ خلت پہ لاکھوں سلام

عطرِ جمعہ مجناتِ رسل
ہمہ تنِ حشرِ عادت پہ لاکھوں سلام

فاتحِ جنگِ احزاب و بدو و حنین !
صاحبِ فتح و نصرت پہ لاکھوں سلام

پڑھتے ہیں سورہ شمس روح الامیں!
مصحفِ رومے حضرت پہ لاکھوں سلام

فخرِ اسلافِ لختِ دلِ مَطْلِبِ
باشمی شان و شوکت پہ لاکھوں سلام

افتخارِ حجاز و متارِ قریش
الطی جاہ و عزت پہ لاکھوں سلام

آمنہ کا جسے چاند کہتی ہے حلق
اس مہ اوجِ عظمت پہ لاکھوں سلام

چاند تاروں کو جس سے ملیں تابشیں
اس کے جلوؤں کی وسعت پہ لاکھوں سلام

جس کے عارضہ و مہر حسن و جمال
اس حسین نور ظلمت پہ لاکھوں سلام

لیلتہ القدر میں نور حق بے عیساں
زلف و رخسار حضرت پہ لاکھوں سلام

جس کی عزت کے وعدے خدا نے لئے
اس کی توقیر و عزت پہ لاکھوں سلام

جس نے دیکھا جمال خدا بے حجاب
اس کی عینی شہادت پہ لاکھوں سلام

جس کا ہر سجدہ معراج صوم و سلوٰۃ!
اس کے ذوق عبادت پہ لاکھوں سلام

حق شناسی کے جس نے سکھاتے اصول
اس کے رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

نور ایمان ملا جس کے احکام سے
اس کی روشن شریعت پہ لاکھوں سلام

جس نے من زار قبیری کامزودہ دیا
اس کی نورانی تربیت پہ لاکھوں سلام

جس نے قائم مساوات کی خلق میں
اس کے درس اخوت پہ لاکھوں سلام

کی فنا جس نے تفسیر بق نسل و شرف
اس کے رنگِ مودت پہ لاکھوں سلام

ہر گنہ گار امتت پہ جو مہسریاں
اس کے اکرام و رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کا دیدار دیدار حق بے گماں!
اس کے رخ اس کی رویت پہ لاکھوں سلام
جس کے پیش نظر بخشش عاصیاں
اس کی شان شفاعت پہ لاکھوں سلام
در دمند عن سلامان آفت زدہ
مولس اہل امتت پہ لاکھوں سلام
جس کی ہر جنبش لب ہے وقف دعا
اس دعا اس اجابت پہ لاکھوں سلام
دست بستہ ضیا چل کے پھر کیجئے
اپنے آقا کی تربت پہ لاکھوں سلام

ضیاء القادری

۵

تمہیں عرب کی فضائیں سلام کہتی ہیں،
 تمہیں عجم کی ہوائیں سلام کہتی ہیں،
 بہار حسن عقیدت کے رول کر موقی
 آمنڈ کے کالی گھٹائیں سلام کہتی ہیں،
 لگا کے ڈالیاں کلیوں کی پڑھ رہی ہیں درود
 گلوں کی مست ادائیں سلام کہتی ہیں،
 بے لاج جن کی تمہارے ہی ہاتھ محشر میں
 وہی غریب ندائیں سلام کہتی ہیں !
 وسیلہ لے کے تمہارا قبولیت کے لئے
 شکستہ دل کی دعائیں سلام کہتی ہیں
 عطائیں دیکھیں تمہاری سلام عاصی پر
 بصد سُرور خطائیں سلام کہتی ہیں

عبدالسلام قادری

(۰)

السلام اے مقتدا سے مرسلین
 السلام اے رحمت للعالمین
 السلام اے صاحب خلق عظیم
 السلام اے معدن لطف عمیم
 السلام اے بحر علم من لدن
 السلام اے مخزن اسرار کن
 السلام اے قاب قوسینت مکان
 السلام اے درگہت در لامکان
 السلام اے چشمہ آب حیات
 السلام اے نور بخش ہر صفات
 السلام اے روتے تو بدر منیر
 السلام اے بوتے تو مشک و عبیر

عبدالکریم ہادی

()

O

سلام تجھ پہ کہ حق سے کلام تو نے کیا
 تمام سلسلہ نام تمام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ انسانیت کی قدروں کو
 عطا عروج و بقاء دے دوام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ ارض و سما کی وسعت میں
 تجلیات حقیقت کو عام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ مظلوم صنف نازک کا
 معاشرے میں معین ممتام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ اس غنصری وجود کے ساتھ
 حریم عرش عالی میں حسرام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ یکساں ہر ایک مذہب کا
 بحکم وحی عند احترام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ تطہیر ارض کی خاطر
 چراگے غار میں اکثر قیام تو نے کیا

سلام تجھ پہ کہ توحید کی بقا کے لئے
 خدا کی تیغ کو بھی بے نیام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ باطل کو دے کے فاش شکست
 بلند حق کا زمانے میں نام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ افضل ترین اور الہامی
 بساطِ ارض پہ برپا نظام تو نے کیا
 سلام تجھ پہ کہ شائستہ نظر کر کے
 مئے خبیر سے ہمیں شاد کام تو نے کیا
 اٹھیں گے پرے جب انوار کی نگاہوں سے
 حیات ملنے آئیں گی تیری راہوں سے

مصنّف گجراتی

— (۰) —

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

○

سلام اے ہادی برحق مسیح نوع انسانی
 سلام اے تاجدار حریت محبوب سبحانی
 سلام اے پردہ دار نوع انساں مرد لاثانی
 بنایا تیری ہمت نے جہاں میں کار ربانی
 عرب جس کی جہالت کا تھا چرچا سائے عالم میں
 تیری تعلیم نے ان کو دیا ہے اوج امکانی
 ہزاروں کوششیں باطل نے کیں جبکو مٹانے کی
 مگر باقی ہے اب تک دیکھ لو وہ نورِ یزدانی
 وہی جس نے کیا ادنیٰ اثناے سے قمر ٹکڑے
 وہی جس نے کہ دنیا کو سناے حکم ربانی
 وہی جس کو بلایا خود خدا نے عرشِ اعلیٰ پر
 سبحانی سورۃ والشمس سے خود جس کی پیشانی
 بچانی رکشتی اسلام طوفانِ حوادث سے
 کہیں اپنا سفینہ ہونہ جائے نذر طغیانی

عقیل نجفی

سلام ان پر جو دشمن کے لئے تکلیف پہنچتے تھے
صلوٰۃ ان پر جو بھوکوں کو کھلا کر بھوکے لہتے تھے
سلام ان پر کہ جن کی شان میں قرآن ہوا نازل
صلوٰۃ ان پر جنہیں مسراج جسمانی ہوئی حاصل
سلام ان پر جنہوں نے مفلسوں کی دستگیری کی
صلوٰۃ ان پر جنہوں نے بادشاہوں پر امیری کی
سلام ان پر کہ جو دونوں جہاں میں سب سے افضل ہیں
صلوٰۃ ان پر جو حستم المرسلین ہیں حسن اکمل ہیں
سلام ان پر جنہوں نے قاتلوں کو بھی اماں دی ہیں
اماں دے کر بہار دولت ایماں عطا کی ہے
سلام ان پر جو امت کے لئے غم روز کھاتے تھے
خدا سے بخشوانے کو ہر اک شب گڑ گڑاتے تھے
سلام ان پر جو اپنا کام اپنے ہاتھوں کرتے تھے
جو امت کے لئے جیتے تھے اور امت پر مرتے تھے

عقیل اٹاوی

۰

سلام اے شاہِ لطیف، سرورِ دنیا و دین تم پر
سلام اے نورِ حق اے سبز گبند کے مکین تم پر

سلام اے چشمہٴ نورِ ہدایت نور کے پیغمبر
سلام اے رحمتہٴ للعالمین اے شافعِ محشر

سلام اے آمنہؓ کے لاڈلے پیارے حلیمہؓ کے
سلام اے دل کی ٹھنڈک آنکھ کے تارے حلیمہؓ کے

سلام اے بے پناہ و بکس و مظلوم کے حامی
سلام اے درد مند و مفلس و محکوم کے حامی

سلام اے چھانٹنے والے گھٹا کنرو ضلالت کی
کہ تاریکی میں پھیلا دی ضیاء جس نے ہدایت کی

سلام اے ٹوٹے رشتہ کو خدا سے جوڑنے والے
 سلام اے کفر کی رنجبیر باطل توڑنے والے

سلام اس پر کہ جس سے نور پھیلا سارے عالم میں
 سلام اس پر کہ جس سے جان آئی جان عالم میں

سلام اس پر کہ ادنیٰ معجزہ شوق القمر جس کا
 سلام اس پر ہوا عرش الہی مستقر جس کا

سلام اس پر کہ عفو در گذر کا جو مرقع سکتا
 کہا جس نے ایسروں کو کہ اذہبوا الہم الطغاة

سلام اس پر کہ جس کی راہ میں کانٹے بچھاتے تھے
 سلام اس پر کہ گھسے لوگ بھی جس کو ستاتے تھے

سلام اس پر کہ جو بازارِ طائف میں ہوا زخمی
سلام اس پر کہ تپھر کھا کے بھی دشمن یہ کی نرمی

سلام اے رافت و رحمت کے پیکر اچھے پیغمبر
سلام اے وہ کہ آیا رحمتہ للعالمین بنکر

سلام اے بے پروں کو جس نے بخشا ذوق پروازی
گدائی پر تھے نازاں جسکے در کے طوسی و رازی

سلام اس پر کہ تھا صدیق اکبر ہم سفر جس کا
سلام اس پر کہ کلمہ گو ہوا عادل عمرہ جس کا

سلام اس پر کہ عثمانِ غنی شہ تھا جس کا شیدائی
سلام اس پر کہ جس کا حبیبہؓ کہہ رہا تھا بھائی

سلام اے احمد مختار اے اللہ کے دلبر
سلام اے اعلیٰ تہذیب تہذیب جملہ صحابہ پر

سلام اس پر کہ جن کی ذات تمام المرسلین ٹھہری
خدا کے دین کامل اور امانت کی امین ٹھہری

سلام اے گوہر مقصود رب العالمین تم پر
سلام اے میر وحدت اے سراج السالکین تم پر

سلامی فیض کے دل میں ضیا ایماں کی بھر دیجئے
گمراہی بح ظلمت میں خدا را اک نظر کیجئے

فیض ہاشمی

————— () —————



سلام اس ذات پر آیا جو بن کے رحمت عالم
 سلام اس ذات پر جس نے بڑھائی عزت عالم
 سلام اس ذات پر جس کا گزرتے آسمانوں میں
 سلام اس پر رخ فاروق پر جس کی ضیا پھیلی
 نگاہ جامع قرآن میں جس کی حیا پھیلی

سلام اس پر لبشر کو محرم نیرداں کیا جس نے
 سلام اس پر کہ حیوانوں کو بھی انساں کیا جس نے
 سلام اس پر کہ قہر کفر کو لرزاں کیا جس نے
 سلام اس نور پر جو دیدہ لعینوت میں چمکا
 سلام اس نور پر جو حضرت ابوبت میں چمکا

سلام اس پر خلیل اللہ کو تھی آرزو جس کی
 سلام اس پر جو یوسف میں جس کا نور تھا چمکا
 سلام اس پر سیا کے یہاں تھی گفتگو جس کی
 سلام اس پر دیدہ نوری کو ہر دم جستجو جس کی
 وہ نور النور جو آیت سنہ انوار معربہ ہے
 وروہ فہم النورانی میں نام اسکا محمد ہے

مسابق اکبر آبادی

○

سلام اے باعثِ تکوینِ عالمِ فخرِ انسانی
 سلام اے رحمتہ للعالمین اے شافعِ محشر
 سلام اے ہادیِ عالمِ سلام اے ظلِ سبحانی
 سلام اے شمعِ نورانی سلام اے فیضِ ربانی

سلام اے زینتِ عرشِ خدا اے صورِ بیداری
 سلام اے نعمتِ برحق سلام اے رحمتِ باری

سلام اے مہبطِ روحِ الامیں اے مطلعِ عرفان
 سلام اے قاسمِ گنجِ خدا اے وجدِ دو عالم
 سلام اے نورِ مطلق السلام اے معنیِ قرآن
 سلام اے پیشوا اے انبیاء اے رہبرِ امکاں

سلام اے مرکزِ انوارِ باری مصلحِ اعظم
 سلام اے منبعِ ایمان و مذہبِ حاصلِ آدم

فانی مراد آبادی

(۰)

○

سلام سرور کونین، قبلہ گاہِ حیات
 سلام، بارگاہِ کبریا کے عہدِ جلیل
 سلام، محرم انوارِ حسن و جلوہ ذات
 سلام، اہل عبادت کے طویل نجات
 سلام، باعثِ تکوین مشرقین و جہات
 سلام، احکامِ حلال و اکبر

سلام، عظمت اسرارِ معرفت کے امیں
 سلام، نورِ محبتِ سلامِ قدسِ صفات

سلام، مصحفِ قرآن کے شارحِ عظیم
 سلام، علمِ حقیقی کے بحرِ پایاں
 سلام، پیکرِ ہر و وفارِ خلقِ عمیم
 دلوں میں نورِ بصیرت سمودیا تو نے
 نشانِ جہلِ زمانے سے کھودیا تو نے
 دلوں میں بیجِ اخوت کما بودیا تو نے

سلام، نورِ صداقت کے خاورِ ازیلی
 ضلال و کفر کا ہر نقش دھودیا تو نے

سلام، بیکیں و ناداری کے انہیں و شفیق
 کرم ہے کافی تر ایک سو بلاؤں میں
 سلام محسنین اسلام، محور ایمان
 ترا ہی نور ہے کونین کی فضاؤں میں

سلام، بحر سخاوت کہ فیض سے تیرے
 شہنشی، تری دلہیز کے گداؤں میں

سلام مصدر اعجاز و منظر قدرت
 نقطہ اشک سے مہتاب ٹٹنے والے
 سلام نعمت تو حیدر کے سحر آموز
 بشر کو خواب گراں سے جھنجھوٹنے والے

سلام بچے تیرے سنوارنے والے
 سلام وقت کے زحاروں کو موٹنے والے

قاسم خورشید

————— () —————



سلام تم پہ صدرِ بزمِ کائناتِ السلام!
سلام اے رئیسِ دورِ مملکتِ السلام!

سلام فخرِ دو جہاں
سلام دو جہاں کی جاں
قیامِ فرسِ خاکِ پر
مقامِ فوقِ لامکاں
ترے حسینِ فقرِ پر
نثارِ شوکتِ شہاں
پہ گہِ قیسِ ویر
جہاں میں تیرا آستان

قاریاں مضمحلہ ہسکونِ بخش تیری ذات
سلام تم پہ صدرِ بزمِ کائناتِ السلام

ترے ظہورِ قدس سے
جنابِ حق کو اقتدار
ترے طلوع سے ہوتی
تجارتِ کھنڈتار تار
دہی ہوتی صدیقیتیں
مٹی ہوتی سعادتیں
چھپی ہوتی حقیقتیں
تری نظر سے آشکار

تری جہیں کی تاج کے فروغِ مشعلِ حیات
سلام تم پہ صدرِ بزمِ کائناتِ السلام

ترے مقابلے پہ سرکشان کفر ڈٹ گئے
مخاصمت کے پتھروں سے ہلگزارا گئے
مگر یہ کیا بندھا سماں،
وہ تلمتوں کی آندھیوں
وہ تندوتار سے دغا
کہ خود بہ خود ہی چھٹ گئے
زمانہ دیکھتا گیا
چہ ہاڑ رہ سے ہٹ گئے

مگر غلط نہ ہو سکی ترے دہن کی پاک بات
سلام تم پہ صدر بزم کائنات السلام

(۰)

زمین کے شرق و غرب پر
ترے مشکوہ کا علم
سماک آسمان جھک کے چوم
لے ترا قدم
حریم انس خاص و عام
سپیدگوں، سیاہ فام
ترے خدام، ترے غلام
عرب ہو یا کہ عجم
تو کاروان آدمی کا ہے
امیر مختتم

تری شہنشاہی میں ہے یہ کارگاہ شش جہات
سلام تم پہ صدر بزم کائنات السلام

(۰)

سلام و حسرتِ خُدا
 سلام بارغِ آدمی
 سلام فخرِ اتقیا !
 سلام عرشِ انبیاء
 سلام سترِ کبریا
 سلام پر تو ازل
 کے پاسباں سلام ہو !
 کے بانگباں سلام ہو !
 سلا زیبِ اصفیا !
 کے حکمراں سلام ہو !
 کے رازواں سلام ہو !
 سلام منطہٴ صفات

سلام تم پہ صدرِ بزمِ کائناتِ السلام
 سلام اے رئیسِ دورِ ممکناتِ السلام

عبدالرشیدی کوکتب

()

سَيِّدِي يَا جَبِيِّي مَوْلَانِي

لَكَ رُوحِي فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ



سلام اے نور کے پیکر حبیب خالق برتر
سلام اے ساقی کوثر سلام اے شافع محشر

سلام اے خوب تر محبوب تر مطلوب تر بندے
سلام اے گوہر حکیتا سلام اے جوہر بیکسر

زین و آسماں تیرے مکان و لامکان تیرے
جبین آسماں خم ہے تری درگاہ عالی پر

کرم کو اے کرم پرور کرم سے بے بہا کر دے
غلام با و ناکر دے۔ محبت آشنا کر دے
کرم

————— (.) —————

۵

غم کے ماروں کے غمگسار سلام بے قراروں کے صدر قرار سلام
 اے مدینہ کے تاجدار سلام

چاک داماں کے بچشم تر آئے ہیں تیرے آستانے پر
 پیش کرنے گناہ گار سلام

فخر عالم شیرِ جاز ہے تو دیں شکستوں کا چارہ ساز ہے تو
 تجھ پہ خوب بے شمار سلام

اے سرِ پائے جلوۂ یزداں تجھ سے قائم ہے نظم کون و مکاں
 اے دو عالم کے اعتبار سلام

اے بنائے جمال لوح و قلم حق کے محبوب سرورِ عالم
 اے شہنشاہِ ذی وقتار سلام

جلوۂ حسن لامکاں ہے تو وجہ تخلیق دو جہاں ہے تو
 کنت کنزاً کے راز دار سلام

تو نے کلیوں کو دل کشتی بخشی تو نے پھولوں کو تازگی بخشی
 گلشنِ خلد کی بہار سلام

اس میں تخصیص کیا ہے کامل کی تجھ پہ پڑھتے ہیں اے مرہِ خوبی
 موج و دریاؤ کہسار سلام

کامل صدیقی

— (۰) —

النَّبِيُّ الْمُرَكَّبِيُّ رَسُولُ تَابِجِ الْحَرَمَيْنِ نَايِبُ طَاهِرِ اللَّهِ

أَمْسَتَاتُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

○

سلام اس پر کہ جس نے فیض کے چشمے بہائے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے علم کے موتی لٹائے ہیں

سلام اس پر کہ جس نے نور کی شمع جلائی ہے
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی ظلمت مٹائی ہے

سلام اس پر کہ جس نے تاج بخشا بے نواؤں کو
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی دی غلاموں کو

سلام اس پر کہ جس نے ادن منی کی صدرا پائی
سلام اس پر الم نشرح جس کی شان میں آئی

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں دولت ہے نہ ثروت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات میں شفقت، مروت ہے

سلام اس پر کہ جس کے نور کا ہر جسا اجالا ہے
 سلام اس پر کہ جس کا خلق بھی سب سے نرالا ہے

سلام اس پر کہ جس کا جھونپڑا قصہ شہانہ ہے
 سلام اس پر جو ہر مظلوم و بیچارے کا چارہ ہے

سلام اس پر لقب ہے رحمت للعالمین جس کا
 سلام اس پر خطب ہے افضل و خیر الامین جس کا

سلام اس پر ضیاء کو فیض سے جس نے نوازا ہے
 سلام اس پر کہ ہر شاہ و گدرا پہ جس کا سایا ہے

کریم بخش ضیاء

—————(۰)—————

یا حبیب خدا مالک بحر و بر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

آپ محبوب حق آپ سلطان ہیں
آپ عرش الہی کے مستنشین!
آپ نوشاہ ایوان حسد بریں!
آپ نخل حسد آپ نور میں!

اے سراج حرم بدر کے تاجور
یا محمد شہنشاہ جن و بشر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

سید المرسلین خاتم الانبیاء
تاجدار دوعالم حبیب خدا
احمد و حامد و مجتبیٰ مصطفیٰ
بادی بزم کونین خیر الورا!

شاہ کون مکان خلق کے راہبر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر

روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا نبی شافع روز عشر ہیں آپ
مصطفیٰ ساقی حوض کوثر ہیں آپ
عاشق رب ہیں محبوب داور ہیں آپ
انبیاء و رسل سب کے سرور ہیں آپ

تاج معراج ہے آپ کے زیر سر
یا محمد شہنشاہ جن و بشر

روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

دو جہاں میں رسالت ہے عام آپ کی
شان رشد و ہدایت ہے عام آپ کی
بزم امکاں میں رحمت ہے عام آپ کی
عامیوں کو شفاعت ہے عام آپ کی

جہریاں آپ ہیں ہر گنہگار پر
روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

بیکسوں غم زدوں کے سہارا ہیں آپ

دو جہاں میں وسیلہ ہمارا ہیں آپ

بیت مہمور میں جلوہ آرا ہیں آپ

لاکھ پردوں میں بھی آشکارا ہیں آپ

آپ آفت رسیدوں کے ہیں چارہ گر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

مبتلائے الم ہیں عظام آپ کے

مخو غم ہیں فدائی ممتام آپ کے

سخت آفت میں ہیں تشنگام آپ کے

دل شکستہ ہیں سب خاص و عام آپ کے

لو خدا را عظاموں کی اپنے خیر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

نامرادوں کی امداد فرمائیے
 دوریہ دور بیداد فرمائیے
 غم سے امت کو آزاد فرمائیے
 غم نصیبوں کے دل شاد فرمائیے

ہے پیام سکوں آپ کی ہر نظر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

سنیے فریاد قوم دل انگار کی
 دیکھئے بیکی مسلم زار کی
 وقت آخربے گم نبض بیمار کی
 لاج رکھئے عنسلامان لاچار کی

لیجئے جان عیسے ہمار سی خبر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 آپ ارباب حاجت کے ہیں چارہ ساز

مولن بیکیاں آپ بیکس نواز
 آپ سے ملتی ہیں یہ اہل نیساہ
 جلد بلوائے سوئے ارض حجاز

کہتے ہیں کس محبت سے شوریدہ سر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

عرض مقبول یہ کاشس سرکار ہو
 حاضری پھر مدینہ کی اک بار ہو
 پھر مجھے آستانہ کا دیدار ہو
 سامنے سبز گنبد ہو دربار ہو!

پھر ضیاء میں کہوں جالیساں چوم کر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر
 یا محمد شہنشاہ جن و بشر
 روز لاکھوں ہزاروں سلام آپ پر

ضیاء القادری

————— () —————

○

سلام اے کالی کھلی والے، سلام اے آمنہ کے پیارے
سلام اے نازشِ دو عالم، سلام اے رہنما ہمارے

سلام اے آفتابِ شرب، سلام اے تاجدارِ بطحا
سلام اے بکھیوں کے بولس غریبِ نادار کے سہارے

سلام اے خاتم نبوت سلام سرچشمہ اخوت
سلام اے خاورِ مروت سلام کون و مکاں کے پیارے

زبان تیری کتابِ ناطق، کلام تیرا پیامِ خالق
کیا تجھے گر خدا نے صادق زمانہ تجھ کو اپنی پکارے

ترا تکلم حدیثِ ایماں، ترا تبسم سرورِ عرفاں
ترے تجل نے چشمِ آدم میں عفتوں کے چمن اُجلائے

دلوں کو پر نور کرنے والے نگاہ کو طور کرنے والے
ترے سوا کس کی شان مجھ پر یہ کہ چاند کے ہو گئے دو پاسے

خدا نے خود تیری شان میں ہے صحیفہ قرآن کا اتارا
پیام اسلام دے کے تو نے حیات کے قافلے سنولے

سلام صہبائی کا بھی مولا مقبول ہوا زرہ تلمطف
ادھر بھی رحمت کی بھیک آقا کہ بیٹھا جمولی کو ہوں پیاسے

لیاقت صہبائی

————— (.) —————

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا يَنْبَأُ رَسُولُ جَدِّ الطَّيِّبِينَ الْحَسَنِ وَ

○

السلام السلام اے حبیبِ خدا
السلام السلام اے شفیع الورا

نور حق ظل رب العلاء السلام
تاجدار تمام انبیاء السلام
شاہِ دین سرورِ وسرا السلام
رہنمایانِ عالم کے اے رہنما
السلام السلام اے حبیبِ خدا

السلام اے شہنشاہِ کون و مکان
السلام اے سکونِ دل و اشتغال
السلام اے بنائے زمین و زمان
بیکسوں بے بہاروں کے حاجت روا
السلام السلام اے حبیبِ خدا

حق کے پیارے پیغمبرِ سلام و علیک
شافعِ روزِ محشر سلام و علیک
ساقی آبِ کوثر سلام و علیک
شاہِ دنیا و دین سیدِ الاصفیا
السلام السلام اے حبیبِ خدا

شاہ والا حسب شاہ اعلیٰ نسب
 رب کو محبوب تم تم کو محبوب رب
 ماہر علم کو نین امی لہتیب
 تم خدا کے پوتے اور تمہارا خدا
 السلام السلام اے حبیب خدا

زلت شبیگوں سے والیل لپیٹی ہوتی
 اور آنکھوں میں مازاغ کی روشنی
 روتے تاباں پتہ تویر والہ فجر کی
 تاج انا فتحنا سے سے سجا
 السلام السلام اے حبیب خدا

شکل کعبہ میں بدلی فضا دہر کی
 فرش تو فرش ہے عرش کی سیر کی
 شمر مٹا کر بنا ڈال دی تیر کی
 دونوں عالم میں ڈنکا تمہارا بجا
 السلام السلام اے حبیب خدا

چاہ میں جو مہت ساری گرفتار ہیں
 یا سبھا بھی ہوں گے جو بیمار ہیں
 دوران سے زلزلے کے افکار ہیں
 بادشاہوں سے بہتر تمہارے گدا
 السلام السلام اے حبیب خدا

جان کو اب بچائیں کہ ایمان کو
لاگ ہے کشتی دین سے طوفان کو
اپنی اپنی پڑھی ہے ہر انسان کو
غرق ہونے سے اس کو بچا لو شہا
السلام السلام اے حبیب خدا

اس قدر تم خدا کے دلائے ہوئے
ہے منظر بھی دامن سپاے ہوئے
وہ خدا کے ہوئے جو تمہارے ہوئے
بھیک جلوؤں کی ہو جگے اس کو عطا
السلام السلام اے حبیب خدا

منظر وارثی

— (.) —

الْحُسَيْنِ دَاعٍ مُطَقَّرُ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ
إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةَ
وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيَّ

۵

سلام اے احمد مرسل سلام اے فضل یزدانی
سلام اے سرور کونین و عزیزہ و جاہ انسانی

ہوں لاکھوں رحمتیں، فخر الرسل تیری بڑی شان پر
سلام اے زندگی کی روح اے انوارِ تابانی

یقین کے صورت سے تم نے کیا بیدار دنیا کو
سلام اے ماہِ کامل بدرِ عالم نورِ ربانی

حبیبِ کبریٰ نور الہدیٰ پیغمبرِ عظیم
سلام اے عظمتِ شمسِ لضمیٰ محبوبِ رحمانی

بلا مجھ کو دیارِ خویش میں اے فخرِ دو عالم
سلام اے امتی و عالم سلام اے خلیلِ سبحانی
سابع منظری

○

سلام اس پر نہیں ہمسر کوئی جس کا رسولوں میں
 نہ ایسا چاند گردوں پر نہ ایسا پھول پھولوں میں
 سلام اس پر سنوارا جس نے آکر زلف گیتی کو
 کیا شاداب جس کے فیض نے ہر دل کی کھیتی کو
 سلام اس پر سُنائی زندگی کی راگنی جس نے
 عطا کی ظلمت آبادِ جہاں کو روشنی جس نے
 سلام اس پر دیا جس نے سہارا آدمیت کو
 بنائے حریت ڈالی ابھارا آدمیت کو
 سلام اس پر جو دنیا میں محبت کا نمونہ تھا
 رواداری کا حامل تھا شرافت کا نمونہ تھا
 سلام اس پر دکھ یا حق کا ہم کو راستہ جس نے
 کیا مخلوق کا خالق سے پیدا واسطہ جس نے
 سلام اس پر درود اس پر سلام اس پر درود اس پر
 جو آیا تھا جہاں میں رحمت للعالمین بن کر

منظور احمد منظور

(۰)

○

سلام اے ساتی کونین و نور عرصت محشر
 سلام اے مقصد ایمان سلام اے مرضی داور
 سلام اے عالم علم لدنی، امی دوراں
 سلام اے انبیائے سلف کے مخزن و مصلد
 سلام اے رحمت مطلق کے حاصل رمز بے پایاں
 سلام اے افضل دنیا و دین مقصود ہر رہبر
 سلام اے کاشف اسرار نجد و خبر صادق
 جو کچھ شاعر سمجھتا ہے تم اس سے بھی ہو بالاتر
 بنائے دو جہاں جس وقت آئی ذہن قدرت میں
 تمہارے نام نامی کی شعاعیں تھیں کرم گستر
 بہت بیتاب ہے بے کیف ہے دنیا کا نظارہ
 ذرا پھراک جھلک دکھلائیے اے شافع محشر
 کرم محمود پر اے شاہ شاہاں اور کب ہوگا
 تڑپنے کی بھی طاقت اب نہیں رکھتا دل مفطر

محمود قریشی

O

مخزن یمن وسعدت آپ پر لاکھوں سلام
 اے گنہگاروں کی دولت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ جس ذرے کو ٹھوکر دیں سلیماں بخت ہو
 آپ ہیں آئین قدرت آپ پر لاکھوں سلام
 حق تو یہ ہے بھیجتا ہے حنا لوق کون و مکاں
 اے شہنشاہ رسالت آپ پر لاکھوں سلام
 کفر کی ظلمت سمٹ کر نور وحدت ہو گئی
 روح بخش بزم حسرت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ سے پہلے یہ انسانوں کی دنیا ہی نہ تھی
 منزل ہستی کی عظمت آپ پر لاکھوں سلام
 آپ کے حسنین وزہرا پر درود بے حساب
 آیتہ دار حقیقت آپ پر لاکھوں سلام
 مفطر بیستاب کو اچھی طرح معلوم ہے
 آپ کی گلیاں ہیں جنت آپ پر لاکھوں سلام

محمد حبیب اللہ مفطر

(۰)

○

سلام ان پر کہ جن کی ذات پر تران ہوا نازل
سلام ان پر فرشتے رفعتوں کے جن کی تھے قاتل

سلام ان پر ہے جن کا نام کلمہ میں اذانوں میں
سلام ان پر خدا خود بھی ہے جن کے قدر دانوں میں

سلام ان پر لقب ہے رحمتہ العالمین جن کا
سلام ان پر پسند حق ہوا دین و مہبیس جن کا

سلام ان پر کہ اُمّی کہتی ہے جن کو سبھی دنیا
سلام ان پر جنہوں نے ہم کو علم مفت بخشا

سلام ان پر جنہوں نے گم بہوں کو کر دیا ہادی
سلام ان پر مسیحائی جنہوں نے مردوں کو بخشا

سلام ان پر جنہوں نے چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے
 سلام ان پر بنے جو چاند اور سب انبیا ہالے

سلام ان پر سنا نعمتہ جنہوں نے اُدنِ منیٰ کا
 سلام ان پر دیا مژدہ جنہوں نے فقرِ مخسریٰ کا

سلام ان پر شفاعت کا جو سہرا سکر بانڈھیں گے
 سلام ان پر مسلمانوں کو جو کوثر پلائیں گے!

سلام ان پر جو تپھر پیٹ سے کتے تھے فاتحوں میں
 سلام ان پر جو امت کے لئے مروتے تھے غاروں میں

سلام ان پر جنہوں نے فقر میں بھی دولتیں بخشیں
 سلام ان پر جنہوں نے اک نظر میں عظمتیں بخشیں

سلام ان پر عطا کرتے تھے جو دولت بھکاری کو
سلام ان پر جو اکثر جاتے تھے تیمار داری کو

سلام ان پر محمد مصطفیٰ سب جن کو کہتے ہیں
سلام ان پر کہ جن کی یاد سے دلشاد رہتے ہیں

سلام ان پر جنہیں کہتی تھیں بی بی فاطمہ زہرا بابا
سلام ان پر شہید کربلا کے جو کہتے تھے نانا

سلام ان پر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ کے
سلام ان پر جو تھے غمخوار اصحابِ مطہر کے

اللہ العالمین صدقہ تھے ان سب سلاموں کا
منظفہ کو بھی دیوانہ بنا دے نیک کاموں کا

منظفہ وارثی

○

سلام اس پر لقب ہے رحمتہ للعالمین جس کا
سلام اس پر کہ منصب ہے شفیع المذنبین جس کا

سلام اس پر جسے حاصل ہے شاہی دو جہانوں کی
سلام اس پر کہ زینت ہے زمینوں آسمانوں کی

سلام اس پر کہیں جن و بشر فخر رسل جس کو!
سلام اس پر لکھیں لوح و قلم مولاے کل جس کو!

سلام اس پر کہ جو ناموس فطرت کا سہارا ہے
سلام اس پر کہ جو حشلاق عالم کا پیارا ہے

سلام اس پر کہ دی جس نے ہمیں قرآن کی مشعل
سلام اس پر کہ جس کا نور ہے عرفان کی مشعل

سلام اس پر اٹھایا جس نے انسانوں کو پستی سے
سلام اس پر جسے تھی آگہی اسرار ہستی سے

سلام اس پر دیا درس محبت جس نے انسان کو
سلام اس پر بنایا جس نے گلشنِ دشتِ ویراں کو

سلام اس پر کہ رشتہ حق سے جوڑا جس نے بندوں کا
سلام اس پر کہ جس نے فخر توڑا خود پسندوں کا

سلام اس پر زمانے کو ابد تک ناز ہے جس پر !
سلام اس پر کہ جس کا عشق ہے کونین کا رہبر

سلام اس پر کہ جس کا مدح خواں منظور ہے عالم !
سلام اس پر کہ جس کے نور سے مہمور ہے عالم !

منظور حسین منظور

O

سلام اس پر جسے بعد از حُسد اسب پر بڑائی ہے
 سلام اس پر کہ جس کی عرشِ عظیم پر سائی ہے
 سلام اس پر کہ جس نے عاجزوں کی دستگیری کی
 سلام اس پر کہ دو عالم کی شاہی میں فقیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے اپنے بیگانوں کا غم کھایا
 سلام اس پر کہ جس نے رحمتِ عالم لقب پایا
 سلام اس پر کہ دنیا میں نبی جس نے بنا ڈالی
 سلام اس پر جو بیواؤں یتیموں کا ہوا والی
 سلام اس پر کہ دل میں دشمنوں کے گھر کیا جس نے
 سلام اس پر کہ رنگِ نقشِ وفا میں بھر دیا جس نے
 سلام اس پر کہ جس نے شیطنیت کو دم میں لرزایا
 سلام اس پر کہ جس نے ہر طلسمِ کفر کو ڈھایا
 سلام اس پر کہ ظالم طاقتوں کو سر کیا جس نے
 سلام اس پر کہ بدخواہوں کو خیرہ سر کیا جس نے

سلام اس پر کہ جس کی ذات وجہ خلق عالم ہے
 سلام اس پر کہ جس کا نام نامی اسم اعظم ہے
 سلام اس پر نبوت ختم کی افشانی سے
 سلام اس پر نہیں ہے جس سے بڑھ کر کوئی بھی رہبر
 سلام اس پر کہ جس کے سر بندھا سہرا شفاعت کا
 سلام اس پر ٹھکانا کچھ نہیں ہے جس کی عظمت کا
 تسکنت ہیں جگر میں لالہ صورت داغ حسرت کے
 سلامی کاش! اب نیچین ہو روضہ پہ حضرت کے

محمد حسین نیچین

(۰)

مُخْتَارٌ مُّزْتَضِيْ اِمَامٍ رَّسُوْلٍ مَّقْتَدِيْ

الْاِئِمَّةِ الْمُهَدِيْنَ مَا دِمَّبِيْنُ اللّٰهُ

○

سلام اے کہ تو شاہ کون و مکاں ہے
سلام اے کہ تو ہی رسول جہاں ہے

میں قربان اے تاجدارِ نبوت
تجھ سے ملی روح کو تسکینِ ساقی
دیا تو نے مسلم کو درسِ اخوت
ترے دم سے قائم ہے آئینِ ساقی
لسم جہاں آئی تجھ سے ہی ساقی
دلوں نے شفا پائی تجھ سے ہی ساقی
سلام اے کہ تو نے کدورت مٹادی
سلام اے کہ تو نے محبت سکھادی

چمکتا تھا نبیوں میں نورِ محمد
جہاں آدمیت نے سراجِ پائی
تھی نبیوں کی بعثت ظہورِ محمد
جہاں کھا گئی غشِ خدا کی خدائی
جہاں معرفت کے کھلے راز سائے
جہاں موحیت ہیں اب تک ترائے
سلام اے حیاتِ النسبی جانِ اطہر
سلام اے حبیبِ خدا شافعِ محشر

دلوں کو خدا سے ملا دینے والے
غریبوں کو کھانا کھلا دینے والے
غم نوع انساں میں آہ بھرنے والے
جفاؤں کے بدلے وفا کرنے والے
نگاہوں سے روحوں کو گرا دینے والے
مگر لاشی بعد می فرمانے والے

سلام اے ضعیفوں کے کام آنے والے
سلام ابر رحمت کے برس آنے والے

تری سادگی پہ میں مستربان جاؤں
تو ہی میرا مولا تو ہی میرا آقا
نہ دنیا نہ دنیا کی دولت کا ڈپے
نہ کیوں تجھ پہ آحسریں ایمان لاؤں
تو ہی مرکز حسن الفت کا داتا
سیاست کی بیچپیگی سے حذر ہے

سلام اے زمانے کے معصوم مرسل
نظر کن نظر کن پیسا سا ہے ہر دل

محمد یوسف مطیع

— (.) —

○

اے محمد مصطفیٰؐ تجھ پر سلام
 احمد خیر الوریٰؒ تجھ پر سلام

اے حبیب کبریٰؐ تجھ پر سلام
 افتخار انبیاءؑ تجھ پر سلام

باعث تکوینِ عالم ہیں حضور
 اے خدا کے مدعا تجھ پر سلام

تو نے دی ہم کو شریعت لازوال
 دین حق کے رہنما تجھ پر سلام

آخری پیغام حق و ترانِ پاک
 تجھ پہ ہی نازل ہوا تجھ پر سلام

سکاشفِ اسرارِ ربانی ہے تو
اے حقیقت آشنا تجھ پر سلام

ہیں قبیل انبیاء تیرے عنسلام
بکھ کو یہ منصب ملا تجھ پر سلام

لاجرم تو رحمت للعالمین
مونسِ خلق خدا تجھ پر سلام

تو علی وجہ البصیرت بے نظیر
مخزنِ جود و سخا تجھ پر سلام

تو نے روشن کر دیئے دونوں جہاں
مشعلِ نور و ضیاء تجھ پر سلام

اسوہ کامل فقط ترا وجود
کون تجھ سادوسرا تجھ پر سلام

کفر کے لشکر کو اے بطلِ جلییل
نوںے پسا کر دیا تجھ پر سلام

موجب صد برکت و رحمت ہے تو
پیکرِ ہر و ونا تجھ پر سلام

مانتے ہیں تجھ کو افضل بایقتیں
تا جدارِ انبیاء تجھ پر سلام

آرزوئے شاد ہے آفتابِ ہی
جان ہو تجھ پر وندا تجھ پر سلام

محمد ابراہیم شاد

سلام ان پر دو عالم کا جنہیں ہرگز کہتے ہیں
سلام ان پر کہ جن کو محرم اسرار کہتے ہیں
سلام ان پر کہ جن کو سید ابرار کہتے ہیں
سلام ان پر تہیوں کا جنہیں غمخوار کہتے ہیں
سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر گنہگار کی جو بخشش کراہیں گے
سلام ان پر جو ہم کو ناردوزخ سے بچائیں گے
سلام ان پر ہمیں فردوس میں جو لیکے جائیں گے
سلام ان پر مئے کوثر جو ہم سب کو پلائیں گے
سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر کہ جن کو عرش پر خالق نے بلوایا
سلام ان پر حبیب اشرفی نے جن کو سزا دیا
سلام ان پر کہ راز ہر دو عالم جن کو بتلایا
سلام ان پر کہ جن کا جسم نورانی تھا بے سایہ
سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر ہوا قرآن جن پر عرش سے نازل
سلام ان پر کہ ہفت افلاک انکی جلوہ منزل
سلام ان پر صحیفے ہو گئے جن سے سبب باطل
سلام ان پر جو ہیں فخر دو عالم ہادی منزل
سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

سلام ان پر جنہوں نے شافع محشر لقب پایا
سلام ان پر جنہوں نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام ان پر جنہوں نے دہریں اکٹھے رکھ دیا
سلام ان پر پٹ دی کفر کی اک آن میں کایا
سلام ان پر کہ جن کو احمد مختار کہتے ہیں

محمد یونس سرور



رسول برحق و تسبیول یزداں درود تم پر سلام تم پر
سیر آرائے ہرزم عسرفاں درود تم پر سلام تم پر

ہر اک نبی کے تم ہی ہو وارث ہر اک ولی کے تم ہی مولا
تم ہی ہو محبوب خاص یزداں درود تم پر سلام تم پر

تمہاری بوسے ہر اک جن میں تمہاری صنوبے ہر انجن میں
تم ہی ہو ظاہر تم ہی ہو بہنہاں درود تم پر سلام تم پر

یہی تمنا ہے روز محشر تم سے چھوٹے تمہارا محشر
ہو اس کا ہاتھ اور تمہارا دامن درود تم پر سلام تم پر

محشر سوبانی

○

سلام اے تاجدارِ دین و دنیا نفلِ سبحانی
 سلام اے کامگارِ رزمِ ہستی، سرسلطانی
 سلام اے دین و دنیا کی حقیقت جاننے والے
 سلام اے نیک و بد کے راز کو پہچاننے والے
 سلام اے حق فطرت کا تماشہ دیکھنے والے
 سلام اے شاہدِ اکبر کا جلوہ دیکھنے والے
 کیا ہے آدمِ خاکی کو رفعت آشنا تو نے
 دیا ہے امتِ مرحوم کو جسامِ بقا تو نے
 سہارا ہے ترے دم سے غریبوں کو امیروں کو
 پیارا نام ہے تیرا محبت کے امیسروں کو
 ہماری کشتی عمر رواں کا ناصبِ خدا تو ہے
 خدا کے بعد اے شاہِ عرب اپنا خدا تو ہے
 تیری تدبیر سے تفسیر بن جاتی ہے انساں کی
 ترے ہی علم سے ہے شانِ قائمِ علم عرفاں کی

تری تعریف میں رطب للسان سارا زمانہ ہے
 محمد نام بوسہ ہائے الفت کا بہانہ ہے
 مرے ظلمتکدہ میں آ کہ اس میں بھی اجالا ہو
 مرے شمع تمنا، آ کہ میرا بول بالا ہو
 پچلے ناخدا عمر رواں کی ڈوبتی کشتی
 یہ طوفانِ حوادث ڈگمگاتی ہے مری کشتی
 جیسے سانی تری چوکھٹ پہ رفعت آشنائی ہے
 مجھے تو مل گیا تو مل گئی ساری خدائی ہے
 سلام اے ساجد و مسجود کے محبوب سبحانی
 سلام لے حسن کامل جس کی سب دنیا ہے دیوانی

محمد عثمان ساجد

(۰)

الْمُسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سلام اس پر کہ جس نے بیٹکسوں کی دشگیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
 سلام اس پر کہ جس نے زحمت کھا کر مچھول برائے

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قابض دیا
 سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاودا دیدی
 سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دیدی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سائے صحائف میں
 سلام اس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوزیا جس کا بچھونا سستا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو سرش خاک پر جاٹے میں ہوتا تھا

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے امیروں کی

سلام اس پر کہ تھا الفقیر غنری جس کا سرمایہ
سلام اس پر کہ جس کے جسم اٹھرا نہ تھا سایہ

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھرے ہیں
سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا کہ میرے ہیں

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگپاروں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا

سلام اس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی

سلام اس پر شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ ساکن کر دیا طوفاں کی موجوں کو

سلام اس پر کہ جس نے کافروں کے زور کو توڑا
سلام اس پر کہ جس نے پنجہ بیداد کو موڑا

سلام اس پر سرِ شاہِ منشی جس نے جھکایا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کفر کو نیچا دکھایا تھا

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا

سلام اس پر بھلا سکتے ہیں جس کا کبھی احساں
سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآن

سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت، اوج دارائی

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

سلام اس پر کہ جس کے نام کی عظمت پر کٹ مرنا
مسلمان کا یہی ایماں، یہی مقصد، یہی شیورا

سلام اس ذات پر جس کے پر لیشاں حال دیوانے
نہا سکتے ہیں اب بھی حسالذو حیدر کے افسانے

ماہر القادری (۰) _____

○

تجھ پر کرم خدا کا۔ لے جا سلام لے جا
سن لے حضور مولیٰ لے جا سلام لے جا

عرض نیاز شیدا لے جا سلام لے جا
لے جا سلام میرا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

پر اضطراب دل کو سمجھا بھجارا ہوں
اپنی عقیدتوں کی ڈالی سجا رہا ہوں

اے خوش نصیب بندے تجھ کو سنا رہا ہوں
اک دل کی ہے تمنا لیجا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

جب باریاب ہو تو اس حنتی فضا میں
دیکھے جو نور پاشی ہوتی ہوتی ہو میں

کچھ ناز بندگی کا شامل کرالجتا میں
ایمان کا تقاضا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ناز بجا ہے تجھ کو طالع کی یاوری پر
تا بید حق کا سایہ ہو تیری رہروی پر

بہر خدا یہ احساں کر میری میکسی پر
تا بارگاہِ اعلیٰ لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

لپھے قرآن اچھے آثار میں چلا ہے
خلوت گہر رسولِ مختار میں چلا ہے

سلطانِ دو جہاں کے دربار میں چلا ہے
اک بینوا گدا کا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

فرقت میں لبکے پیہم نالے نکل رہے ہیں
آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے ہیں
سینے میں میرے لاکھوں رباں مچل رہے ہیں
ہر آرزو ہے گویا لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

کہنا غلام، مولیٰ ہیں سب غریب بیکس
ہے وہ مرض کہ جس سے خود میں طہیث بیکس
بجوز دل شکستہ حسرت نصیب، بیکس
بیکس یہ رحم فرما لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ہم دوش عرض مطلب کچھ اشکباریاں ہیں
یا بیقرار دل کی کچھ بیقراریاں ہیں
پوشیدہ جن کے اندر سو خاکساریاں ہیں
ہے عرض دست بستہ لیجا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

مولیٰ کے آستناں پر جس وقت ہو سلامی
وقف سجود ہو کر ہو اس طرح بیامی
بندہ حضور کل ہے آخر غریب نامی
یہ بندگی کا دعویٰ لے جا سلام لے جا

اے زائر مدینہ لے جا سلام لے جا

ایم۔ ایچ۔ نامی

○

السلام اے سید ہر دوسرا
 السلام اے شافع روزِ جزا
 السلام اے مخزنِ لطف و عطا
 السلام اے منبعِ حلم و حیا
 السلام اے ہادیِ راہِ ہدی
 السلام اے معدنِ جود و سخا
 السلام اے سرور و آقاے ما
 السلام اے ماوالے و ملجاے ما
 السلام اے ہادیِ شرعِ مستبیس
 السلام اے رحمتِ حقِ برزئیس
 السلام اے پادشاہِ انس و جاں
 السلام اے مولسِ خستہ دلاں
 السلام اے مایہ بے مائیگان
 السلام اے چار فے چارگان

السلام اے سید کون و مکاں
 السلام اے بادشاہِ دو جہاں
 السلام اے واقفِ اسرارِ حق
 السلام اے مطلعِ انوارِ حق
 السلام اے دستگیرِ بے کساں
 السلام اے چارہ سازِ بے لبیاں
 حالِ زارِ مُسلمِ خستہ بے بس
 یا محمد رحمتِ للعالمین

محمد کرم الہی

— (۰) —

هَذَا نَارِ سُوْلِ مَهْدِيٍّ مِّنَ الضَّلَالَةِ مَهْدِيٍّ

مُطِيعِ اللهِ الْمُسْتَوَاتِ إِلَى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالَى

۵

سلام اے مصطفیٰ محبوبِ رحمن یا رسول اللہ
 سلام اے محبتی محبوبِ یزداں یا رسول اللہ

سلام اے مطلعِ انوارِ سبحاں یا رسول اللہ
 سلام اے منبعِ انہارِ احساں یا رسول اللہ

سلام اے تاجدارِ بزمِ امکاں یا رسول اللہ
 سلام اے شہرِ یارِ ملکِ عرفاں یا رسول اللہ

سلام اے نو بہارِ باغِ رضواں یا رسول اللہ
 سلام اے گلِ عندارِ بزمِ خوباں یا رسول اللہ

سلام اے سرورِ شاہِ رسولاں یا رسول اللہ
 سلام اے رہبرِ و ہادیِ دوراں یا رسول اللہ

سلام اے یا اور محتاج و سلطان یا رسول اللہ
 سلام اے گوہر تاج سلیمان یا رسول اللہ

سلام اے چارہ ساز و لنگاراں یا رسول اللہ
 سلام اے جاں نواز خستہ جاناں یا رسول اللہ

سلام اے کار سازِ درد منداں یا رسول اللہ
 سلام اے سرسرازِ عرشِ یزداں یا رسول اللہ

سلام اے قبلہٴ دل کعبہ جاں یا رسول اللہ
 سلام اے روحِ ملت جاں ایماں یا رسول اللہ

سلام اے کاشفِ اسرارِ پہناں یا رسول اللہ
 سلام اے واقفِ آیاتِ قرآن یا رسول اللہ

سلام اے شہسوار ارض فاراں یا رسول اللہ

سلام اے رازدار علم و ایقان یا رسول اللہ

سلام اے شافع ہرحین و انساں یا رسول اللہ

سلام اے دافع ہرنج و حسریاں یا رسول اللہ

سلام اے صدر بزم حور و علماں یا رسول اللہ

سلام اے خسرو فردوس الیواں یا رسول اللہ

سلام اے رہنمائے اہل طغیاں یا رسول اللہ

سلام اے مقتدائے حبیش پاکاں یا رسول اللہ

سلام اے شاہ دین سلطان خوباں یا رسول اللہ

سلام اے خطی ربت نور نمایاں یا رسول اللہ

سلام اے نور بخش ماہ کنگاں یا رسول اللہ
سلام اے مہر زخشاں ماہ تاباں یا رسول اللہ

سلام اے خاتم دورِ رسولاں یا رسول اللہ
سلام اے قاسمِ جنتِ بداماں یا رسول اللہ

سلام اے دستگیرِ نواہیاں یا رسول اللہ
سلام اے مونسِ جملہ گدایاں یا رسول اللہ

سلام اے پردہ پوشِ اہل عصیاں یا رسول اللہ
سلام اے خیر خواہ ہر مسلمان یا رسول اللہ

ہے مشتاقِ سلامی روز و شب شاہِ تمام امت
سلام شوق کی دنیا ہے خواہاں یا رسول اللہ

سلام اپنے غلامانِ شکستہ حال کا سینے
نگاہِ مہر ہو سوئے غریباں یا رسول اللہ

سلامی کے لئے لاکھوں فدائی درپہ حاضر ہیں
کروڑوں کو سلامی کا ہے ارماں یا رسول اللہ

سلام اول درپہ نور پر حضار کا سینے
کہ ہیں سرکارِ والا کے وہ مہماں یا رسول اللہ

در اقدس پہے جن کو سلامی کا شرف حاصل
ہیں اپنی خوش نصیبی پر وہ نازاں یا رسول اللہ

طوائفِ گنبدِ حضرات سے جو محرم ہیں اب تک
وہ ہیں سرکارِ پر سوجاں سے قرباں یا رسول اللہ

کرم کے مستحق ہیں دور افتادہ وندانی بھی
کہ ہیں مدت سے وقفِ دروہجہراں یا رسول اللہ

تصدق اپنی شانِ رحمت للعلمیٰنی کا!
ہو مجوروں پہ بھی لطف فراواں یا رسول اللہ

مدینہ میں طلب فرمائیے ان خستہ جانوں کو
جنہیں ہے آستیاں بوسی کارماں یا رسول اللہ

شاہ عبدالہلام

(۰)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حَبِيبِنَا رَسُولِ مَهْدِي الْأُمَّةِ وَرَسُولِ صَفِيِّ

○

نبی مکرم سلامؑ علیکم
 جیبِ دو عالم سلامؑ علیکم
 رسولِ معظم سلامؑ علیکم
 صلواتِ مجتہم سلامؑ علیکم
 محمد محمد محمد
 سلامؑ علیک — سلامؑ علیک

فصح اللسان سلامؑ علیکم
 یلیح الجنان سلامؑ علیکم
 صیح البیان سلامؑ علیکم
 میح الزمان سلامؑ علیکم
 محمد محمد محمد
 سلامؑ علیک — سلامؑ علیک

ضیائے دو عالم سلامؑ علیکم
 بین حال زارم سلامؑ علیکم
 تمنائے جانم سلامؑ علیکم
 توی غمگارم سلامؑ علیکم
 محمد محمد محمد
 سلامؑ علیک — سلامؑ علیک

رُوفٌ رَحِيمٌ وَجَبِيهٌ شَكِيْلٌ
سِرَاجٌ مُنِيرٌ وَخَدَّالٌ اَسِيْلٌ
وَطَرَفٌ اَلْبَحِيْلُ وَجَبِيْبٌ حَمِيْلٌ
شَفِيْعٌ رَشِيْعٌ وَتَبِيْعٌ جَلِيْلٌ

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ
سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

تمہاری حکومت ہے ارض و سما پر
تمہارا تسلط ہے صبح و عشا پر
تمہارا ہی احساں ہے خلق خدا پر
تمہارا کرم ہے ہر اک بے نوا پر

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ
سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

ہو ادوست بھی ہائے دشمن ہمارا
یہ بربادی امت کی ہے کیا گوارا
ہم اجر طے ہیں ایسے کہ مگر بے نہ دوارہ
ترحم ترحم خدا را خدا را

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ
سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

چلیں ہر طرف مفسدانہ ہوائیں
 اٹھیں چار سو مفسدانہ گھٹائیں
 مسلمان ہیں اور مرتدانہ بلائیں
 کہاں نام لیوا تمہارے یہ جائیں
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

یہ اذیت نازک یہ بارِ مصیبت
 کہ ہے زبانوں کی ناگفتہ حالت
 خواتینِ احرار اور قیدِ ذلت
 کرم کیجئے بہر خاتونِ جنت
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

یہ ٹکڑے جگر کے نہ ہیں دل کے پیارے
 جدا ہو گئے آہ آنکھوں کے تارے
 سر کر بلا پھر ہیں خواتینِ ننگارے
 یہ بے بس ہیں بس آپ ہی کے ہمارے
 محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

پھری ایسی قسمت پھر اسے زمانہ
 بنا ہر جگہ دل فلک کا نشانہ
 ہوا آج بیگانہ ہر اک بیگانہ
 مدینہ ہے بس مرغِ جاں کا ٹھکانہ

محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

گدایم چہ گویم تمنائے مسکین
 شمارم بہ القاب ظہر و یسین
 شہا کی نظرِ جلوۂ روستے زنجیں
 فدایم بہ ایمان و دین یا شہدین

محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

یہ عاجز نہیں جاہ و دولت کا طالب
 نہ منصب نہ عظمت نہ رفعت کا طالب
 نہ حوروں سے مطلب نہ جنت کا طالب
 تمہیں چاہتا ہے محبت کا طالب

محمد محمد محمد
 سلام علیک سلام علیک

محمد ریاست علی عاتق

○

اے شہِ عرشِ شیش صاحبِ معراجِ سلام
 جاں نثاروں کا سنیں اپنے حضور آج سلام
 ام ہانی نامکاں قسبہ مقصود ہے آج
 رونقِ خلد و جناں کعبہ میں موجود ہے آج
 رات کی تیرگی اس رات سے نابود ہے آج
 لب پہ ہر ذرہ کے یغز مسعود ہے آج

اے شہِ عرشِ شیش صاحبِ معراجِ سلام
 جاں نثاروں کا سنیں اپنے حضور آج سلام
 ہیں جو واقف ادب اہل صفا سے جبریل
 آج آئے ہیں نئی شان و ادا سے جبریل
 سر کوٹتے ہیں نبی کے کفِ پا سے جبریل
 عرض کرتے ہیں یہ محبوبِ خدا سے جبریل

آپ کو آپ کے امتد نے بھیجا ہے سلام
 آپ پر رب کی طرف سے شبِ سرا ہے سلام
 لے میں قرباں ہی یہ فرمانِ خداوندِ درود
 آئے ختمِ رسل سوسے مقامِ محمود
 ہے سواری کو براق لے شہِ لطفا موجود
 کہتے ہیں حور و ملک آج یہ پڑھ پڑھ کے درود

خسرِ خلد مکین صاحبِ معراجِ سلام
 سینے حوروں کا فرشتوں کا حضور آج سلام

انبیا مسجدِ قصیٰ میں تھے موجود تمام
 جلوه افروز ہوئے آ کے شہنشاہِ انام
 بولے جبریل بنیں آپ رسولوں کے امام
 غلِ جماعت سے اٹھا بعد نماز اور سلام
 السلام اے شہدیں عرش کے جانوالے
 تاج معراج کا اللہ سے پانے والے

تا حد عرش براق آپ کو لے کر پہنچا
 آگیا چند قدم چلنے کے مقامِ سدرہ
 بولے جبریل کہ لے راہرواوجِ دنیٰ
 اور آگے بچھا میں نہیں اب جاسکتا
 لیجئے تاجِ جوہر عرشِ علامیرا سلام
 ہو مبارک شرفِ قربِ خداوندِ سلام

داخلِ خلوتِ قوسینِ شہنشاہِ ہوئے
 یک بیک دورِ حجاباتِ سرِ راہِ ہوئے
 مرحمتِ آپ کو لاکھوں شرف و جاہ ہوئے
 دیکھا اللہ کو ہر راز سے آگاہ ہوئے
 پردہِ خاص سے آوازِ سلام آتی ہے
 شانِ اسلامِ نظرِ عرشِ مقام آتی ہے

شب معراج کے انوار کا صدقہ یا رب عزت غیرت انہار کا صدقہ یا رب
 دامن رحمت سرکار کا صدقہ یا رب مصطفیٰ سید ابرار کا صدقہ یا رب
 سینے گر نور سے معمور مسلمانوں کے
 رکھو سب اعزاز زید تنور مسلمانوں کے

جو رگزدوں سے محمد کے غلاموں کو بچا کر اماں امت بیکس کے غریبوں کو عطا
 فتنہ گوشوں کو جفا پیشوں کو دنیا سے مٹا اپنی رحمت کی بھون خلیق میں رم جہم برسا
 عید معراج کی خیرات مسلمان پائیں
 سائیں عیش کی دن رات مسلمان پائیں

جشن معراج میں ہم بہر سلام آئے ہیں سینے سرکار کا محبوب پیما آئے ہیں
 مانگے ہمیک شہنشاہ انام آئے ہیں ہاتھ پھیلائے ہوئے دست غلام آئے ہیں
 سینے ان عشق کے ماروں کا حضور آج سلام
 لیجئے اپنے نصیب کا شہب آج سلام

ضیاء القادری (۰) —————

O

ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 کعبہ کے حافظوں کا، مکہ کے حجابیوں کا، طیبہ کے خادموں کا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا، سلام لینا
 کلمہ کے شاہدوں کا، مومن مجاہدوں کا، غمگین مومنینوں کا
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا، سلام لینا
 مظلوم ہیں مسلمان، مغموم ہیں مسلمان، مجبور مسلمانوں کا !
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 مسلم ہیں غنم کے مارے آئے ترے دراز سے، چہرہ درجہ انہوں کا !
 ثنا ہا سلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

اے ہادیٰ معظم اے شافعِ دُوعالمِ شرمندہ عاصیوں کا
 شاہِ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 ستر کرورِ مسلم تیرے فدائیِ دائم ان سچے عاشقوں کا
 شاہِ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 آقا ہی دعا دو، اسلام کی منتح ہو، دل مردغازیوں کا
 شاہِ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا
 رنجور مسلمانوں کا نیرنگ۔ بھائیوں کا بے چین خادموں کا
 شاہِ اسلام لینا، مولا سلام لینا، داتا سلام لینا
 ٹوٹے ہوئے دلوں کا آفتا سلام لینا

نیرنگِ ہاشمی

○
 سلام اے احسن تقویم کی تفسیر نورانی!
 سلام اے سورہ وائش تیرے رخ کی تابانی

سلام اے شرح نولاک لہا اے فیض ربانی
 سلام اے زلفِ اسریٰ میں ترے جلوؤں سے افشانی

سلام اے مژدہء اکملیتِ دین کے کیفیت روحانی
 سلام اے نصرتِ انا فتحنا اظلق ینزدانی

سلام اے جلوۂ بدر الدجی تیرے تخیل سے
 شبِ غارِ حرا کی ظلمتیں رہتی ہیں نورانی

سلام اے اول فی الخلق والنوری بنور اللہ
 مجلی تیرے جلوؤں سے ازل کی لوحِ پیشانی

سلام لے انجمن آرائے حسن شام ملکوئی
جھلک جس کے تصور کی ہے اک شمع شبستانی

سلام اے برزخ کبیری میانِ وحدت کثرت
تمہاری ذات ہے شیرازہ بند بزم امکانی

سلام اے آئینہ پردازِ خط و حال "نا اوحی"
ترے نقشِ قدم میں شانِ اکیل سلیمانی

سلام اے ہر پریشاں دل کی دھڑکن دیکھنے والے
سلام اے مرہم زخمِ حیاتِ نوری انسانی

سلام اے تیرے عکسِ زلفِ عنبرگوں کی نکبت سے
ملا چیسے کے خاروں کو مزاجِ سنبستانی

سلام اے رحمت للعالمین اے قبلہ عالم
ترے ایما میں مضمر سے کلیدِ قفلِ عسرفانی

سلام اے نامح آیاتِ صحتِ عہدِ پیشینہ
سلام اے ناشرا حکام و فرموداتِ قرآنی

سلام اے ہاشمی امی لقبِ شانہ پیشینہ
سکھائے مکیوں کو تو نے آئینِ جہا نبائی

سلام اے ہاشمی آفتابِ استِ طیبہ پلا لبعی
نشار اس جاہے اک ہرت سے مجبوس پریشانی

شاکرہ بکوی

(۰)

○

ابوالقاسم محمد مصطفیٰ سردارِ دینِ آئے
 اٹھو تعظیم کو محبوبِ رب العالمین آئے

سلام ان پر بشارتِ جن کی دی تھی ابنِ مریم کو
 درود ان پر خلیل اللہ کے جو جانشین آئے

سلام ان پر ازل میں جو ظہورِ اولیں آئے
 درود ان پر کہ جو دنیا میں ختم المرسلین آئے

سلام ان پر عبادتِ گاہِ تھی غارِ حرا جن کی
 رسالت کی خوشی لیکر جہاں روحِ الایم آئے

سلام ان پر بسا رکھی جنہوں نے حق پرستی کی
 شریعتِ پاک کی لیکر کے جو جیلِ امتیں آئے

سلام ان پر جنہوں نے دشمنوں کی سختیاں پھیلیں
برے کلمے کبھی لب ہائے اقدس پر نہیں آئے

سلام ان پر جنہیں سراج جسمانی ہوئی حاصل
درود ان پر جنہیں لینے کو جبریل امین آئے

سلام ان پر جنہوں نے لاج رکھی اپنی امت کی
سند لیکر شفاعت کی شفع المذنبین آئے

سلام ان پر کہ جو اُمّی لقب کہلائے دنیا میں
درود ان پر کہ جو عسلم لدنی کے امین آئے

سلام ان پر کہ جن کے واسطے دنیا ہوئی قائم
درود ان پر جو بنکر رحمۃ للعالمین آئے

سلام ان پر تہمتوں کے جو مولا اور آفتاب میں
 کہ جو مسراج کی شب، دیکھ کر عرش بریں آئے

سلام ان پر کہ جن کے نور سے جگ میں اجالہ ہے
 مٹانے کفر کی ظلمت کو جو نور میں آئے

سلام ان پر جنہوں نے اپنا آباؤ وطن چھوڑا
 بسانے کو مدینہ پاک کی جو سرزمین آئے

زیارت گنبد خضرا کے بعد ہے آرزو یہ ہی
 نیاز مدح خواں کو موت بھی یا رب وہیں آئے

نیاز محمد خاں



سلام اے سرور دین، حامل آیات و ستر آنی
سلام اے شان والا موردِ احکامِ ربّانی

سلام اے ظلمت دنیا کے خورشیدِ درخشندہ
سلام اے شامِ تیرہ کی شعاعِ شمعِ عرفانی

سلام اے باعثِ ایجادِ عالمِ احمدِ مرسل
سلام اے رہبرِ راہِ ہدیٰ اسلام کے بانی

سلام اے سید والا نصبِ امّی لقبِ سرور
کہ تیری موفقتِ حاصل ہوئے فیضانِ یزدانی

سلام اے منظرِ نورِ خدا اے مصدرِ رحمت
سرِ عرشِ بریں اٹھنے کی تیری مہمانی

سلام اے صاحبِ نولاً کے ختم المرسلین مولا
ترے ہی سر رہا ہے انبیا کا تاج سلطانی

گنہگار ان امت کا ہے تو ہی حامی و ناصر
ترے دستِ کرم میں ہے مری مشکل کی آسانی

ترے ہی نام پرزجتا ہے ڈنکا فتح و نصرت کا
ترے دم سے ہے قائم بادشاہوں کی جہا نسانی

نصرتِ صدیقی

(۰)

۵

السلام اے شاہِ دوران، روحِ قرآن السلام
امتِ عاصی کے غمخوار و نگہباز السلام

ظلم و استبداد کے بت توڑنے والے سلام
اور اے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے سلام

دہر کو نورِ ہدایت دینے والے سلام
حلقہٴ رحمت میں سب کو لینے والے سلام

السلام اے امن اور انصاف کے پروردگار
السلام اے خالقِ ارض و سما کے رازدار

بکیوں کے بے سہاروں کے سہاڑے السلام
اے خدائے دو جہاں کے سبک پیایے السلام

السلام لے رحمتوں کے نور میں ڈھالے ہوئے
السلام اے خود خدا کے ناز کے پالے ہوئے

السلام اے دو جہاں کی عظمتوں کے تاجدار
السلام اے گلشنِ رحمت کی لافانی بہار

علم و حکمت کے خزانے لانے والے السلام
گمراہوں کو راستہ دکھلانے والے السلام

السلام اے آمنہ کے لال اے نورِ حُندرا
السلام اے شافعِ محشرِ حبیبِ کبریا

السلام اے جن کو کافر تک بھی کہتے تھے امیں
السلام اے جس پر اہل کبیر رکھتے تھے یقین

ریگ زاروں کو گلستاں کرنے والے السلام
اے خدا کے خاص مہماں بننے والے السلام

السلام اے جس نے باطل کا دبا یا کھتا گلا
السلام اے جس نے یحجا کر دیئے شاہ و گدا

اے مساوات و اخوت کے شہنشاہ السلام
اے جہاں کے عمگے سارے سب کے مولا السلام

اے غلاموں کو رہائی دینے والے السلام
منلسوں کو بادشاہی دینے والے السلام

السلام اے شاہ دوراں، روح قراں السلام
امت عاصی کے غمخوار و نگہبساں السلام

نیر جہلمی

(۰)



سلام اے سرور عالی ہم اے رحمت یزدان
سلام اے مشافع امت حبیب خالق دوران

سلام اے مصدر لطف و عطا ختم الرسل تجھ پر
سلاموں کی نیدا ہوتی ہے اے مولائے کل تجھ پر

سلام اے ابر رحمت آفتاب گنج ایمانی
امام الانبسیا، غمخوار ملت شمع نورانی

سلام اے خواجہ لولاک نور چشم عبد اللہ
سلام اے آمنہ کے پھول گلزار خلیل اللہ

سلام اے ظہر ولین محمد ظل ربانی
حبیب خالق یکیتا، سلام اے نور یزدانی

سلام اے پیکرِ صدق و یقین محبوبِ صمدانی
ملک جن و بشر سارے تری کرتے ہیں درباری

سلام ان پر رسولِ امتد کے جو یار اکبر ہیں
وہ چاروں یار ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہیں

سلام اے ہادی راہِ رسل اے سیدِ والا
شفیع و ساقی و کوثر و نسیم و خواجہ و مولا

سلام اے احمد مرسلِ شہ کو توڑنے والے
خدا سے رابطہ بھولے ہوؤں کا جوڑنے والے

نصرتِ نوشاہی

حَجَّةُ اللَّهِ طَائِسْتَعَاثُ إِلَى حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی اک شہیم سے رشک بہا رہے شام
کوثر و خلد آئینگے سامنے از پئے سلام

طیبہ کی ارض پاک سے اس مہج سلام کا مقام
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی وادیاں تمام عرش کے ہم سواد ہیں
طیبہ کی ذرہ تابیاں طور سے مستفاد ہیں

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کی ارض پاک پر جلوہ نما حضور ہیں
طیبہ کی شام غنبریں غرق جمال و نور ہیں

طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے بادشاہ کے خلق پہ اک جہاں ناز
طیبہ کے تاجدار کے رخ کی ہر شان و لضحیٰ

طیبہ کے شہریار کا ادنیٰ مقام ہے دنیٰ طیبہ کے اس رسول پر ارض و فلک سے مرحبا
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے اس طیب نے نسخہ کیمیا دیا جس نے مس سیاہ کے قلب کو جگمگا دیا
بابِ کریم کعبہ پر کھتر کا سر جھکا دیا لات منات کا غور آن میں اک مٹا دیا
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

طیبہ کے جاں نثاروں کا ادنیٰ ترین ہے یہ مقام چاہیں تو دم میں پھیریں گردنِ حیرت کا نظام
پاتے ہیں فرشِ خاک پر عرشِ عظیم سے پیام صبحِ انہی کی صبح ہے شام بھی ہے انہی کی شام
طیبہ کے تاجدار پر دل سے درود اور سلام

نثار بارہ بنکوی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ



سلام ان پر کہ جو شاہِ رسولان بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو نبیوں کے سلطان بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو دنیا میں دریشیاں بن کے آئے ہیں

سلام ان پر کہ جو رحمت کا سماں بن کے آئے ہیں
 سلام ان پر کہ جو محبوبِ یزداں بن کے آئے ہیں

جنہیں حق نے عطا کی شانِ مولائی سلام ان پر
 جنہیں بعد از خدا حاصل ہے کیانی سلام ان پر
 جنہیں زیبا ہے نازِ جلوہ فرمائی سلام ان پر

جنہیں سراج میں امت کی یاد آئی سلام ان پر
 سلام ان پر جو امت کے نگہباں بن کے آئے ہیں

جنہوں نے کفر کا ایوان توڑ دیا سلام ان پر
 جنہوں نے دہریہ میں اسلام پھیلا دیا سلام ان پر

جہنوں نے دین حق کا جھنڈا لہرایا سلام ان پر
 جہنوں نے فخر لولاک لیا پایا سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو سلطانِ دوران بن کے آئے ہیں

جو مظلوموں کے حامی بھی ہیں رہبر بھی سلام ان پر
 جو بکیں اور غریبوں کے ہیں یاور بھی سلام ان پر
 جو سائل کو بتاتے ہیں تو نگر بھی سلام ان پر
 جو پیارے ہیں خدا کے اور پیمبر بھی سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو آیاتِ متراں بن کے آئے ہیں

سرِ مشر جو رحمت بن کے چھائیں گے سلام ان پر
 گنہگاروں کو حق سے بخشوائیں گے سلام ان پر
 بہشت و خلد کے جلوے دکھائیں گے سلام ان پر
 مئے تسنیم کے ساغر پلائیں گے سلام ان پر
 سلام ان پر جو فخرِ جن و انساں بن کے آئے ہیں

تصدق جن پہ خود جنت کا رضواں ہے سلام ان پر
 تصدق جن پہ اک اک حور و غلمان ہے سلام ان پر
 تصدق جن پہ دنیا سے دل و جاں ہے سلام ان پر

تصدق جن پہ اپنا دین و ایماں ہے سلام ان پر
 سلام ان پر کہ جو مقصود ایماں بن کے آئے ہیں

ندیم مراد آبادی

(۰)

مُحَمَّدٌ مَحَبَّتَنَا أَحْمَدُ رَسُولٌ كَرِيمٌ مَرْضِيٌّ خَلِيقَةُ اللَّهِ

الْمُسْتَعَانَاتُ إِلَى خُصْرَتِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَسُولُنَا

رَسُولٌ عَلَى الدِّينِ وَمِنْ نَبِيِّ طَهٍ قَائِمًا بِدِينِ اللَّهِ



اے رحمت للعالمین
اے شمع بزمِ مرسلین

اے منظرِ نورِ مبین
اے حامیِ دینِ مبین

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اے مطلعِ نورِ تدم
اے مصدرِ فیضِ اتم

اے مشرقِ مہر و کرم
اے مخزنِ جود و ہمم

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اے دلبر عالی نسب اے عاشق و سراں رب
اے عالم امتی لقب اے ناصح و سراں بلب

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اشد علیک

اے پیشوا کے مرسلان اے مظہر ستر مہناں
اے حامی دل خستگان اے شافع ہر این و آل

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اشد علیک

وحید الدین مفتون

○

سلام اس پر ہوئی معراج کی دولت جسے حاصل
سلام اس پر ہوا جو بارگاہِ قدس میں داخل

سلام اس پر لقب تھا رحمت للعالمین جس کا
سلام اس پر چمک اٹھا جہاں کا جس سے ہر ذرہ

سلام اس پر جو چمکا آفتابِ زندگی بن کر
سلام اس پر جو چھایا دونوں عالم پر خوشی بن کر

سلام اس پر دکھایا جس نے زینہ بامِ رفعت کا
سلام اس پر دیا جس نے سبق مہر و محبت کا

سلام اس پر ہوئی ثابت مساوات بشر جس سے
سلام اس پر ہوئی شامِ غلامی کی تحریر جس سے

سلام اس پر کہ دکھایا راستہ جس نے سعادت کا
سلام اس پر کیا وا جس نے سب پر باب رحمت کا

سلام اس پر جو انسانوں میں بہتر اور مکرم تھا
سلام اس پر جو اسرارِ خداوندی کا محرم تھا

سلام اس پر کیا مجذوب رحمت جس نے عالم کو
سلام اس پر دیا توحید کا جس نے سلبق ہم کو

سلام اس پر امانت دار تھا جو رازِ یزداں کا
سلام اس پر جو تھا مہرِ منورِ چرخِ امکاں کا

سلام اس پر جہانِ پست کا جس نے چیلن بدلا
سلام اس پر مٹایا جس نے کفر و شرک کا جذبا

سلام اس پر مٹی آنکھوں کو جس کے دم سے بیسنائی
 سلام اس پر دلوں کو جس نے دی صبر و شکیبائی

سلام اس پر جہالت کی گھٹیں تاریکیاں جس سے
 سلام اس پر فضیلت کی بڑھیں تاریکیاں جس سے

سلام اس پر بدل دی وحشیوں کی زندگی جس نے
 سلام اس پر سید خانوں کو بخشی روشنی جس نے

سلام اس پر جو قانونِ خداوندی کا حامل تھا
 سلام اس پر جو سائے جاوہ ہائے حق کی منزل تھا

سلام اس پر امانت جس کی مشہور زمانہ تھی
 سلام اس پر صداقت جس کی بے مثل و بیگانہ تھی

سلام اس پر اٹھائیں راہ حق میں سختیاں جس نے
سلام اس پر دیا صبر و رضا کا امتحاں جس نے

سلام اس پر گنہگاروں کی بھی جس نے حمایت کی
سلام اس پر خطاکاروں سے بھی جس نے محبت کی

سلام اس پر جو عدل و رسم و بخشش کا نمونہ تھا
سلام اس پر جو ہر مظلوم کی سریاد سنتا تھا

سلام اس پر جو ملجا اور ماوا تھا غریبوں کا
سلام اس پر ہسار تھا جو سارے غم نصیبوں کا

سلام اس پر جو از سر تا یہ پانصویر رحمت تھا
سلام اس پر جو لطف و بہر و احسان و محبت تھا

سلام اس پر پریشاں خاطر کی کو جس نے راحت دی
سلام اس پر گنہ سے عفو کی جس نے بشارت دی

سلام اس پر جہاں نے جس سے تازہ زندگی پائی
سلام اس پر شب ہستی میں جس سے روشنی آئی

سلام اس پر مٹائی بے خودوں کی بخودی جس نے
سلام اس پر بشر کو دی حقیقی زندگی جس نے

سلام اس پر جہاں میں جس سے وعدت کی صدا اٹھی
سلام اس پر فضا، ہستی کی جس سے جگمگا اٹھی

سلام اس پر جسے قرب خداوندی میسر تھا
سلام اس پر جو مخلوقات میں بہتر سے بہتر تھا

سلام اس پر بدل دی عمکدوں کی زندگی میں نے
 سلام اس پر دیا دتیا کو پینام خوشی میں نے

سلام اس پر تھا جس کی ذات میں نور حسد شامل
 سلام اس پر ہوا ستران میں کے قلب پر نازل

سلام اس پر جو ظلمت کے لئے مہر و زخماں تھا
 سلام اس پر خدائے دو جہاں میں ہیں یہ نازاں تھا

سلام اس پر دکھایا راستی کا راستہ جس نے
 سلام اس پر بڑھایا رہرومی کا حوصلہ جس نے

سلام اس پر متاع آفرینیش ذات تھی جس کی
 سلام اس پر خدا کی بات اک اک بات تھی جس کی

سلام اس پر وقار ایمان کا جس نے کیا ثابت
سلام اس پر شرف انسان کا جس نے کیا ثابت

سلام اس پر انفق پر بن کے جوہر کمال آیا
سلام اس پر جو لیکر حکم رب ذوالجلال آیا

سلام اس پر عمل الفتنہ و فخری پر رہا جس کا
سلام اس پر شہی میں بوریا ہی تخت تھا جس کا

سلام اس پر مٹایا نام جس نے کبر و نخوت کا
سلام اس پر دکھایا راستہ جس نے سعادت کا

سلام اس پر جو صحت نامنزل شناس رازِ یزدانی
سلام اس پر جو صحت پر وہ کشتائے حسن سبحانی

سلام اس پر سمجھتا تھا جو لذت دل نوازی کی
سلام اس پر جسے حاصل تھی نعمت چارہ سازی کی

سلام اس پر وجود پاک جس کا نور ایماں تھا
سلام اس پر جو منزل گاہ سبحانی کا درباں تھا

سلام اس پر جو لے کر زندگی کا اعتبار آیا
سلام اس پر جو بن کر باغ ہستی کی بہار آیا

سلام اس پر پلٹ دی جس نے کایا عرفانی کی
سلام اس پر بتائیں جس نے باتیں جاودانی کی

سلام اس پر جو ہر توصیف اور تمجید کی حد تھا
سلام اس پر جو احمد مصطفیٰ تھا جو محمد تھا

سلام اس پر تھی ہستی نور حق سے بہرہ ور جس کی
 سلام اس پر فضائے طور سینا تھی نظر جس کی
 سلام اس پر جو دنیا اور دین میں سب سے بہتر تھا
 سلام اس پر جو ہادی تھا جو رہبھتلا جو ہر دور تھا
 سلام اس پر جسے ماہر آشنائے کن و کال کہیے
 سلام اس پر جسے فرماں روائے اس و جاں کہیے
 سلام اس پر جو پسرخ قدس کا ہر مشور تھا
 سلام اس پر جو اعلیٰ تھا جو ارفع تھا جو بہتر تھا
 سلام اس پر فرسرو زباں نور سے جس کے ہوئی خلقت
 سلام اس پر بدل دی جس نے کج فہموں کی ذہنیت
 سلام اس پر جو مخلوقات کی آنکھوں کا تارا ہے
 سلام اس پر جو ہادی سب کی بخشش کا بہار ہے

ہادی مہلی شہری

○

ہوئے جس گھڑی پیدا خیر الا نام
تھا حورانِ جنت کا اک اژدہام
تھا مشتاق دیدار ہر خاص و عام
زباں پر تھا ہر ایک کے یہ کلام

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

گئے جب کہ معراج کو شاہ دیں
تو قدسی یہ کہنے لگے بایفتیں
جھکا بہر تعظیم عرش بریں
یہ تہہ کسی کو ملا ہی نہیں

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

گئے سیر جنت کو جب مصطفیٰ
تھا نعل مرصبا اور صلے علیٰ
ہوا بہ تعظیم رضواں کھڑا
کہ حورانِ جنت نے بڑھ کر کہتا

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

وہ عشر میں جن شان سے آئیں گے
گنہگاروں کو آپ بخشائیں گے
نہی دیکھ کر سارے عشر مابین گے
تو جبریل اس دم یہ فرمائیں گے

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

ہونی عمر اس آرزو میں تمام
تمنا ہے یوسف کی یہ صبح و شام
بلائیں گے کب مجھ کو خیر الایمان
پڑھوں جا کے روضے میں یہ سلام

ہزاروں درود اور لاکھوں سلام
بروئے محمد علیہ السلام

یوسف مراد آبادی

o

سلام اے جس لوہے حق السلام اے حسن پہنہانی
 دلیل صبح عالم تاب ہے تیری درخشانی
 سلام اے مصلح عظیم، سلام اے سرور عالم
 سلام اے نائبِ داور سلام اے شانِ یزدانی
 سلام اے مہبطِ روح الامین و مجر صدق
 سلام اے ترجمانِ حق امین راز رتانی
 سلام اے رحمتِ للعالمین اے رہبرِ کامل
 سلام اے مخزنِ صدق و صفا محبوبِ جهانی
 ترے انوار سے تابندگی ہے دونوں عالم میں
 ترے فیض و کرم سے ماہتیب ہے شمعِ ایمانی
 ترے دم سے ہونی کا نورِ ظلمت کفر و عصیان کی
 ترے انفاس نے بخشی ہر اک ذرے کو تابانی
 کہیں تو خطبہ نہ یا اوجِ طائف پر کلیما نہ
 کہیں ہم شکل عیسے زینتِ بخشِ روح انسانی

یزدانی جالندھری



سلام اس پر کہ جس نے شرک و بدعت کو مٹایا ہے
 سلام اس پر کہ جو قرآن لکیر ہم پہ آیا ہے
 سلام اس پر کہ جس نے بندوں کو حق سے ملا لیا ہے
 سلام اس پر کہ جسکی نشان میں لولاک آیا ہے
 سلام اس پر کہ جس نے راہ بھولوں کو بتانی ہے
 سلام اس پر کہ بخشش کی خبر جس نے سنائی ہے

سلام اس پر کہ جو ستیاریہ افلاک کہلایا
 سلام اس پر کہ جس نے کرمی لقتب پایا
 سلام اس پر کہ جس نے کرمی لقتب پایا
 سلام اس پر کہ جسکی گھر میں دولت تھی نہ سراپا
 سلام اس پر جو ساری رات سجدہ میں بسر کرتا
 سلام اس پر جو سنگدل دشمنوں کے دل میں گھر کرتا

سلام اس پر جو صادق اور امین بچپن سے کہلایا
 سلام اس پر کہ جس نے محبوب اپنا فرمایا
 سلام اس پر کہ جس نے شافع عشر لقتب پایا
 سلام اس پر کہ جس نے مرتبہ محبوب کا پایا
 سلام اس پر جو ہواؤں تیمیوں کا سہارا تھا
 سلام اس پر جو آقا ہادی و مرشد ہارا تھا

سلام اس پر احد کی جنگ میں جسے دانت تڑویا
 سلام اس پر کہ ظالموں کا حق ظالم سے دلوایا
 سلام اس پر تبوں سے کلمہ جس نے اپنا پڑھوایا
 سلام اس پر جو سچی بات کہنے سے نہ گھبرایا
 سلام اس پر کہ جس نے خسرو عالم لقب پایا
 سلام اس پر کہ جو بھوکا ہمیشہ رات کو سوایا

سلام اس پر جو تپیر کھل کے دشمن کو دعاتیا
 سلام اس پر جو رو کی روٹی جو کی کھاکے سویتا
 سلام اس پر جو فاقہ میں بھی سائل کو کھلا دیتا
 سلام اس پر کہ جو کچھ پروں کو آپس میں ملا دیتا
 سلام اس پر الہی جو شہ ہر دوسرا ٹھہرا
 سلام اس پر ہو کہ جو شافع روز جزا ٹھہرا

سلام اس پر کہ جس نے وحشیوں کو بھی ہار میتی
 سلام اس پر کہ تیر واپوں کو جس نے یاد تہا بہت دی
 سلام اس پر کہ جس نے خونوں کو بھی ولایت دی
 سلام اس پر کہ شکر بیڑوں نے بھی جسکی شہادت دی
 سلام اس پر ہو یوسف اور ہوا صحابہ پر اس کے
 سلام اولاد پر اس کی ہوا اور اجباب پر اس کے
 یوسف مراد آبادی

○

سلام اس پر ہوئی جس سے منور بزم امکانی
سلام اس پر رخ اقدس تھا جس کا شمع نورانی

سلام اس پر لقب تھا رحمت للعالمین جس کا
سلام اس پر کہ خرد اک نام نامی تھا میں جس کا

سلام اس پر کہ تھا ہمدرد و مخلص غم نصیبوں کا
سلام اس پر کہ تھا غمخوار مسکینوں غریبوں کا

سلام اس پر یتیموں کا ہمیشہ جس نے غم کھسایا
سلام اس پر جو دلسوزی سے بیواؤں کے کام آیا

سلام اس پر کہ جس نے بکیوں کی کارسازی کی
سلام اس پر کہ خود تھی جس کی ہمسایہ نوازی کی

سلام اس پر کہ خود الفتنہ فخریٰ جس نے فرمایا
سلام اس پر دلوں کو سوزِ حق سے جس نے گرمایا

سلام اس پر دیا عدل و اخوت کا سبق جس نے
سلام اس پر سنایا دہر کو سپینامِ حق جس نے

سلام اس پر عدو پر جس نے رفیق و لطف فرمائے
سلام اس پر عوضِ پتھر کے جس نے پھول برسائے

سلام اس پر جو بن کر رحمت للعالمین آیا
سلام اس پر جوازِ سرتاقدمِ لطف آفرین آیا

سلام اس پر دلِ عالم پہ جس نے بادشاہی کی
سلام اس پر بداندیشوں کی جس نے خیر خواہی کی

سلام اس پر مٹایا جس نے فرق خواجہ و مولا
سلام اس پر اٹھائی جس نے رسم بندہ و آقا

سلام اس پر لٹائے گنج ہائے سیم وزر جس نے
سلام اس پر نہ کھایا سیر ہو کر عمر بھر جس نے

سلام اس پر فقیری میں تھی جس کی شان سلطانی
سلام اس پر شتر بانوں کو دی جس نے جہا نبسانی

سلام اس پر سہے حق کے لئے رنج و محن جس نے
سلام اس پر خدا کی راہ میں چھوڑا وطن جس نے

سلام اس پر کلیم انسر ورتھا جس کا تن نوری
سلام اس پر رخ روشن تھا جس کا شمع کا نوری

سلام اس پر صفت والشمس جس کے روئے انور کی
سلام اس پر شبستانِ جہاں جس نے منور کی

سلام اس پر کہ سیماس کا تھا آئینہ ایماں
سلام اس پر کہ سینہ جس کا تھا گنجینہ عرفاں

سلام اس پر کہ تھا نور و تدریس کا پیکر آحسنہ
سلام اس پر کہ تھا حسنِ ازل کا منظر آحسنہ

سلام اس پر ملا پینہبیر امی لقب جس کو
سلام اس پر دیا خود وحی نے درسِ ادب جس کو

سلام اس پر سدا تھا صاحبِ عرش بریں جس کا
سلام اس پر جمالِ افروز تھا روحِ الامیں جس کا

سلام اس پر کہ تھی جن کی صفت منزل و شین
سلام اس پر تہا جس نے دیں کے حکمت و آئین

سلام اس پر رگ فطرت کو بخشی زندگی جس نے
سلام اس پر رخ ہستی کو دی تا بندگی جس نے

بجی اعظمی

(۰)

أَسْتَعَاثُ إِلَىٰ حَضْرَتِ اللَّهِ تَعَالَىٰ

الضَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَمِيرِنَا رَسُولُكَ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا حِرُّ كَلِيمِ اللَّهِ

